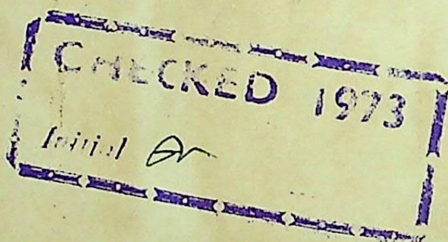
نیو سٹینڈرڈ

تاریخِ انگلستان

گوروداس کپور اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز

انارکلی - لاہور


CHECKED 1973
Initial


1562;U

نیو سٹینڈرڈ

تاریخ اِنگلستان

برائے میٹریکولیشن طلباء

گوُرداس کپوُر اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز

انارکلی - لاہور

قیمت ایک روپیہ

بار اوّل

مرکن ٹائٹل برپریس لاہور میں باہتمام لالہ گوپالداس مینیجر چھپی
ولالہ گورداس کپور نے برائے میسرز گورداس کپور اینڈ سنز لاہور شائع کی +



دیباچہ

غیر ضروری اور اوٹ آف کورس باتوں کو چھوڑ کر پنجاب یونیورسٹی کے نئے سلیبس کے مطابق میٹریکولیشن کے امتحان کے لئے تاریخ انگلستان کا مقررہ کورس خاندان ٹیوڈر کے مشہور بادشاہ ہنری ہفتم کے حالات سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو یہیں سے شروع کر کے پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے۔ ہسٹری آف انگلینڈ کے متعلق کس قسم کے سوال آتے ہیں۔ اور گذشتہ سالوں میں کون کونسے اہم سوالات آتے رہے ہیں۔ اور طلبۂ کو ایسے سوالات کے جوابات کس طرح لکھنے چاہئیں۔ ان تمام امور پر خوب غور کر کے بڑی چھان بین اور تحقیق کے بعد سالہا سال کی محنت اور تجربہ کی بنا پر اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ طلبۂ کی سہولت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اردو انگریزی دونوں زبانوں میں سوالات درج کئے گئے ہیں۔ انگریزی ناموں کو سمجھنے کے لئے ساتھ ساتھ انگریزی ہجے بھی دئے گئے ہیں۔ زبان نہایت سلیس۔ عام فہم اور با محاورہ استعمال کی گئی ہے۔ زمانہ ماضی کی شہرۂ آفاق ہستیوں مثلاً شکسپیئر جیسے شاعروں و ادیبوں۔ کرامویل جیسے لارڈ پروٹیکٹروں۔ نپولین بونا پارٹ اور ڈیوک آف ولنگٹن جیسے بہادر اور دلیر جرنیلوں رابرٹ پیل۔ ڈسرائیلی اور گلیڈسٹون۔ لائڈ جارج جیسے جیسے قابل وزیر اعظموں اور دورِ حاضرہ کی نامور ہستیوں مثلاً مسٹر چرچل مسٹر چیمبرلین جیسے سیاست دانوں اور ہٹلر۔ سٹالن۔ مسولینی جیسے ڈکٹیٹروں کے سوانح حیات اور ان کے کارہائے نمایاں کو بھی درج

کیا گیا ہے۔ موجودہ جنگ یورپ کے آج تک کے حالات مثلاً پولینڈ۔ ہالینڈ۔ ناروے۔ بلجیم اور فرانس وغیرہ کی لڑائیوں کے حالات اور اُن کے نتائج کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

غرضیکہ اس کتاب کو ہر لحاظ سے مکمل مفید اور کارآمد بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ میٹریکولیشن کے طلبہ اس کتاب کے مطالعہ سے یقیناً کامیاب ہو سکتے ہیں۔

لاہور
ستمبر ۱۹۴۰ء

مصنّفین

فہرست مضامین

نیو سٹینڈرڈ

تاریخ انگلستان

ہنری ہفتم

سنہ ۱۴۸۵ء سے ۱۵۰۹ء تک

Q. What claim had Henry VII to the throne of England ? How did he strengthen this claim ?

سوال - ہنری ہفتم کا تخت انگلستان پر کیا حق تھا؟ اس نے اپنے حق کو کس طرح سے مستحکم کیا؟

تخت پر حق ہنری ہفتم لنکاسٹرین (Lancastrian) خاندان سے تھا۔ اور اس کی تخت نشینی سے پہلے انگلستان میں یارک خاندان کی حکومت تھی۔ اِس لئے یارک (York) خاندان کے شہزادگان کی موجودگی میں اس کا تخت پر کوئی حق نہ تھا۔

(۱) در اصل تختِ انگلستان پہ اس کا سب سے بڑا حق

اس کی اپنی زبردست طاقت تھی۔

(2) یارک خاندان کا آخری بادشاہ رچرڈ سوم بہت بے رحم اور ظالم تھا۔ اس کی بدکرداریوں کے باعث تمام لوگوں کے علاوہ اس کی اپنی پارٹی کے لوگ بھی اس سے نالاں تھے۔ اس لئے جب ہنری ہفتم نے اس خونخوار بادشاہ کو 1485ء میں شکست دی۔ تو رعایا نے ہنری کو بڑی خوشی سے اپنا بادشاہ بنایا۔

(3) انگلستان کی پارلیمنٹ نے اسے بادشاہ تسلیم کیا۔

(4) ہنری ہفتم نے اپنے تخت کو مضبوط کرنے اور لنکاسٹر اور یارک دونو خاندانوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے یارک خاندان کی ایک شہزادی الزبتھ سے شادی کر لی۔

(5) شاہی جھنڈے پر سفید اور سرخ دونو قسم کے گلاب کے پھولوں کے نشان شامل کر دئے

(6) یارک خاندان کے ایک شہزادے ارل آف واروک (Earl of Warvick) کو جو یارک خاندان سے تھا۔ قید کر لیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اسے قتل کرکے اس کے کانٹے کو راستہ سے ہٹا دیا۔

Q. Give a short account of Henry VII's chief difficulties and state the measures he adopted in order to overcome them. Also write a note on his internal as well as foreign policy. **Imp.**

سوال ہنری ہفتم کی بڑی بڑی مشکلات کا مختصر حال بیان کرو - اور بتاؤ کہ ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے اس نے کیا وسائل اختیار کئے:

ہنری ہفتم کی مشکلات

(۱) (War of Roses) گلاب کی جنگوں نے انگلستان کی مالی اور مجلسی حالت کو بالکل ہی درہم برہم کر دیا - ملک کے اندر سخت بدنظمی پھیل گئی - صنعت و حرفت اور تجارت تو درکنار - کاشتکاروں نے فصلیں پیدا کرنا بھی چھوڑ دیا - بہت سے امراء تو جنگ کی نذر ہو چکے تھے - لیکن جو باقی تھے - وہ اپنے آپ کو بادشاہ سے کم نہ سمجھتے تھے - ان کی مسلح افواج ملک کے اندر اودھم مچا رہی تھیں - ڈاکہ زنی اور قتل و غارت لوگوں کا پیشہ بن گیا تھا - یہاں تک کہ چند میل تک بھی اکیلے سفر کرنا خطرے سے خالی نہ تھا:

(۲) پولیس اپنے فرائض کو ادا کرنے سے قاصر تھی - امراء اور ان کے سپاہیوں کو کوئی عدالت بھی سزا دینے کی جرأت نہ کر سکتی تھی - کیونکہ امراء جیوری سے ہر جائز و ناجائز طریق سے اپنے حق میں فیصلہ کرا لیا کرتے تھے:

(۳) بادشاہی خزانہ خالی تھا - اور ملک میں جگہ جگہ

جعلی ٹکسالیں کھلی ہوئی تھیں ؛

(۴) ہنری ہفتم کا ملکہ الزبتھ سے شادی کرنا بھی یارکسٹ لوگوں کو بادشاہ کا طرف دار نہ بنا سکا۔ اور وہ ہر وقت بغاوت کرنے کے لئے موقعہ کی تلاش میں رہتے تھے۔ لیمبرٹ سمنل اور پرکن واربک کی بغاوتیں انہی کے حسد و کینہ کا نتیجہ تھیں ؛

ہنری ہفتم کی داخلی پالیسی اور زبردست حکومت کا قیام

ہنری ہفتم نے اپنی اور اپنی رعایا کی مشکلات اور مصائب کو دُور کرنے کے لئے امراء کی طاقت کو کچلنا ضروری سمجھا۔ نیز اس نے مختلف ذرائع سے زر کثیر جمع کر کے سرکش امراء کی پارلیمنٹ سے بے نیازی حاصل کرنے کی کوشش کی ؛

(ا) امراء کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے اس نے مندرجہ ذیل وسائل اختیار کئے:۔

(۱) امراء کو اعلےٰ عہدوں پر ممتاز کرنا بند کر دیا۔

(۲) شاہی خاندان کے افراد کی شادیاں انگریزی امراء کے خاندانوں میں کرنے کے بجائے غیر ملکی حکمرانوں سے کرنی شروع کر دیں ؛

(۳) توپ خانہ کا رکھنا اور استعمال کرنا صرف شاہی افواج کے لئے مخصوص کر دیا ؛

(۴) **ایکٹ آف لوریز** (Act of Liveries) اس قانون کے مطابق امراء کو اپنی سپاہ کو وردیاں پہنانا اور امتیازی نشانات کا استعمال کرنا ممنوع قرار

دے دیا گیا - نیز ایکٹ آف مین ٹیننس (Act of Maintenances) کے ذریعے ان کی سپاہ اور ملازموں کی تعداد بہت کم کر دی گئی

(5) کورٹ آف سٹار چیمبر (Court of Star Chamber)

بادشاہ کی عام عدالتوں کے جج امراء سے ڈر کر ان سے قانون کا احترام نہیں کرا سکتے تھے۔ اس لئے ہنری ہفتم نے امراء اور ان کے سپاہیوں کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک خاص عدالت بنائی - جس کے جج وزیراعظم - وزیر خزانہ اور چار دیگر اعلےٰ پایہ کے شاہی حاکم ہوتے تھے یہ جج ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ بلا رُو رعایت کرتے تھے۔ اس عدالت کا اجلاس ویسٹ منسٹر کے ایک ایسے کمرہ میں ہوتا تھا۔ جس کی چھت پر ستارے بنے ہوئے تھے۔ اسی لئے اس کو کورٹ آف سٹار چیمبر کہتے تھے۔ بادشاہ کی ہدایات کے بموجب یہ عدالت اکثر بھاری بھاری جرمانوں کی سزا دیتی تھی۔ تاکہ ایک تو قید خانہ کے اخراجات کی بچت ہو۔ دوسرے شاہی خزانہ بھرپور ہو جاوے۔

(6) قدیمی خاندانوں کے امراء کی وفات پر بادشاہ ان کی زمین کو کسی تجارت پیشہ آدمی کے حوالے کر دیتا تھا - یا اس زمین کو عام لوگوں میں سے کسی اپنے منظورِ نظر کو دے کر اسے بیرن بنا دیا کرتا تھا۔ اس طرح سے بادشاہ نے پرانے امراء کے مقابلہ پر نئے امراء کی ایک وفادار جماعت کھڑی کرنی شروع کر دی۔

نوٹ:- ہنری ہفتم نے بیرنز (Barons) کی طاقت کو بالکل تباہ کر کے اپنی طاقت کو بہت بڑھا دیا۔ صرف بشپ اور بڑے بڑے پادری ہی رہ گئے۔ جن کے پاس تھوڑی بہت طاقت رہ گئی۔ سو اس طاقت کا خاتمہ ہنری ہشتم نے خانقاہوں کو مسمار کر کے مکمل کر دیا ؏

(ب) بادشاہ کی روپیہ کی فراہمی کے لئے تدابیر

(۱) بادشاہ نے عدالتوں کو ہدایات جاری کی ہوئی تھیں۔ کہ حتی الوسع جرائم کے عوض میں جرمانہ کی سزا دیا کریں۔ تاکہ سرکاری خزانہ پُر رہے ؏

(2) مارٹن کا فورک (کانٹا)

ہنری ہفتم کا وزیر مال کارڈینل مارٹن تھا۔ جو کنٹربری کا لاٹ پادری بھی تھا۔ اس نے بادشاہ کے لئے روپیہ جمع کرنے کا ایک عجیب طریقہ نکالا۔ وہ امیر لوگوں کو کہا کرتا تھا۔ کہ تم بڑی شان و شوکت سے رہتے ہو۔ جہاں تم اتنا روپیہ اپنے عیش و عشرت کے کاموں پر خرچ کرتے ہو۔ وہاں تم بادشاہ کے لئے بھی باآسانی ایک خاص رقم مہیا کر سکتے ہو۔ غریبوں سے وہ کہتا تھا۔ کہ تمہاری حالت ظاہر کرتی ہے کہ تم بڑے کفایت شعار ہو۔ اور تم نے کافی رقم جمع کر رکھی ہے۔ اس لئے تم یقیناً بادشاہ کو نذرانہ دے سکتے ہو۔ غرضیکہ کوئی شخص بھی مارٹن کی اس دو دھاری تلوار کی زد سے بچ نہیں سکتا تھا۔

مارٹن کے روپیہ جمع کرنے کے اس عجیب و غریب ڈھنگ

کو Morton's Fork کہتے تھے۔

(3) بادشاہ کے دو جج ایمپسن (Empson) اور ڈڈلے (Dudley) ملکی قانون رائج کرنے کے بہانے لوگوں پر معمولی سے معمولی قصور پر بھاری بھاری جرمانے کر دیا کرتے تھے۔

(۴) نذرانے وصول کرنا۔ بادشاہ نے رعایا سے نذرانے (Benevolences) وصول کرنے کا نیا رواج جاری کر دیا۔

(5) تجارتی ترقی۔ بادشاہ نے تاجروں اور صناعوں کی مدد کے لئے فلینڈرز (Flanders) کے ڈیوک سے تجارتی معاہدہ کیا۔ تاکہ انگلستان کا مال یورپ کی منڈیوں میں فروخت ہو سکے اور اس طرح سے شاہی آمدنی میں بھی اضافہ ہو۔

ہنری کی خارجی پالیسی

سکاٹ لینڈ۔ فرانس اور برگنڈی کے ممالک انگلستان کے برخلاف باغیوں کو مدد دے کر ملک کے امن کو اور ہنری کے تخت کو خطرے میں ڈال رہے تھے۔ اس لئے ہنری نے دیکھ لیا۔ کہ اس کی سلامتی ان ممالک سے یگانگت اور اتحاد میں ہے۔ نیز اس نے انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک کی بھلائی اسی میں دیکھی۔ کہ وہ یورپ کے کسی ملک کو اتنا طاقتور ہونے سے روکیں کہ وہ دوسروں کے لئے باعث خطر ہو۔ اس اصول کو توازنِ اقتدار (Balance of Powers) کہتے ہیں۔ ان امور کو مدِّنظر رکھ کر ہنری نے یورپین ممالک سے رابطۂ اتحاد پیدا کیا۔ اُن دنوں یورپ میں

سپین اور فرانس کی حکومتیں بہت طاقتور تھیں - ان میں سے فرانس سے انگریزوں کی صدیوں سے مخالفت بھی آ رہی تھی۔ اس لئے فرانس کو زک پہنچانے کے لئے ہنری ہفتم نے اپنے ولی عہد آرتھر (Arthur) کی شادی شاہ سپین کی بیٹی کیتھرائن (Catherine) آف اراگان سے کرا دی - لیکن جب شادی کے دوسرے سال ہی آرتھر مر گیا۔ تو ہنری نے جو سپین کے رشتہ کو چھوڑنا نہ چاہتا تھا۔ پوپ کی خاص اجازت سے اپنے دوسرے بیٹے ہنری کی سگائی بیوہ کیتھرائن سے کرا دی۔

(2) ہنری نے اپنی لڑکی مارگریٹ کی شادی جیمز چہارم شاہ سکاٹ لینڈ سے کر دی۔ اس شادی سے اُس کا ایک مدعا تو سکاٹ لینڈ سے دوستی کر کے شمال کی طرف سے اپنی حکومت کو محفوظ کرنا تھا۔ دُوسرے وہ فرانس اور سکاٹ لینڈ کو جو مدّتوں سے دوست چلے آ رہے تھے۔ ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہتا تھا۔ ایک صدی کے بعد اسی مارگریٹ کی پوتی کا بیٹا جیمز انگلستان اور سکاٹ لینڈ دونو کا بادشاہ بنا ؛

(3) آئرلینڈ اُن دنوں یارکسٹ باغیوں کی پشت و پناہ تھا - اس لئے ہنری نے سر ایڈورڈ پوائنگس (Poinings) کو حاکم مقرر کر کے وہاں اپنا اقتدار بڑھایا۔ اور پوائنگس نے انگلینڈ کے مروجہ قوانین کو آئرلینڈ میں جاری کرنے کا حکم دے کر ایک نیا قانون بنایا۔ جس کے مطابق آئرش پارلیمنٹ کوئی قانون نہ بنا سکتی تھی۔ جب تک کہ وہ اس قانون کے

لئے برٹش پارلیمنٹ سے پہلے سے منظوری نہ حاصل کرے
(۴) فلینڈرز سے دوستی کر کے انگریزی تجارت کو
ترقی دی اور وہاں سے انگریز باغیوں کو نکلوا دیا۔

Q. Give a brief account of the main rebellions during the reign of Henry VII.

سوال۔ ہنری ہفتم کے عہد کی مشہور بغاوت کا
مختصر حال بیان کرو۔

لیمبرٹ سمنل کی بغاوت
۱۴۸۷ء

لیمبرٹ سمنل (Lambert Simnel) آکسفورڈ کے
ایک بڑھئی کا ایک لڑکا
تھا۔ جسے یارکسٹوں کے حمائیوں
نے ایڈورڈ چہارم کا بھتیجہ ارل آف واروک اور تخت
کا حقیقی وارث مان کر بغاوت کر دی۔ اصلی ارل آف
واروک لنڈن میں ہنری کی قید میں تھا۔ اس بغاوت
کی خبر سن کر ہنری نے اصلی ارل کو قید سے نکال کر
لنڈن کے لوگوں کو دکھا دیا۔ اس پر انگلستان کے بہت
کم لوگوں نے لیمبرٹ سمنل کی حمایت کی۔ لیکن آئرلینڈ
کے لوگوں نے اسے اپنا بادشاہ مان لیا۔ اور آخر وہ
۱۴۸۷ء میں آئرش فوج کے ساتھ انگلینڈ پر حملہ آور
ہوا۔ لیکن سٹوک (Stoke) کے مقام پر شکست کھائی
اور گرفتار ہو گیا۔ بادشاہ نے اس کی خطا معاف
کر کے اس کو اپنے باورچی خانہ میں ملازم رکھ لیا۔

پرکن واربک کی بغاوت
(Perkin Warbick)

پرکن واربک ہندر لینڈ (Netherland) کا ایک

خوبصورت نوجوان تھا۔ جس نے اعلان کیا ۔ کہ میں
ایڈورڈ چہارم کا چھوٹا لڑکا رچرڈ ڈیوک آف یارک ہوں
اس لئے انگلینڈ کے تخت پر میرا حق فائق ہے۔ اصلی
رچرڈ ڈیوک آف یارک کو اس کے ظالم چچا رچرڈ سوم
نے 1483ء میں قید خانہ ہی میں خفیہ طور پر قتل کرا
دیا تھا۔ اس لئے ہنری ہفتم کے لئے لوگوں پر اصلیت
ثابت کرنا مشکل ہو گیا۔ ڈچز آف برگنڈے نے اسے
اپنا حقیقی بھتیجا مان لیا۔ اور جیمز چہارم شاہ سکاٹ لینڈ
نے اس کی شادی اپنے ایک نزدیکی رشتہ دار کی لڑکی
سے کر دی ۔ فرانس اور آئرلینڈ نے اس کو بادشاہِ
انگلستان مان لیا ۔ کئی انگریزی امراء بھی اس سے مل گئے
لیکن ہنری نے 1497ء میں ٹانٹن (Taunton) کے مقام
پر شکست دے کر اسے قید کر لیا ۔ اور 1499ء میں
اُسے اور اصلی ارل آف وارِوک کو بغاوت کے جرم
میں قتل کرا دیا ؛

Q. Why is Henry VII's reign said to mark the beginning of the Modern Age? **Imp.**

Mention some of the important discoveries made during his time.

سوال ۔ ہنری ہفتم کے عہد کو دورِ جدید کا آغاز کیوں
کہا جاتا ہے ۔ اس کے زمانے کی چند مشہور ایجادات و
دریافتوں کا حال بیان کرو ؛

دورِ جدید کا آغاز | ہنری ہفتم کے زمانے میں انگلستان

نے وسطی زمانہ (Middle Age) کی جہالت۔ توہمات
تعصب اور مذہبی و ذہنی تنگ دلی کو خیرباد کہہ کر
بتدریج علم۔ فہم و فراست۔ رواداری اور فراخ دلی
کے میدان میں قدم رکھنا شروع کر دیا۔ بیرنز کی حکومت
کا خاتمہ ہو کر عوام اور بادشاہ کے درمیان تعلقات
مستحکم ہونے شروع ہو گئے۔ توپ و بارود کی ایجاد
نے میدان جنگ کا نقشہ ہی بدل دیا۔ کولمبس اور
واسکوڈےگاما کی دریافتوں نے یورپ کی مختلف حکومتوں
میں دور دراز کے ممالک سے تجارت کرکے دولت
پیدا کرنے۔ بحری طاقت کے استوار کرنے اور غیر
ممالک میں اپنی بستیاں بنانے کے خیالات پیدا کر دئے
چھاپہ خانہ کی ایجاد نے مطالعہ کو وسیع کرکے لوگوں کے
اندر تعلیمی بیداری پیدا کر دی عوام نے پرانے مذہبی اعتقادوں کو چھوڑ
کر ہر ایک بات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کر دیا۔ غرضیکہ
ہنری ہفتم کے عہد حکومت سے ہی زندگی کے ہر شعبہ میں
ایک عظیم الشان انقلاب آنا شروع ہو گیا۔ اور لوگوں
نے ہر پہلو سے حیرت انگیز ترقی کرنی شروع کر دی۔ اسی لئے
مؤرخین ہنری ہفتم کے زمانے سے دور جدید کا آغاز سمجھتے ہیں۔

دریافت کا زمانہ (Age of Discoveries)

ہنری ہفتم کے زمانے میں بہت سی مشہور ایجادات اور دریافتیں ہوئیں۔ جس کے باعث اس عہد کو زمانۂ دریافت کہتے ہیں۔

نئی معلومات۔ (۱) ۱۴۷۴ء میں ولیم کیکسٹن (William

Caxton) نے چھاپہ خانہ ایجاد کیا۔

(2) 1487ء میں ایک پرتگیزی جہازران بارتھولومیو ڈائیز (Bortholomeu Diaz) نے افریقہ کے جنوبی سرے راس امید کو دریافت کیا۔

(3) 1492ء میں کولمبس نے امریکہ معلوم کیا۔

(4) 1498ء میں واسکوڈے گاما نے ہندوستان کا بحری راستہ دریافت کیا۔

(5) گیلیو (Galileo) نے معلوم کیا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔

(6) 1519ء میں میگلن (Magellan) دنیا کے گرد چکر لگانے کے لئے چلا گو وہ خود راستے ہی میں مر گیا۔ لیکن اس کے ساتھیوں نے پہلی بار دنیا کے گرد ایک چکر لگایا۔

(7) کیبٹ (Cabot) نے نیو فونڈ لینڈ اور لیبر یڈار دریافت کیا۔

(8) گلبرٹ نے دریافت کیا کہ زمین میں مقناطیسی قوت ہے۔

(9) ہنری ہفتم کے دور سے ذرا پہلے توپ اور بارود کی ایجاد ہوئی۔

Q. What is meant by the New Learning (The Renaissance)? Who were the pioneers of the New Learning in England? What were its effects? **Imp.** (*P. U. 1934*)

سوال۔ تحریک احیائے علم سے کیا مراد ہے۔انگلستان میں اس تحریک کے بانی کون تھے؟ اور اس تحریک کا کیا اثر ہوا؟

احیائے علم (The Renaissance) یونان قدیم زمانے سے علوم و فنون کا گھر چلا آتا تھا۔ پندرھویں صدی کے وسط میں جب تمام یورپ پر جہالت کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ اس وقت بھی یونانی علماء اور فلاسفر قسطنطنیہ اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو علم کی روشنی سے منور کر رہے تھے۔ ۱۴۵۳ء (1453) میں ترکوں نے قسطنطنیہ کو فتح کر لیا۔ اس پر تمام یونانی عیسائی عالم اپنے علمی خزانوں اور قدیمی ادبی دفینوں کو لے کر ملک اٹلی میں بھاگ آئے اور وہاں کے لوگوں کو اپنے علوم و فنون کی تعلیم دینی شروع کر دی۔ ان دنوں روما تمام عیسائیوں کا ایک مقدس شہر تھا۔ اور تمام یورپی ممالک کے عیسائی اور مذہبی عالم روما کی زیارت کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس لئے ان عالموں نے بھی روما کے یونانی استادوں سے قدیمی فلسفے کی تعلیم حاصل کی۔

نیز یونانی پناہ گزینوں نے مختلف ممالک میں جا کر

وہاں کے لوگوں کو یونانی زبان اور اس کا علم و ادب سکھانا شروع کر دیا۔ چھاپہ خانہ کی ایجاد نے اس تحریک کو بہت فائدہ پہنچایا اور یونانی کتب کے چھپ جانے کے باعث یورپ کے تمام ممالک جرمنی۔ فرانس۔ انگلینڈ وغیرہ بھی علم کی روشنی سے منور ہونے لگے۔ تاریخ میں یونانی علم و ادب کے یورپ میں دوبارہ عروج پانے کو احیائے علم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

انگلستان میں اس تحریک کے پیشرو

انگلستان میں اس تحریک کے پیشرو جان کولٹ، اریسمس اور سر تھامس مور ہوئے ہیں۔

جان کولٹ (John Colet) نے سینٹ پال کے سکول کو پھر سے تقویت دی اور اس کام کے لئے اس نے اپنی جائداد کا بہت سا حصّہ صرف کر دیا۔ تاکہ سکول مذہبی تنگ نظری سے دور رہ کر بے تعصبی رواداری اور فراخ دلی کی تعلیم دے سکے۔

(2) اریسمس (Erasmus) ہالینڈ کا باشندہ تھا جو اپنے خیالات کے باعث ہالینڈ کو چھوڑ کر انگلستان میں آکر پناہ گزین ہوا تھا۔ اور یہاں یونانی زبان کا پروفیسر تھا۔ اس نے لوگوں کو مذہبی معاملات میں رواداری کی تعلیم دی۔

(3) سر ٹامس مور (Sir Thomas More) ایک مذہبی اور مجلسی ریفارمر تھا۔ جس نے اپنی کتاب یوٹوپیا (Utopia) کے ذریعے لوگوں کو مذہبی اور مجلسی خرابیوں کو دور

کرنے کی تعلیم دی تھی۔

اس تحریک کے اثرات اس تحریک کے باعث لوگوں کے خیالات میں ایک بڑی زبردست تبدیلی آ گئی۔ اب وہ ہر بات کو خواہ وہ مذہبی ہو۔ یا مجلسی۔ عقل کی کسوٹی پر پرکھے بغیر قبول نہ کرتے تھے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اعتقاد کی بجائے تفتیش۔ جستجو اور نکتہ چینی نے لے لی اور یورپ میں اصلاح مذہب (Reformation) کی تحریک نے زور پکڑنا شروع کر دیا۔

ہنری ہشتم

سنہ ۱۵۰۹ء سے سنہ ۱۵۴۷ء

Q. Give a short account of the character of Henry VIII.

سوال۔ ہنری ہشتم کے چال چلن کو مختصراً بیان کرو۔

چال چلن ہنری ہشتم اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا۔ وہ ایک دراز قد۔ مضبوط اور خوش شکل نوجوان تھا۔ وہ تیر اندازی۔ سواری شکار اور کشتی میں ماہر اور راگ میں خاص مذاق رکھتا تھا۔ خود عالم تھا اور عالموں کی بڑی قدر کرتا تھا۔ وہ عیش و عشرت اور ظاہری شان و شوکت کا دلدادہ اور

بڑا بارعب بادشاہ تھا۔ لیکن جوں جوں اس کی عمر بڑھتی گئی۔ وہ زیادہ سے زیادہ حریص۔خود غرض اور ظالم ہوتا گیا۔ وہ ایک مطلق العنان بادشاہ تھا اور اپنے مدعا کے حصول کے لئے وہ کسی اصول کی پروا نہ کرتا تھا۔

اس نے تخت پر بیٹھتے ہی رعایا کو خوش کرنے کی خاطر دو ججوں ایمپسن اور ڈڈلے کو جو اس کے باپ کے لئے جائز و ناجائز طریقوں سے دولت اکٹھی کیا کرتے تھے۔ پھانسی پر چڑھا دیا۔ اور بعد میں کارڈینل ولزے کو اپنی بیوی کیتھرائن سے طلاق حاصل کرنے میں معاون نہ پاکر اسے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے قربان کر دیا۔

Q. Give a brief account of the life-story of Cardinal Wolsey and state the circumstances that led to his fall. **Imp.**

(*P. U. 1928, 30, 35, 37*)

سوال ۔ ولزے کی زندگی کے مختصر حالات لکھو ۔ اور بتاؤ کہ کن وجوہات کے باعث اسے زوال آیا۔

کارڈینل ولزے ہنری ہشتم کے عہد حکومت کے پہلے بیس سالوں میں سلطنت کا انتظام اس کے قابل وزیر ولزے کے ہاتھ میں رہا۔ ولزے ۱۴۷۱ء میں ایپسوچ کے ایک امیر سوداگر کے گھر پیدا ہوا۔ پندرہ سال کی عمر میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے بی۔اے

پاس کیا۔ ہنری ہفتم نے اسے ہونہار اور ذہین پا کر شاہی پادری اور سیکرٹری بنا دیا۔ جب ہنری ہشتم تخت پر بیٹھا تو ولزے کی قابلیت نے نئے بادشاہ کو بھی اپنا گرویدہ کر لیا۔ جس نے اُسے 1514ء میں (Lincon) لنکن کا بشپ اور اسی سال کے خاتمے سے پہلے یارک کا آرچ بشپ بنا دیا۔

اس کی چرچ کی خدمات سے متاثر ہو کر پوپ نے اسے 1515ء میں کارڈینل کا خطاب عطا کیا اور ملکی خدمات کے عوض میں بادشاہ نے اسے لارڈ چانسلر بنا دیا۔ اس کے بعد سولہ سال تک وہ انگلینڈ کے چرچ اور حکومت کے اعلےٰ سے اعلےٰ عہدوں پر ممتاز رہا۔ اس کے پاس بے انتہا دولت اکٹھی ہو گئی اور اُس نے بڑے کر و فر سے رہنا شروع کر دیا۔ امراء سے اس کا سلوک اتنا اچھا نہیں تھا۔ اور اسی لئے وہ اس کو پسند بھی نہ کرتے تھے۔ لیکن غربا کے ساتھ وہ ہمیشہ ہمدردی سے پیش آیا کرتا تھا۔

ولزے کی ملکی پالیسی ولزے بادشاہ کے اقتدار کو ترقی دینا چاہتا تھا۔ اُس نے امرا اور متوسط طبقے کے لوگوں کی ناراضگی کی پروا نہ کر کے اُن سے جبریہ۔ قرضے۔ نذرانے اور ٹیکس وصول کر کے شاہی خزانے کو پُر کیا اور بادشاہ کو پارلیمنٹ کے سامنے روپیہ کے لئے ہاتھ پھیلانے سے بے نیاز کر دیا۔

ولزے کی مذہبی پالیسی ولزے چرچ کی برائیوں کو

دُور کرنے کا خواہاں تھا۔ اُس نے بہت سی چھوٹی چھوٹی خانقاہوں کو مسمار کر کے ان کی جائداد کی آمدنی سے آکسفورڈ میں ایک کالج اور اپسوچ میں ایک سکول قائم کئے۔ اور پادریوں کو نیک اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی۔

ولزے کی خارجہ پالیسی

ولزے یورپی معاملات میں اُلجھنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن ہنری ہشتم فتوحات کے ذریعے شہرت حاصل کرنی چاہتا تھا اس لئے ولزے کو بھی اپنے آقا کی خواہش کے مطابق یورپی معاملات میں دخل دینا پڑا۔ اس کی پالیسی کا لب لباب یورپ میں توازن اقتدار (Balance of Powers) کو قائم رکھنا اور انگلستان کی عزت بڑھانا تھا۔

ان دنوں فرانس یورپ میں سب سے بڑی طاقت تھی اور اس کے برخلاف سپین جرمنی اور پوپ نے اتحاد کر کے ہولی لیگ (Holy League) قائم کی ہوئی تھی۔ ولزے کی ترغیب پر ہنری بھی اپنے خسر فرڈی نینڈ شاہ سپین سے مل گیا۔ اور انگریزی افواج نے جنگ مہمیز (Battle of Spurs) میں ۱۵۱۳ء میں فرانسیسیوں کو شکست دی۔ اسی اثنا میں فرانس کے دوست سکاٹ لینڈ کے بادشاہ جیمز چہارم نے انگلینڈ پر حملہ کر دیا۔ لیکن ارل آف سرے (Surrey) نے فلاڈن فیلڈ (Flodden Field) پر ۱۵۱۳ء میں اسے شکست دی۔ جیمز مارا گیا اور جیمز کی بیوی مارگرٹ (جو ہنری ہشتم کی بہن تھی) نے انگلینڈ سے صلح کر لی۔

ان لڑائیوں سے ہنری کی شہرت تو ضرور ہو گئی۔

لیکن اسے معلوم ہو گیا کہ اتحادی انگریزی افواج کو اپنے مطلب کے لئے لڑانا چاہتے ہیں۔ مگر انگریزوں کے فائدے کی خاطر وہ کچھ بھی نہیں کرنا چاہتے۔ اس پر ہنری نے فرانس سے صلح کر لی۔ اور صلح کو مستحکم کرنے کے لئے اپنی چھوٹی بہن میری کی شادی فرانس کے بوڑھے بادشاہ لوئیس دوازدہم سے کر دی۔

چند سال بعد ہنری نے پھر سپین کی حمایت میں ہتھیار اٹھائے۔ لیکن سوائے اخراجات کی زیادتی اور مفت کی سردردی کے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس جنگ میں ولزے توازن اقتدار کا حامی ہونے کے باعث کبھی فرانس کا مددگار ہو جاتا تھا۔ اور کبھی سپین کا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوپ کی وفات پر جب ولزے نے بھی پوپ بننے کی خواہش کی۔ تو فرانس اور سپین دونو نے اس کے مخالف کی مدد کی اور ولزے کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

ولزے کا زوال

ہنری ہشتم اپنی بیوی کیتھرائن سے طلاق حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس غرض کے لئے اس نے پوپ کو لکھا۔ پوپ نے طلاق کے معاملے کو فیصلہ کے لئے ایک کمیشن کے سپرد کیا۔ جس کے دو ممبر تھے۔ ایک ولزے اور دوسرا ایک اطالوی کمپیگو (Compeggeo)۔ بادشاہ کی خواہش تھی۔ کہ یہ کمیشن بہت جلد فیصلہ کرے۔ لیکن کمیشن پوری تحقیقات کے بعد فیصلہ دینا چاہتا تھا۔ اتنے میں پوپ نے اس کمیشن کو بر طرف کرکے کاغذات اپنے پاس واپس لے لئے۔ اس پر ہنری ناراض

ہو گیا۔ پوپ کا تو وہ کچھ بگاڑ نہ سکتا تھا۔ لیکن ولزے پاس تھا۔ اس لئے اس کا سارا غصہ بیچارے ولزے پر ہی گرا۔ بادشاہ نے اس کا تمام مال و زر ضبط کر لیا اور اسے تمام عہدوں سے موقوف کر کے یارک واپس بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد اسے غداری کے الزام کا جواب دینے کے لئے لندن بلایا۔ ولزے جواب دہی کے لئے آ رہا تھا۔ کہ راستے میں بیمار ہو کر لیسٹر (Leicester) کے گرجے میں ۱۵۳۰ء میں فوت ہو گیا۔ مرتے وقت اس نے ہنری کی احسان فراموشی اور اپنی وفاداری کی تصویر ذیل کے الفاظ میں کھینچی "

"جس وفاداری اور جانفشانی سے میں نے اپنے بادشاہ کی خدمت کی ہے۔ اگر اسی جوش اور سرگرمی سے میں خدا کی خدمت کرتا۔ تو یقیناً وہ اس بڑھاپے کی حالت میں مجھے (بے یار و مددگار) نہ چھوڑ دیتا"

Q. Briefly describe the marriages of Henry VIII.

سوال۔ ہنری ہشتم کی شادیوں کا مختصر حال بیان کرو۔

ہنری ہشتم نے یکے بعد دیگرے چھ شادیاں کیں۔ اور اُن سے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

(۱) ہنری کی سب سے پہلی بیوی کیتھرائن آف اراگان تھی۔ جو اس کے بڑے بھائی آرتھر کی بیوہ تھی۔ ایسی شادی عیسائی مذہب کی رُو سے ناجائز تھی۔ اس لئے اس کو جائز قرار دینے کے لئے پوپ سے خاص منظوری

حاصل کرنی پڑی تھی۔ اس کے بطن سے کئی بچے پیدا ہوئے لیکن صرف ایک لڑکی میری زندہ رہی۔ باقی سب مر گئے۔ جب کیتھرائن کمزور اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہی۔ تو بادشاہ نے اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل وجوہات پر طلاق دینا چاہا۔

(ا) وہ چاہتا تھا کہ اس کے ہاں کوئی لڑکا ہو۔ جو اس کے بعد تخت پر بیٹھ سکے۔

(ب) اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اس کے بچے اس سبب سے مرتے رہے ہیں۔ کہ اس نے اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کرکے گناہ کیا ہے۔ اور یہ شادی خدا کو منظور نہیں ہے۔

(ج) در اصل ہنری کیتھرائن کی مصاحب وسہیلی این بولین پر فریفتہ ہو چکا تھا۔ اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔

چونکہ عیسائی مذہب میں پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کی اجازت نہیں۔ اس لئے اس نے کیتھرائن کو طلاق دینے کے لئے پوپ سے درخواست کی۔ لیکن پوپ شاہ سپین سے ڈرتا تھا۔ اور نہ ہی وہ ہنری کو ناراض کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے کیتھرائن کے طلاق کے معاملے کو التوا میں ڈال دیا۔ اس پر ہنری نے اپنا سارا غصہ ولزے پر نکالا۔ اور پارلیمنٹ سے چند قوانین پاس کرائے۔ جس سے انگلستان سے پوپ کے اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے بعد کنٹربری کے آرچ بشپ کرین مر کی اجازت سے ہنری نے کیتھرائن کو 1535ء میں طلاق دے دیا۔

(2) کیتھرائن کے طلاق کے بعد ہنری نے این بولین سے شادی کر لی۔ اس کے بطن سے ایک لڑکی الزبتھ پیدا ہوئی۔ اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہنری نے این بولین کو بد چلنی کے الزام میں مروا دیا۔

(3) ہنری کی تیسری بیوی جین سیمور (Jane Seymour) بنی۔ اس سے 1537ء میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو بعد میں ایڈورڈ ششم کے لقب سے تخت پر بیٹھا۔ لڑکے کی پیدائش کے چند دن بعد جین سیمور مر گئی۔

(4) ہنری کی چوتھی شادی ایک جرمن شہزادی این آف کلیوز (Anne of Cleves) سے ہوئی۔ یہ شادی انگلستان کے وزیر ٹامس کرامویل نے جرمنی کے پروٹسٹنٹ لوگوں سے دوستی کرنے کی خاطر کرائی تھی۔ لیکن یہ شہزادی بد صورت تھی۔ اور بادشاہ کو بالکل ناپسند تھی۔ بادشاہ نے اسے طلاق دے دیا۔ اور کرامویل کو غداری کے الزام میں قتل کرا دیا۔

(5) اس کی پانچویں بیوی کا نام کیتھرائن ہورڈ (Catherine Howard) تھا۔ جسے بیوفائی اور بد چلنی کے الزام میں سزائے موت دی گئی۔

(6) بادشاہ کی چھٹی شادی ایک بیوہ عورت کیتھرائن پار (Catherine Parr) سے ہوئی۔ جو بادشاہ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہی۔

Q. What is meant by the Reformation? Describe the circumstances under which it was introduced in England. **Imp**

(P. U. 1928, 33, 35)

سوال - ریفریشن سے کیا مراد ہے۔ یہ تحریک کیوں اور کب جاری کی گئی؟ اور انگلستان میں اس تحریک کا آغاز کیسے ہؤا؟

ریفرمیشن (Reformation) سے مراد وہ مذہبی اصلاحی تحریک ہے۔ جو پوپ اور پادریوں کی اخلاقی گراوٹ اور مذہبی فرائض سے لاپرواہی کے باعث سولھویں صدی میں یورپ میں جاری ہوئی۔ اس تحریک کا بانی جرمنی کے ایک شہروٹن برگ (Wittenburg) کا ایک پادری مارٹن لوتھر تھا۔ رفتہ رفتہ یہ تحریک جرمنی سے نکل کر یورپ کے تمام ممالک میں پھیل گئی۔ اور عیسائی مذہب دو فرقوں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک میں بٹ گیا۔ اس تحریک کے شروع ہونے کے مندرجہ ذیل اسباب تھے:-

(۱) پادری لوگ بڑے کاہل۔ بے علم۔ دنیا دار اور عیش پرست ہو گئے تھے۔ اور ان کے مذہبی عبادت خانے بدمعاشی اور نفس پرستی کے اڈے بن گئے تھے۔ اس لئے عوام کے دلوں میں چرچ کی کوئی عزت نہ رہی تھی۔

(2) پاپائے روم بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح حریص اور دنیوی اقتدار کے دلدادہ بن گئے تھے۔ انہوں نے اور اُن کے ایجنٹوں نے چور۔ ڈاکو اور قاتل تک کو فیس لے کر ہر قسم کے گناہوں سے پاک کرنے اور باقاعدہ معافی نامے (Indulgences) لکھ کر دینے شروع کر دئے۔

(3) مذہب توہم پرستی اور فضول رسمیات کا مجموعہ بن گیا تھا۔ لیکن احیائے علم (Renaissance) نے لوگوں

کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ چنانچہ اب لوگ لکیر کے فقیر نہ رہے تھے۔ اور اپنے مذہبی عقائد کو بھی عقل سے پرکھنے اور دلیل سے جانچنے لگے تھے۔

(4) چھاپہ خانہ کی ایجاد نے تعلیم کو عام کر دیا تھا۔ اور اب لوگ انجیل کو خود پڑھنے اور سمجھنے لگے تھے۔

(5) فوری وجہ۔ جرمنی کا ایک پادری مارٹن لوتھر جو وٹن برگ کا ایک پادری اور پروفیسر تھا۔ 1510ء میں پوپ کی زیارت کے لئے روما گیا۔ جب اس نے وہاں پوپ اور پادریوں کی گناہ آلود زندگی کو دیکھا۔ اور پوپ کے ایجنٹوں کو بڑے سے بڑے گناہوں کے معافی نامے بیچتے پایا۔ تو اس کا دل ایسے لوگوں سے سخت متنفر ہو گیا۔ جرمنی واپس پہنچکر اس نے ان معافی ناموں کی فروخت اور پوپ کے روحانی اقتدار کے خلاف آواز بلند کی۔ عوام میں اس کے خیالات نے اثر کرنا شروع کر دیا۔ جس پر پوپ نے اسے عیسائیت سے باہر کر دیا۔ لیکن لوتھر نے اس بات کی بالکل پروا نہ کی اور اپنے کام کو جاری رکھا۔ اس کی تقاریر کا یہ اثر ہوا۔ کہ جرمنی کے بہت سے لوگ پرانے مذہب کو چھوڑ کر اس کے پیرو بن گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے لوتھر کے پیرو بن کر پوپ کے اقتدار کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ پروٹسٹنٹ کہلائے۔ اور جو لوگ پرانے طریق پر پوپ کو روحانی پیشوا مانتے رہے۔ رومن کیتھلک کہلانے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ تحریک یورپ کے دوسرے ممالک

ہیں بھی پھیل گئی۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ میں زونگلی (Zwingli) نے اور فرانس میں کیلون (Calvin) نے اور سکاٹ لینڈ میں کیلون کے ایک شاگرد ناکس (Knox) نے پرانے مذہب کے خلاف پُرزور آواز اٹھائی اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شمالی یورپ کے اکثر ممالک میں پروٹسٹنٹوں کا زور ہو گیا۔

انگلستان میں ریفرمیشن کی ابتدا

ریفرمیشن کے زمانے میں انگلستان کا بادشاہ ہنری ہشتم تھا۔ جو دل سے رومن کیتھلک مذہب کا حامی تھا اس نے لوتھر کے برخلاف ایک کتاب بھی لکھی۔ جس سے خوش ہو کر پوپ نے ہنری ہشتم کو حامیٔ دین (Defender of Faith) کا خطاب دیا۔ لیکن جب ہنری نے دیکھا۔ کہ پوپ اسے کیتھرائن کے طلاق کی اجازت کسی حالت میں بھی نہیں دیتا۔ تو اس نے انگلستان سے پوپ کے اختیارات کا مکمل طور پر خاتمہ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے پارلیمنٹ سے 1532ء میں قانونِ فرسٹ فروٹس (First Fruits) پاس کرایا۔ اور اس کے مطابق پادریوں کے لئے لازمی کر دیا۔ کہ وہ پہلے سال کی آمدنی پوپ کی بجائے بادشاہ کو دیا کریں۔

1533ء میں ایکٹ آف اپیل (Act of Appeals) پاس ہوا۔ جس سے انگریزی رعایا کے لئے انگریزی عدالتوں سے باہر کی کسی عدالت میں اپیل کرنا قانوناً ممنوع ہو گیا۔ 1534ء میں قانونِ عظمت (Act of Supremacy) پاس

ہؤا۔ جس کی رُو سے بادشاہِ انگلستان دینی معاملات میں انگلستان کا سب سے بڑا حاکم قرار دیا گیا۔ ان قوانین کے پاس ہونے کے بعد پوپ سے انگلستان کے تعلقات پورے طور پر منقطع ہو گئے۔ اور چرچ بھی ہنری کے ماتحت ہو گیا۔ نیز ہنری نے خانقاہوں (Monasteries) کو بند کر کے ان کی جائداد بحری فوج و جہازوں کی تعمیر پر خرچ کی اور اس کا کچھ حصّہ اپنے منظورِ نظر افسروں کو دے کہ نئے وفادار امراء (Barons) کی ایک جماعت پیدا کی۔ اور بائیبل کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرایا۔ جس سے اس کی غرض صرف یہ تھی کہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اس کا کیتھرائن کو طلاق دینا بائیبل کی رُو سے درست ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ اگر کیتھرائن کے طلاق کا معاملہ نہ ہوتا۔ تو ہنری ایک پکا رومن کیتھولک ہی رہتا۔ لیکن حالات نے اس سے پوپ سے قطع تعلق کرا کر اور خانقاہوں کو گروا کر اسے رومن کیتھولک نہ رہنے دیا۔ اس نے کئی پروٹسٹنٹ لوگوں کو مذہبی اختلاف کی بنا پر زندہ جلوا دیا ؛

انگلش ریفرمیشن اور دیگر یورپی ممالک کے ریفرمیشن میں فرق

(۱) یورپ میں ریفرمیشن عوام سے شروع ہوئی۔ مگر انگلستان میں اس کی ابتدا بادشاہ اور اس کے چند ساتھیوں سے ہوئی۔

(2) یورپ میں یہ تحریک ایک مذہبی اصلاح تھی۔ لیکن انگلستان میں اس کی بنیاد ذاتی اور سیاسی تھی۔ یعنی بادشاہ نے کیتھرائن کے طلاق لینے کے لئے پوپ

سے قطع تعلق کیا۔

(3) انگلستان کا چرچ نہ رومن کیتھلک تھا۔ اور نہ پروٹسٹنٹ۔ بلکہ ان دونوں کے قریب قریب تھا :

Q. Write brief notes on Sir Thomas More, Thomas Cranmer, Thomas Cromwell, Destruction of Monasteries and Pilgrimage of Grace.

سوال۔ سر ٹامس مور۔ ٹامس کرین مر۔ ٹامس کرامویل اور خانقاہوں کی تباہی اور ملکہ بلگریمیج آف گریس پر مختصر نوٹ لکھو۔

سر ٹامس مور

سر ٹامس مور ہنری ہشتم کے زمانے کا ایک عالم۔ لائق اور دیانت دار شخص تھا۔ جسے ہنری نے ولزے کے بعد لارڈ چانسلر مقرر کیا۔ وہ ایک قابل قانون دان اور عالی فہم سیاست دان ہونے کے علاوہ کئی کتابوں کا مصنف بھی تھا۔ اس نے 1515ء میں اپنی مشہور کتاب یوٹوپیا (Utopia) تصنیف کی۔ مور کی خیالی ریاست یوٹوپیا میں خود غرضی اور لالچ نام کو بھی نہ تھا۔ وہاں ہر ایک آدمی کے پاس کھانے کو کافی تھا۔ لیکن کسی کے پاس کافی سے زیادہ نہ تھا۔ مذہب کے متعلق لوگوں کو مکمل آزادی تھی۔ چور ڈاکو اور قاتل کہیں نہ تھے۔ قانون نرم اور گورنمنٹ مہربان تھی۔ علم عام تھا۔ اور لوگوں کو ایک دوسرے سے لڑنے کی اجازت نہ تھی۔ ہنری کے زمانے میں لوگوں کی حالت اس ریاست کی حالت سے بالکل مختلف تھی۔ چور

ڈاکو قاتل بے شمار۔ راستے غیر محفوظ اور قانون بہت
سخت تھے۔ مذہبی آزادی ناپید تھی۔ امیر زیادہ امیر ہو رہے
تھے۔ اور غربا کو کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ جہالت اور سختی
کا دَور دَورہ تھا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے لوگوں کے
دل میں اپنی حالت کو سنوارنے کا خیال پیدا ہو گیا۔
۱۵۳۴ء میں ایکٹ آف سپریمیسی پاس ہونے پر اس
نے وزارت سے استعفےٰ دے دیا۔ جب بادشاہ نے اسے
اس نئے ایکٹ کے مطابق بادشاہ انگلستان کو چرچ کا اعلےٰ
حاکم تسلیم کرنے کے لئے حلف اٹھانے کو کہا۔ تو اس نے
اپنی ضمیر کی آواز پر عمل کرتے ہوئے ایسا کرنے سے انکار
کر دیا۔ جس پر اُسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

ٹامس کرینمر

ہنری ہشتم کے زمانے میں کنٹربری کا
آرچ بشپ اور پروٹسٹنٹ مذہب کا
حامی تھا۔ اس نے بادشاہ کی خواہش کے مطابق کیتھرائن کی شادی ناجائز
قرار دیکر این بولین سے اس کی شادی کر دی۔ کرینمر بڑا لائق
اور قابل عالم۔ لیکن نہایت کمزور دل انسان تھا جب میری نے
اس سے پروٹسٹنٹ خیالات رکھنے کے باعث جواب طلبی کی۔ تو اس
نے گڑگڑا کر معافی مانگ لی۔ اور اپنے آپ کو رومن
کیتھلک ظاہر کیا۔ لیکن جب میری نے اس کو زندہ جلانے
کا حکم دے ہی دیا۔ تو اس نے آگ میں خوشی خوشی جلنے
میں بڑی جرأت دکھائی۔ بائیبل کا انگریزی زبان میں ترجمہ
اسی نے کیا تھا۔

ٹامس کرامویل

ٹامس کرامویل ایک انگریز لوہار کا بیٹا

تھا۔ جو اپنی قابلیت کے باعث وکیل ہو گیا۔ ولزے نے اسے سیکرٹری کے عہدے پر ممتاز کیا۔ سر ٹامس مور کے بعد بادشاہ نے اسے ترقی دی اور آخر میں لارڈ چانسلر بنا دیا۔ کراموبل کو اپنی ضمیر کی مطلقاً پرواہ نہ تھی۔ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اس نے شاہی اقتدار کو بڑھانے کی کوشش کی۔ اس نے بڑی بڑی خانقاہوں کو توڑ کر اُن کی جاگیروں سے شاہی خزانہ کو بھر دیا۔ لیکن ۱۵۴۰ء میں بادشاہ اس سے این آف کلیوز سے شادی کے سلسلے میں ناراض ہو گیا اور آخر اس پر غداری کا الزام لگا کر اُسے پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔

خانقاہوں کی تباہی

خانقاہیں یا راہب خانے وہ عمارات تھیں جہاں عیسائی پادری (Monks) اور عیسائی مذہب کی مبلغ عورتیں (Nuns) رہا کرتی تھیں۔ وسطی زمانہ کے شروع میں یہ عبادت خانے پاکیزگی عبادت اور علم کا گھر تھے۔ لیکن ہنری ہشتم کے زمانے تک ان راہب خانوں کے پادری لوگ دولت مند۔ عیاش۔ بے علم اور اوباش ہو چکے تھے۔ نیز یہ لوگ پوپ کے حمایتی تھے۔ اس لیئے ہنری ہشتم نے ان خانقاہوں کو مسمار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے علاوہ ہنری کو روپیہ کی ضرورت تھی۔ اور وہ ان خانقاہوں کو مسمار کر کے ان کا روپیہ خود ہضم کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا اُس نے ۱۵۳۶ء میں اپنے وزیر کراموبل کی رپورٹ پر پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے بہت سی خانقاہوں کو مسمار کرا دیا۔ اور

ان کے روپے سے تھوڑی سی رقم سے سکول اور کالج کھولے۔ کچھ رقم بحری بیڑے کی درستی پر خرچ کی اور کچھ جاگیریں اپنے منظورِ نظر امراء میں تقسیم کر کے ان کے منہ کو بند کر دیا۔ اور اس طرح سے پروٹسٹنٹ ازم کو نادانستہ طور پر مدد کر کے پروٹسٹنٹ امراء کی ایک وفادار جماعت پیدا کر لی۔ اور ان جاگیروں کی آمدنی کا ایک بڑا حصّہ شاہی خزانہ میں داخل کر لیا۔

پلگریمیج آف گریس

خانقاہوں کی مسماری سے ان کی جاگیروں کی زمین ضبط ہو گئی۔ اور زراعت اور کاشت کا کام بند ہو گیا۔ اور مزدور بیکار ہو گئے۔ نیز قدامت پسند اور مذہبی رجحان رکھنے والے لوگوں نے بادشاہ کے اس فعل پر بُرا منایا اور یارک شائر کے لوگوں نے بغاوت کر دی۔ جسے پلگریمیج آف گریس کہتے ہیں۔ بادشاہ نے بڑی سختی سے اس بغاوت کو دبا دیا۔ اور کئی ایک لیڈروں کو سزائے موت دی گئی۔

ایڈورڈ ششم

سنہ 1547ء سے سنہ 1553ء تک

Q. Give a brief account of the reign of Edward VI.

سوال۔ ایڈورڈ ششم کے عہدِ حکومت کے حالات

ایکھو ۴

تخت نشینی ہنری ہشتم کی وفات پر اس کا بیٹا ایڈورڈ ششم 1547ء میں تخت پر بیٹھا۔ نیا بادشاہ ایک کمزور اور نحیف الجثہ دس سالہ لڑکا تھا۔ ہنری ہشتم نے اپنے مرنے سے پہلے سلطنت کے انتظام کے لئے سولہ ممبران کی ایک کونسل مقرر کر دی تھی۔ جس میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک امرا کی تعداد نصف نصف تھی۔ ان میں سے ایک بادشاہ ایڈورڈ کا ماموں ڈیوک آف سمرسٹ تھا۔ جس نے بادشاہ کی وفات پر کونسل کا تمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ ڈیوک بڑا نرم دل۔ دیانت دار۔ غریبوں کا محافظ اور پکا پروٹسٹنٹ تھا۔

سکاٹ لینڈ سے جنگ ڈیوک آف سمرسٹ کی خواہش تھی۔ کہ ایڈورڈ کی شادی سکاٹ لینڈ کی خورد سال ملکہ میری سے ہو جاوے۔ تاکہ دونو ممالک متحد ہو جاویں۔ لیکن سکاٹ لینڈ کے امراء اس کے خلاف تھے۔ اس لئے اس نے بزور شمشیر شادی کرنی چاہی اور سکاٹ لینڈ کی افواج کو پنکی (PINKie) کے مقام پر 1547ء میں شکست دی۔ اس پر سکاٹ لینڈ والوں نے میری کو فرانس بھیج دیا۔ جہاں اس کی شادی ولی عہد فرانس سے کر دی گئی ۴

مذہبی اصلاحات ہنری ہشتم نے انگلینڈ سے پوپ کا تعلق قطع کر کے پروٹسٹنٹ ازم کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن ڈیوک آف سمرسٹ نے پروٹسٹنٹ مذہب کے

اصولوں کو ملک میں رائج کرنے کا حکم دیا۔ اور مفصلہ ذیل اصلاحات جاری کیں ۔

(1) ایکٹ آف یونیفارمٹی (Act of Uniformity) پاس کرکے تمام گرجوں میں لاطینی زبان کی بائیبل کی جگہ انگریزی زبان میں دعا کی کتاب (Book of Common Prayer) جاری کر دی۔

(2) پادریوں کو شادی کی اجازت دے دی۔ تاکہ وہ گنہگارانہ زندگی سے بچیں ۔

(3) کیلون کے 42 اصولوں کو مذہب میں جاری کیا۔

(4) گرجوں میں سے اولیا کی مورتیاں اور تصاویر مسمار کرا دیں ۔

رابرٹ کیٹ کی بغاوت (Robert Ket)

ایڈورڈ ششم کے زمانے میں بہت سی بغاوتیں ہوئیں۔ جنکی وجوہات یہ تھیں ۔

(1) ڈیوک آف سمرسٹ کی مذہبی تبدیلیوں سے بہت سے لوگ ناراض ہو گئے۔

(2) کافی عرصہ سے لوگ زراعتی زمینوں کو چراگاہوں میں تبدیل کر رہے تھے۔ کیونکہ اس طرح سے وہ تھوڑے آدمیوں کی مدد سے زراعتی پیداوار کی بنسبت زیادہ قیمت کی اون حاصل کر سکتے تھے۔ نیز امراء نے شاملات زمین پر بھی اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ اس طرح سے غرباء اور ان کی عزبت میں اضافہ ہو گیا۔

(3) پیشتر ازیں غریب لوگ خانقاہوں سے امداد حاصل کیکے

افلاس سے دن کاٹ لیا کرتے تھے۔ لیکن اب خانقاہوں کے مسمار ہو جانے کے باعث کوئی مدد دینے والا نہ رہا۔ بیکاری غربت اور مذہبی دخل اندازی سے تنگ آکر نارفوک کے کسانوں نے ایک شخص رابرٹ کیٹ کی سرکردگی میں بغاوت کر دی۔ لیکن ڈیوک آف نارتھمبر لینڈ نے اس بغاوت کو دبا دیا۔

ڈیوک آف نارتھمبر لینڈ

ان بغاوتوں کا ذمہ دار ڈیوک آف سمرسٹ کو گردانا گیا۔ اس پر اسے ہٹا کر ڈیوک آف نارتھمبر لینڈ کو بادشاہ کا محافظ بنایا گیا۔ یہ شخص بھی پراٹسٹنٹ تھا۔ لیکن نہایت چالاک اور مطلب پرست تھا۔ اس نے باقی ماندہ خانقاہوں کو مسمار کر کے ان کی دولت سے خوب ہاتھ رنگے۔ اور بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے دعا کی دوسری کتاب جاری کی۔ جس میں پہلی کتاب سے بھی زیادہ پروٹسٹنٹ رنگت پائی جاتی تھی۔ نابالغ بادشاہ بڑا ذہین اور عقلمند تھا۔ لیکن تپ دق اس کو کھائے جا رہا تھا۔ ساتھ ہی اس کو یہ غم بھی تھا۔ کہ اس کی موت پر میری اس کے مذہبی کام کو ملیامیٹ کر دے گی۔ بادشاہ کے ان خیالات سے فائدہ اٹھا کر ڈیوک آف نارتھمبر لینڈ نے بادشاہ سے وصیت کرا لی۔ کہ اس کی وفات پر ہنری ہشتم کی چھوٹی بہن میری کی پوتی لیڈی جین گرے تخت انگلستان پر بیٹھے۔ یہ لیڈی ڈیوک آف نارتھمبر لینڈ کی بہو اور پروٹسٹنٹ مذہب کی حامی تھی۔ ایڈورڈ کے مرنے کے بعد ڈیوک نے لیڈی جین گرے

کو ملکہ بنایا - لیکن نو دن کی حکومت کے بعد لوگوں نے اسے اور اس کے خاوند کو قتل کرکے کیتھرائن کی بیٹی میری کو ملکہ بنا دیا۔

میری ٹیوڈر

۱۵۵۳ء سے ۱۵۵۸ء تک

Q. Briefly describe the steps taken by Mary to reverse the course of Reformation and state why she is called " Mary the Bloody "

سوال - میری ٹیوڈر نے ریفرمیشن کے کام کو ہٹانے کے لئے کون کون سے ذرائع اختیار کئے - نیز بتاؤ - کہ میری کو خونخوار میری کیوں کہتے ہیں ؟

میری کی مذہبی پالیسی میری ملکہ کیتھرائن کی لڑکی تھی - حالات زمانہ نے اس کو پکا رومن کیتھلک ہونے پر مجبور کیا - اور کیتھرائن کی بدسلوکی نے اسے ریفرمیشن کا مخالف اور پروٹسٹنٹ مذہب کا سخت دشمن بنا دیا - چنانچہ تخت پر بیٹھتے ہی اس نے ڈیوک آف نارتھمبرلینڈ - لیڈی جین گرے اور اس کے خاوند کو قتل کرا دیا - حکم آف کامن پریئر کا گرجوں میں پڑھا جانا ممنوع قرار دیا - اور اس کی جگہ لاطینی زبان میں

بائیبل کو پھر سے رائج کر دیا۔

پروٹسٹنٹ پادریوں کو موقوف کر کے ان کی جگہ رومن کیتھلک پادری مقرر کئے۔ اور ان کا شادی کرنا ممنوع قرار دیا۔ سرکاری عہدوں پر رومن کیتھلک لوگوں کو مقرر کرنا شروع کر دیا۔ اور ایڈورڈ ششم کے زمانے کی تمام اصلاحات کو منسوخ کر کے پوپ کو دوبارہ چرچ آف انگلینڈ کا افسر اعلیٰ تسلیم کر لیا گیا۔ خانقاہوں کی ضبط اور تقسیم شدہ جاگیریں تو اب واپس نہ ہو سکتی تھیں البتہ نئی خانقاہوں کے بنانے کے احکام صادر کئے۔ رڈلے (Ridley) لیٹمر (Latimer) کرینمر اور تین صد کے قریب پروٹسٹنٹوں کو مذہب کی بنا پر زندہ جلا دیا گیا۔ انہی واقعات کی وجہ سے اس کو خونخوار میری کہتے ہیں۔

ان پروٹسٹنٹوں نے خوشی خوشی مذہب کے نام پر قربان ہو کر اپنا نام زندہ جاوید کر دیا۔ اور میری کی سختی بجائے ریفرمیشن کو روکنے کے اس کے فروغ کا باعث بن گئی۔

کیلے کا ہاتھ سے جاتے رہنا

ملکہ میری نے اپنی شادی سپین کے بادشاہ فلپ دوم سے کی۔ یہ بادشاہ بھی ملکہ کی طرح پکا رومن کیتھلک تھا۔ 1558ء میں میری نے اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لئے فرانس کے برخلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس پر فرانسیسیوں نے فرانس میں انگریزوں کی فتوحات کی آخری یادگار کیلے کے شہر کو بھی فتح کر لیا۔ ملکہ کی

خانگی زندگی آگے ہی اچھی نہ تھی - کیلے کے ہاتھ سے نکل جانے نے اس کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچایا - اور اسی غم میں گھل گھل کر وہ 1558ء میں اس جہان سے چل بسی ؛

ملکہ الزبتھ

1558ء سے 1603ء تک

Q. Describe the condition of England at the time of Elizabeth's accession to the throne.

سوال - الزبتھ کے تخت پر بیٹھنے کے وقت انگلینڈ کی کیا حالت تھی -

تخت نشینی کے وقت الزبتھ کی عمر پچیس سال کی تھی اس میں اپنے والد ہنری کی دلیری - ضد - مطلب پرستی احسان فراموشی - مطلق العنانی اور اپنی ماں این بولین کی خوبصورتی - نمائش پرستی - خوشامد پسندی اور ناز و عشوہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا - وہ بڑی چالاک اور سمجھدار عورت تھی - دلی جذبات کے چھپانے میں اسے کمال حاصل تھا - اور مطلب حاصل کرنے کے لئے جھوٹ سے بھی نفرت نہ کرتی تھی -

اس قسم کے خیالات اور خصائل رکھتے ہوئے الزبتھ

نے 1559ء میں تخت شاہی پر قدم رکھا۔ اس وقت انگلستان کے تخت پر بیٹھنا پھولوں کی سیج نہیں تھی۔ ہیری کی فرانس سے جنگ اور خانقاہوں کو جاگیریں واپس کرنے کی پالیسی نے خزانے کو خالی کر دیا تھا۔ غربت اور افلاس کا ہر طرف دور دورہ تھا۔ مذہبی تفرقات نے گھر کو گھر سے جدا کر رکھا تھا۔ میری کوئین آف سکاٹ لینڈ تخت انگلستان کی دعویدار بن کر انگلستان اور آئرلینڈ میں بغاوتیں کرا رہی تھی۔ شاہ فرانس اس کا خاوند تھا۔ اس لئے یہ دونوں ممالک متحدہ طور پر انگلستان کے مخالف تھے۔ روما کے پوپ نے کیتھرائن کو طلاق دینے کی اجازت نہ دے کر این بولین کی شادی کو ناجائز قرار دیا ہوا تھا۔ اس لئے وہ قدرتی طور پر الزبتھ کو بادشاہ ہنری کی جائز لڑکی تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اور اسی لئے وہ تخت انگلستان پر الزبتھ کا کوئی حق نہ سمجھتا تھا۔ فلپ دوم شاہ سپین بھی تخت انگلستان کا دعویدار تھا۔ اور پوپ کے ایما پر کافر ملکہ کو تخت سے اتارنے پر اُدھار کھائے ہوئے تھا۔ ملکہ الزبتھ نے نہایت دلیری سے ان حالات کا مقابلہ کیا۔ اور آخر کار ملک کی کشتی کو غربت افلاس اور بد امنی کے بھنور سے نکال کر خوشحالی - امن اور سلامتی کے ساحل تک پہنچا دیا۔

Q. Give a short account of the internal policy of Elizabeth with special reference to her church settlement. **Imp.**

سوال - الزبتھ کی داخلی پالیسی- اس کے مذہبی تصفیہ پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

داخلی پالیسی اور مذہبی تصفیہ

الزبتھ کی تخت نشینی کے وقت یورپ کے دیگر ممالک کی طرح انگلستان میں بھی مذہبی ہل چل مچی ہوئی تھی۔ سمرسٹ اور میری دونو نے انتہا پسند پالیسی اختیار کی تھی - اور وہ ناکامیاب رہے تھے۔ اس لئے الزبتھ نے اُن کی غلطیوں سے فائدہ اٹھا کر میانہ روی کی پالیسی اختیار کی اور کوشش کی کہ رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ دونوں طبقوں کو خوش رکھا جاوے - چنانچہ ملکہ نے ایڈورڈ ششم کی بیالیس دفعات میں سے 39 کو لے لیا اور اُن میں رومن کیتھلک مذہب کی چند رسوم شامل کرکے چرچ آف انگلینڈ کی بنیاد ڈالی - اب انگلستان میں تین مذہب ہو گئے۔ رومن کیتھلک - اینگلیکن چرچ (Anglican Church) اور پیوریٹن (Puriton) یا انتہا پسند پروٹسٹنٹ ؛

ملکہ نے سب لوگوں کے لئے گرجے کی حاضری لازمی کر دی - مذہبی اختلافات کی بنا پر سزا دینی بند کر دی اور چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کو منوانے کے لئے مندرجہ

ذیل تدابیر اختیار کیں۔
(۱) ایکٹ آف سپرمیسی پاس کیا گیا۔ جس کی رُو سے پوپ سے انگلستان کے چرچ کے تعلقات منقطع کر کے الزبتھ کو اینگلیکن چرچ کا پیشوائے اعظم مان لیا گیا۔
(2) ایکٹ آف یونیفارمٹی۔ ایڈورڈ ششم کی دعا کی دوسری کتاب (Second Prayer Book) میں کچھ ترمیم کر کے اسے انگلستان کے تمام گرجاؤں میں رائج کیا۔
(3) الزبتھ کے اس تصفیہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے کورٹ آف ہائی کمیشن (Court of High Commission) قائم کی۔ لیکن باوجود ان احتیاطوں کے پکے رومن کیتھلک اور پیوریٹنز الزبتھ سے ناراض ہی رہے۔
الزبتھ کا جاری کردہ چرچ آف انگلینڈ معمولی تبدیلیوں کے ساتھ آج تک انگلستان میں جاری ہے۔

Q. Write short notes on the Puritons, John Knox and Presbyterians

سوال۔ پیوریٹنز۔ جان ناکس اور پریسبائی ٹیرینز پر مختصر نوٹ لکھو۔

پیوریٹنز ملکہ میری کے زمانے میں بہت سے پروٹسٹنٹ بھاگ کر فرانس چلے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے کیلون کی شاگردی اختیار کر کے اس کے مذہبی اصولوں کو اپنایا۔ الزبتھ کی تخت نشینی پر وہ انگلستان واپس آ گئے۔ لیکن ملکہ کی مذہبی میانہ روی اور چرچ آف انگلینڈ

کے اصولوں سے مطمئن نہ ہوئے - انہیں پیوریٹنز کہتے ہیں- وہ نہیں چاہتے تھے کہ کلیسا کا انتظام بشپوں اور آرچ بشپوں کے ماتحت ہو - وہ چرچ میں مساوات اور ایسا طرز عبادت چاہتے تھے- جو سادہ اور ظاہری نمائش سے مبرّا ہو- وہ راگ رنگ - تھیٹرز- عیش وعشرت اتوار کے روز شکار وغیرہ کے سخت مخالف تھے-

پریس بائی ٹیرنز اور جان ناکس

جن پروٹسٹنٹ ریفارمروں کی تقاریر نے سکاٹ لینڈ کے باشندوں کے خیالات میں بھی بہت سی تبدیلی پیدا کر دی- اُن میں سے ایک شخص جان ناکس پیش پیش تھا- میری آف گائز (Mary of Guise) نے اسے جلا وطن کر دیا تھا- اس پر وہ ایڈورڈ ششم کے زمانے میں انگلینڈ چلا آیا- لیکن خونخوار میری کے تخت پر بیٹھتے ہی وہ بھاگ کر کیلون کے پاس جینوا چلا گیا- اور وہاں اس کی تعلیم اور خیالات سے مستفید ہوا الزبتھ کے ملکہ بننے پر اس نے انگلینڈ آنا چاہا- لیکن ملکہ نے اُس کے پیوریٹن خیالات اور اس کے عورت کی حکومت کا مخالف ہونے کے باعث اسے انگلینڈ آنے کی اجازت نہ دی -اس پر وہ دلیری کر کے سکاٹ لینڈ چلا گیا- جہاں اس نے اپنی مؤثر تقاریر کی بدولت بہت سے امراء اور عوام کو انتہا پسند پروٹسٹنٹ یا پریسبائی ٹیرین (Presbyterian) بنا دیا- عوام کو اسی شخص کی غضبناک تقاریر نے ملکہ میری آف سکاٹس کا مخالف بنا دیا تھا۔

Q. Briefly describe the life-story of Mary Queen of Scots. Imp.

سوال - میری ملکہ سکاٹ لینڈ کی زندگی کے مختصر حالات بیان کرو۔

میری ملکہ سکاٹ لینڈ ہنری ہشتم کی بہن مارگریٹ کی پوتی اور اگر کیتھرائن کے طلاق کو ناجائز مانا جائے۔ تو تخت انگلستان کی حقیقی وارث تھی۔

ڈیوک آف سمرسٹ نے اس سے ایڈورڈ کی شادی کرکے انگلستان اور سکاٹ لینڈ کو متحد کرنا چاہا تھا۔ لیکن سکاٹس نے ملکہ میری کو فرانس بھیج دیا۔ اور وہاں اس کی پرورش رومن کیتھلک طریق پر کی گئی اور آخر اس کی شادی بھی فرانس کے ولی عہد سے ہو گئی۔ جو بعد میں فرانسس دوم (Francis II) کے نام سے تخت فرانس پر بیٹھا۔ ان دنوں ملکہ میری نے تخت انگلستان کا بھی دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو سکاٹ لینڈ انگلینڈ اور فرانس کی ملکہ کہنے لگی۔ لیکن اس کی عمر ابھی اُنیس سال کی تھی۔ کہ اس کے خاوند نے ۱۵۶۱ء میں انتقال کیا اور ملکہ کو مجبوراً واپس سکاٹ لینڈ آنا پڑا۔ ملکہ پکی رومن کیتھلک تھی۔ لیکن سکاٹ لینڈ اس کی غیر حاضری میں جان ناکس کی کوششوں سے پروٹسٹنٹ ہو چکا تھا۔ اس لئے ملکہ اور عوام میں جلد ہی بگڑ گئی۔ سکاٹ لینڈ میں واپس آ کر ملکہ نے اپنے ایک رشتہ دار لارڈ ڈارنلے (Darnley) سے شادی

کر لی - اور اس کے ہاں ایک لڑکا جیمز بھی پیدا ہوا۔
ڈارنلے ایک کم عقل غیر مہذب اور مغرور امیر تھا۔
اور ملکہ ایک خوبصورت - چالاک اور شستہ اطوار کی
عورت تھی۔ اس لئے بیوی خاوند میں جلدی ہی بگڑ گئی۔
اور ملکہ ایک اور امیر ارل آف باتھویل (Bothwell)
سے محبت کرنے لگی - ایک رات کسی شخص نے اس
اس کمرے کو جس میں ڈارنلے سو رہا تھا۔ بارود سے
اڑا دیا۔ جس پر ڈارنلے مر گیا۔ اس حادثہ کے ایک ماہ
بعد ملکہ نے ارل آف باتھویل سے شادی کر لی - اس
پر لوگوں کو ملکہ کے چال چلن اور اپنے خاوند کو مروانے
کی سازش میں اعانت کرنے کا شک ہو گیا۔ مذہبی
اختلاف کی بنا پر وہ آگے ہی ملکہ سے ناخوش تھے۔اب
وہ علانیہ مخالف ہو کر باغی ہو گئے۔ اور ملکہ کو قید
کر کے اس کے ننھے بیٹے جیمز کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ملکہ
1568ء میں قید خانے سے بھاگ کر الزبتھ کے پاس
مدد کے لئے آئی۔

مگر الزبتھ نے اسے نظر بند کر دیا۔ انگلستان کے
رومن کیتھلک لوگوں نے ملکہ میری کی حمایت میں کئی
دفعہ بغاوت کی اور کئی بار الزبتھ کو ہلاک کرنے کی
سازشیں کیں -پوپ اور فلپ دوم شاہ سپین نے
ان سازشوں کی حوصلہ افزائی کی - آخر 1586ء میں
ایک شخص بے بنگٹن (Babington) نے ملکہ میری کو
آزاد کرانے اور الزبتھ کی جگہ اسے ملکہ انگلستان بنانے

کی کوشش کی - اس سازش میں ملکہ میری کی شرکت ثابت ہو گئی - اس واسطے اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا گیا۔

Q. Give a brief account of Elizabeth's relations with foreign countries.

سوال - الزبتھ کے غیر ممالک سے تعلقات کا مختصر حال بیان کرو۔

انگلینڈ و سکاٹ لینڈ

مدت سے فرانس اور سکاٹ لینڈ دوست تھے۔ اور جنگ کی صورت میں وہ ہمیشہ انگلستان کے بر خلاف متحد ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن مذہبی اختلافات نے اب ان کی دوستی کو توڑ دیا۔ جیمز شاہ سکاٹ لینڈ پروٹسٹنٹ تھا۔ اور شاہ فرانس رومن کیتھلک ۔ انگریزوں کی اکثریت کا رجحان بھی پروٹسٹنٹ مذہب کی طرف تھا۔ اس لئے سکاٹش اور انگریز ہم مذہب ہونے کے باعث ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے لگے تھے۔ نیز الزبتھ کے شادی نہ کرنے کے باعث جیمز شاہ سکاٹ لینڈ اپنے آپ کو الزبتھ کے بعد تخت انگلستان کا وارث سمجھتا تھا۔ اور وہ اپنے افعال سے کسی طرح سے بھی انگریزوں کو ناراض کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے الزبتھ کو سکاٹ لینڈ کی طرف سے کسی قسم کا خدشہ نہ رہا۔

انگلینڈ فرانس اور سپین

الزبتھ کنواری تھی۔ اس نے پہلے تو ڈیوک آف انجو سے

شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کرکے فرانس سے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے۔ بعد میں فرانس کے پروٹسٹنٹوں (ہیوگینوٹس .Huguenots) کو مدد دے کر شاہ فرانس کے بر خلاف کر دیا۔ اور اس طرح سے فرانس کو اپنے ملک کے جھمیلوں ہی میں مصروف رکھا۔

شاہ سپین اور پوپ نے آئرلینڈ کے رومن کیتھلکوں کو مدد دے کر الزبتھ کے برخلاف بغاوت پر آمادہ کیا۔ اس پر ملکہ نے سپین کے ماتحت ہالینڈ کے پروٹسٹنٹ باشندوں کو خفیہ طور پر مدد دینی شروع کر دی۔ نیز اپنے ملاحوں اور جہاز رانوں کو سپین کے جہازوں پر حملے کرنے میں حوصلہ افزائی کی۔

Q. Write a short note on the English seamen of the 16th century. What effect had their activities on the relations between England and Spain? (*P. U. 1936*)

سوال۔ سولھویں صدی کے انگریزی جہاز رانوں کا مختصر حال بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ ان کی سرگرمیوں نے انگلستان اور سپین کے باہمی تعلقات پر کیا اثر ڈالا؟

سولھویں صدی کے انگریز جہاز ران

کولمبس اور واسکوڈے گاما وغیرہ جہاز رانوں کی دیکھا دیکھی انگریز ملاحوں کے دل میں بھی سمندری سفر اور دریافت کی امنگ پیدا ہو گئی۔ ہنری ہفتم کے زمانے

ہیں کیبٹ (Cabbot) نے نیو فونڈ لینڈ اور لیبرے ڈار کو معلوم کیا تھا۔ لیکن الزبتھ کے عہد کے انگریز جہازرانوں کی بے خوفی۔ جانبازی اور جرأت نے انگلینڈ کے نام کو تمام دُنیا میں روشن کر دیا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(۱) سر فرانسس ڈریک (Sir Francis Drake)

ملکہ الزبتھ کے زمانے کے مشہور جہازرانوں میں اس کا رتبہ سب سے افضل ہے۔ ڈریک 1540ء میں ڈیوان شائر میں پیدا ہوا۔ اسے بچپن ہی سے سمندری سفر کا شوق تھا۔ جب فلپ دوم نے ہالینڈ کے ڈچ پروٹسٹنٹ لوگوں پر بہت سے ظلم و ستم توڑے۔ تو ڈریک اور اس کے ساتھیوں نے سپین سے بدلہ لینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اس نے سپین کے سونے اور چاندی سے لدے ہوئے جہازوں کو خوب لوٹا وہ پہلا انگریز تھا۔ جس نے دنیا کے گرد چکر لگایا۔ اس چکر کے دوران میں ڈریک نے جنوبی امریکہ کی بندرگاہوں سے ہزاروں پونڈ ورنی سونا اور چاندی لوٹا اور اس مال و زر کو لے کر 1580ء میں وہ واپس انگلینڈ پہنچا۔ ملکہ الزبتھ نے اس کو سر کا خطاب دیا۔ 1587ء میں جب فلپ نے سپین کی بندرگاہ کیڈز میں انگلینڈ پر حملہ کرنے کے لئے اپنے جنگی جہاز جمع کئے۔ تو ڈریک نے کیڈز پہنچ کر سپین کے بہت سے جہازوں کو آگ لگا دی اور بڑے فخر سے لوگوں کو بتلایا۔ کہ میں نے سپین کے بادشاہ کی

ڈاڑھی کو جھلس دیا ہے
آرمیڈا کی تباہی میں اس نے قابل قدر کام کیا۔
اس نے 1595ء میں وفات پائی"

(2) سر جان ہاکنس (Sir John Hawkins)

سپین کے لوگ کسی غیر شخص کو اپنی جنوبی امریکہ کی بستیوں سے تجارت کی اجازت نہ دیتے تھے۔ لیکن جان ہاکنس نے افریقہ سے حبشیوں کو پکڑ کر سپین کے نو آبادکاروں کے ہاتھ بیچنا شروع کر دیا۔ شروع شروع میں اس کو بہت سی تکالیف پیش آئیں۔ لیکن بعد میں اس نے تمام مشکلات پر غلبہ پا لیا۔ اور اس تجارت سے لاکھوں روپے کمائے آرمیڈا کو شکست دینے میں اس کا بھی ہاتھ تھا۔

سر ہمفری گلبرٹ (Sir H. Gilbert)

ایک امیر برطانوی تھا۔ جسے 1576ء میں الزبتھ نے ایک چارٹر عطا کیا۔ تاکہ وہ غیر مہذب اور غیر عیسائی علاقوں کو دریافت کر کے ان پر ملکہ کے نام پر حکومت کرے۔ 1583ء میں اس نے نیو فونڈ لینڈ پر قبضہ کر کے وہاں انگریزی نو آبادی قائم کرنی چاہی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ اور واپسی پر راستے ہی میں مر گیا"

(4) سر والٹر ریلے (Sir Walter Raleigh)

اس نے شمالی امریکہ میں ورجینیا میں انگریزوں کی نو آبادی قائم کی اور وہاں سے آلو اور تمباکو پہلی دفعہ انگلستان میں لایا۔ وہ ایک بلند پایہ مؤرخ۔ قابل شاعر اور الزبتھ کا منظور نظر درباری تھا"

(5) مارٹن فروبشر (Martin Frobisher) اس نے شمالی امریکہ کے شمالی سمندروں سے گزر کر ایشیا پہنچنے کی تین بار کوشش کی۔ اور سونے کی تلاش میں امریکہ کی طرف کئی چکر لگائے۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آرمیڈا کے حملے کے وقت ایک انگریزی جہاز کا کمانڈر تھا۔

انگریز جہازرانوں کی بحری سرگرمیوں کا اثر

سولھویں صدی میں سپین والوں نے جنوبی امریکہ کے اکثر ممالک پر قبضہ کر رکھا تھا۔ اور وہ ان ممالک سے کسی اور قوم کو تجارت کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ہالینڈ کے پروٹسٹنٹوں کی حمایت میں انگریز پروٹسٹنٹ ملاح سپین کے رومن کیتھولک لوگوں کے سونے اور چاندی سے لدے ہوئے جہازوں کو لوٹنا کارِ ثواب سمجھتے تھے۔ اس لوٹ کھسوٹ اور کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سپین اور انگلستان کے تعلقات بگڑنے شروع ہو گئے۔ اور آخر اتنے کشیدہ ہو گئے۔ کہ سپین کے بادشاہ فلپ دوم نے ایک بڑا زبردست جہازی بیڑہ (آرمیڈا) تیار کر کے انگلستان پر حملہ کرنے کی غرض سے بھیجا۔ جسے 1588ء میں شکست ہوئی۔ اور انگلستان کی سمندری طاقت بہت زیادہ بڑھ گئی۔

Q. What was Armada? Why was it sent to England? How was it defeated? Give causes and results of its defeat. **Imp.**
(*P. U. 1928, 30, 34, 35, 38*)

سوال۔ آرمیڈا کیا تھا؟ اسے انگلستان کے خلاف کیوں بھیجا گیا۔ اور وہ کیسے تباہ ہؤا؟ اس کی شکست کی وجوہات اور نتائج بیان کرو۔

آرمیڈا فلپ شاہ سپین نے انگلستان پر حملہ کرنے کے لئے ایک بحری بیڑہ تیار کرنا شروع کیا۔ اس پر 1587ء میں ڈریک نے کیڈز پر حملہ کر کے سپین کے کئی جہازوں کو تباہ کر دیا۔ اس پر فلپ کے غصے کی آگ بھڑک اٹھی اور اس نے پہلے سے زیادہ زور شور سے انتقام لینے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ آخر 1588ء میں 129 جنگی جہازوں کا ایک زبردست بیڑہ ڈیوک آف میڈینا سڈونیا (Duke of Medina Sidonia) کے ماتحت انگلستان پر حملہ کرنیکی غرض سے روانہ کیا۔ اس بیڑہ میں آٹھ ہزار ملاح بیس ہزار سپاہی اور دو ہزار سے زیادہ جنگی توپیں تھیں۔ فلپ نے اس بیڑہ کو ناقابل تسخیر بیڑہ (Invincible Armada) کا نام دیا تھا۔ اس کے برخلاف انگریزی امیرالبحر لارڈ ہوورڈ (Lord Howard) کے پاس صرف نوے جہاز تھے۔ جن میں سے صرف 36 جنگی جہاز تھے۔ باقی جہاز سوداگروں اور امیروں نے نذر کئے تھے۔ لارڈ ہوورڈ کے ماتحت ڈریک۔ فروبشر۔ ہاکنس جیسے جنگ

آزمودہ اور تجربہ کار جہازران کام کر رہے تھے۔

آرمیڈا کے حملے کی وجوہات

(۱) ڈریک ۔ ہاکنس وغیرہ انگریز جہاز رانوں نے سپین کے مال و دولت سے لدے ہوئے جہازوں کو لوٹا۔ اس پر فلپ شاہ سپین نے الزبتھ سے ڈریک کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ لیکن ملکہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی۔ جس سے فلپ بہت ناراض ہو گیا۔

(2) الزبتھ نے روپیہ اور والنٹیروں سے فلپ کی باغی رعایا و نیدر لینڈ کے پروٹسٹنٹ لوگوں کی مدد کی۔

(3) فلپ پکا رومن کیتھلک تھا۔ اور وہ پروٹسٹنٹ مذہب کا خاتمہ کرنے پر تُلا ہوا تھا۔ اور الزبتھ پروٹسٹنٹ مذہب کی حامی تھی۔ اس لئے دونوں کے درمیان سخت ان بن تھی۔

(4) الزبتھ نے میری ملکہ سکاٹ لینڈ کو جو رومن کیتھلک تھی۔ قتل کرا دیا۔

(5) سپین والے انگریزوں کو امریکہ سے تجارت کرنے سے روکتے تھے۔

(6) پوپ نے ملکہ الزبتھ کو کافر قرار دے کر فلپ کو اس کے بر خلاف چڑھائی کرنے کے لئے کہا۔

(7) فلپ دوم نے لنکاسٹر خاندان میں سے ہونے کے باعث خود تختِ انگلستان کا دعوےٰ کیا۔ نیز وہ میری ٹیوڈر کا خاوند بھی تھا۔

حملے کی تجویز

فلپ کی تجویز تھی۔ کہ آرمیڈا کو نیدرلینڈ

پہنچا کہ وہاں سے ڈیوک آف پرما کی بتیس ہزار سپاہ کو ساتھ لے کر انگلستان کے ساحل پر اتارا جاوے اور پھر لڑائی کرکے ملکہ کو شکست دی جاوے۔

واقعات

انگریزی امیرالبحر لارڈ ہووارڈ نے سپین کے جہازوں کو انگریزی بیڑے کے ہیڈ کوارٹرز پلے متھ کے پاس سے گذر جانے دیا۔ اور جب وہ گذر گئے۔ تو سمندری گوریلا وار کے ذریعے انہیں دق کرنا شروع کر دیا۔ اس پر سپین کے جہاز کیلے کی بندرگاہ میں چلے گئے۔ اب انگریزوں نے اپنے چند ناکارہ جہازوں کو آگ لگا کر کیلے کی طرف دھکیل دیا۔ جس پر آرمیڈا کو بندرگاہ چھوڑ کر پھر کھلے سمندر میں آنا پڑا۔ اسی اثنا میں سمندر میں طوفان آ گیا۔ آندھی بہت زور سے مغرب سے مشرق کو چلنے لگی۔ اور سپین کے جہازوں کو مشرق کی طرف لے گئی۔ انگریز جہازوں نے کچھ دور تک تعاقب کیا اور دشمن کے کئی جہازوں کو ناکارہ کر دیا۔

سپین کے جہاز اب شمال کی طرف چل پڑے۔ لیکن طوفان کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکے۔ اور ان میں سے اکثر انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے ساحل پر چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔ بمشکل 53 جہاز سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے شمال سے ہوتے ہوئے خستہ حالت میں سپین واپس پہنچے۔ اس فتح پر انگلستان میں خوشی کے شادیانے بجے۔ اور ملکہ نے ملاحوں میں تمغے تقسیم کئے۔ جن پر لکھا تھا کہ "خدا نے پھونک ماری اور وہ تتر بتر ہو گئے"۔

آرمیڈا کی شکست کی وجوہات۔

(۱) آرمیڈا کا امیرالبحر ڈیوک آف میڈینا سڈونیا تھا۔ جسے اس کے ایک بہت بڑا امیر ہونے کے باعث افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا۔ ورنہ اس کے اندر اس عہدہ کی اہلیت نہیں تھی۔ اس کے بر خلاف لارڈ ہوورڈ ڈریک۔ فروبشر اور ہاکنس وغیرہ تمام انگریزی بحری افسر جنگ آزمودہ اور برسوں سے لڑائی کا تجربہ رکھتے تھے۔

(2) سپین کے جہاز بھاری اور بھدّے اور اس لئے سست رفتار تھے۔ اور انگریزی جہاز ہلکے پھلکے اور تیز رفتار تھے۔

(3) آرمیڈا کے سپاہی بری جنگ میں قابل تھے۔ لیکن سمندری لڑائی کا تجربہ نہیں رکھتے تھے۔

(4) قدرت نے طوفان بھیج کر آرمیڈا کو تباہ کر دیا۔

(5) انگریز اپنے ملک میں تھے۔ اور انہیں سامان رسد و گولہ بارود جلدی مہیا ہو سکتا تھا۔ سپین والوں کو یہ آسانیاں حاصل نہیں تھیں۔

(6) اہل ہالینڈ نے ڈیوک آف پرما کو روکے رکھا۔ تاکہ وہ آرمیڈا کی مدد نہ کر سکے۔

(7) فلپ دوم کا خیال تھا۔ کہ آرمیڈا کے پہنچتے ہی انگلستان کے رومن کیتھلک اس کی حمایت میں بغاوت کر دیں گے۔ لیکن اس کی یہ امید بر نہ آئی۔

نتائج

(۱) انگلستان کی بحری طاقت بڑھ گئی اور سپین کی بحری طاقت کا خاتمہ ہو گیا۔

(2) بحری برتری کے باعث انگریزوں کی تجارت کو ترقی ہونی شروع ہو گئی اور سمندر پار بستیاں بسانے میں انہیں آسانی ہو گئی۔

(3) الزبتھ کو غیر ملکی حملہ کا خطرہ جاتا رہا۔ اور انگلستان میں پروٹسٹنٹ مذہب کے پاؤں جم گئے۔

(۴) سپین کی کمزوری نے ہالینڈ کو آزادی حاصل کرنے میں بڑی مدد دی۔

(5) رومن کیتھلک مذہب کے سب سے بڑے حامی سپین کی شکست سے یورپ میں پروٹسٹنٹ مذہب نے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرنی شروع کر دی۔

(6) فرانس۔ ہالینڈ اور ڈنمارک نے بھی ممالک غیر کی تجارت کے لئے کوشش شروع کر دی۔ اس کے بعد دس سال تک انگلستان اور سپین میں لڑائی جاری رہی۔ جس میں اکثر سپین ہی شکست کھاتا رہا۔

Q. Give a brief account of the conquest of Ireland.

سوال۔ آئرلینڈ کی تسخیر کا مختصر حال لکھو

تسخیر آئرلینڈ ملکہ الزبتھ سے پہلے آئرلینڈ برائے نام شاہِ انگلستان کے ماتحت تھا۔ در اصل انگریزی قبضہ ڈبلن اور اس کے گرد و نواح تک محدود تھا۔ اور باقی علاقے پر آئرش سردار حکومت کر رہے تھے۔ یہ سردار اور آئرلینڈ کے عوام رومن کیتھلک تھے۔ اس لئے پروٹسٹنٹ انگلستان کو وہ نفرت سے دیکھتے تھے۔

نیز ٹیوڈر بادشاہوں نے اُن سے زمینیں چھین کر انگریز آبادکاروں کو دینی شروع کر دی تھیں۔ اس لئے بھی دونو ممالک کے درمیان دشمنی بڑھتی گئی۔ آخر الزبتھ کے زمانے میں آئرش لوگوں نے ہیو اونیل (Hugh O'Neill) کی سرکردگی میں علم بغاوت بلند کیا۔ اس پر الزبتھ نے ارل آف ایسکس (Earl of Essex) کو آئرلینڈ فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ اُس نے معمولی شرائط پر باغیوں سے صلح کر لی۔ ملکہ نے اس پر لارڈ مانٹ جائے (Lord Mountjoy) کو باغیوں کی سرکوبی پر مقرر کیا۔ جس نے 1602ء میں تمام ملک کو فتح کر کے اسے انگلستان کا ایک حصہ بنا لیا۔

Q. Why is the latter part of Elizabeth's reign considered to be a glorious period in the history of England? Imp. (*P. U. 1933*)

سوال۔ کیا وجہ ہے کہ ملکہ الزبتھ کے عہد حکومت کا آخری حصہ تاریخ انگلستان کا ایک شاندار زمانہ سمجھا جاتا ہے؟

سنہری زمانہ

چونکہ الزبتھ کے عہد حکومت میں انگریزوں نے زندگی کے ہر پہلو میں شاندار ترقی کی اس لئے مؤرخین اس عہد کو سنہری زمانہ کہتے ہیں۔ اس دور کے مفصلہ ذیل کارہائے نمایاں خاص طور پر اہمیت رکھتے ہیں:-

(۱) ملک کی عام خوشحالی۔ فرانس کی رومن کیتھولک حکومت کے ایماء سے وہاں کے بہت سے پروٹسٹنٹ لوگوں (ہیوگوناٹس) کا سینٹ بارتھا لومیو کے تہوار کے موقعہ پر 1572ء میں

قتل عام کیا گیا۔ باقی ماندہ پروٹسٹنٹوں نے بھاگ کر انگلستان میں پناہ لی۔ اسی طرح ہالینڈ کے پروٹسٹنٹ فلپ دوم کے مظالم سے تنگ آ کر انگلستان چلے آئے۔ یہ لوگ بڑے صناع اور کاریگر تھے۔ انہوں نے یہاں آ کر اونی کپڑا بننے کا کام یہیں شروع کر کے انگلینڈ کو کپڑے کی ضرورت سے بالکل بے نیاز کر دیا۔

سمندری برتری کے باعث تجارت میں بہت فروغ ہوا اور لوگ بہت آسودہ اور مالدار ہو گئے۔ مکانات عمدہ روشن اور ہوادار بنائے گئے۔ امراء نے پرانے زمانے کے قلعوں کی جگہ شاندار بنگلے، اور کوٹھیاں بنا لیں۔ باغات عام ہو گئے۔ سڑکیں کشادہ اور عمدہ کر دی گئیں۔ راگ رنگ۔ تھیٹر تماشے عام ہو گئے۔ غربت دور ہو گئی۔ قانون غربیاں کے ذریعے بیکاروں کے لئے کام مہیا کیا گیا۔ اور ناکارہ لوگوں کو سرکار کی طرف سے امداد دی گئی۔ آوارہ گردوں اور بھیک منگوں کے لئے خاص سزائیں مقرر کر کے بھیک کی لعنت کو دور کیا گیا۔

(2) آرمیڈا کی شکست نے سپین کی برتری کے طلسم کو توڑ دیا۔ اور انگلستان کو سمندر کی ملکہ بنا دیا۔

(3) تمام ملک میں چرچ آف انگلینڈ جاری کر کے ملک کے اکثر لوگوں کو مذہب کی طرف سے مطمئن کر دیا۔ معمولی تبدیلیوں کے ساتھ انگلستان کے لوگوں کا مذہب آج تک بھی چلا آتا ہے۔

(4) ڈریک۔ فروبشر۔ ہاکنس۔ ریلے وغیرہ نے سمندری

سفر کرکے اپنے کارناموں سے انگلستان کو تمام دنیا میں روشن کر دیا۔

(5) ورجینیا کی نو آبادی قائم کرکے سمندر پار نو آبادیاں قائم کرنے کی بنیاد رکھی گئی۔

(6) ایسٹ انڈیا کمپنی کھول کر اسے ہندوستان اور مشرقی ممالک سے تجارت کی اجازت دی گئی۔

(7) آئرلینڈ کو فتح کیا گیا۔ اور سکاٹ لینڈ سے تمدنوں کی دشمنی کو دور کیا گیا۔

لوگوں کے خیالات وسیع ہو گئے اور انگریزی علم و ادب میں اعلیٰ پایہ کی نظم و نثر کی کتب میں بہت زیادہ اضافہ کیا گیا۔ سپنسر۔ شیکسپیئر اور بیکن جیسے قابل قدر مصنف اسی زمانے میں گذرے ہیں۔

(9) یورپین ممالک کی نظر میں انگلستان کی سیاسی وقعت آگے سے بہت زیادہ ہو گئی۔

Q. Write notes on Shakespeare, Spencer and Bacon.

سوال۔ شیکسپیئر۔ سپنسر اور بیکن پر نوٹ لکھو۔

شیکسپیئر۔ انگریزی نظم اور ڈرامہ کا باپ شیکسپیئر سٹریٹ فورڈ کے ایک سوداگر کا لڑکا تھا۔ پہلے معمولی ایکٹر کی حیثیت سے زندگی شروع کی اور آخرکار ڈرامہ نویسی شروع کر دی۔ سینتیس ۳۷ ڈرامے لکھے۔ جن میں سے ہنری پنجم۔ رچرڈ III۔ مرچنٹ آف وینس۔ جولیس سیزر۔ ہملٹ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ اس کی کتابوں کی اہمیت و مقبولیت ایک

مؤرخ نے ان الفاظ میں ظاہر کی ہے اگر انگلستان اپنا سب
کچھ کھو دے۔ تو مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ اس کے
قومی خزانہ یعنی شکسپیئر کی کتب کو اس کے
پاس رہنے دیا جاوے۔

ایڈمنڈ سپنسر۔ ایک اعلےٰ درجہ کا شاعر گذرا ہے جس
نے فیری کوئین (Fairie Queen) کنگ آرتھرز نائیٹس
(King Arthur's Knights) نامی کتابیں لکھی ہیں۔

فرانسس بیکن (Francis Bacon) - الزبتھ کے
زمانے کا ایک مشہور فلاسفر۔ بڑا بھاری عالم اور قابل
انشا پرداز تھا۔

Q. Give a short description of the powers of the Crown and the Parliament under the Tudors. **Imp.**

سوال۔ ٹیوڈر بادشاہوں کے زمانے میں تاج اور پارلیمنٹ
کے اختیارات پر ایک نوٹ لکھو۔

ٹیوڈر بادشاہ

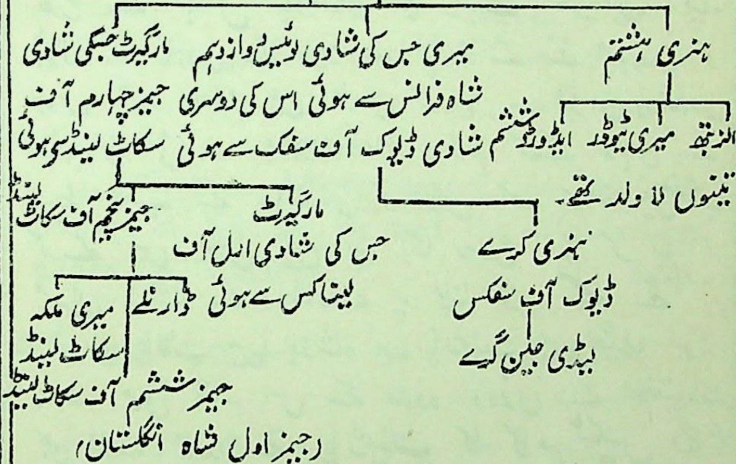
زمانہ وسطی میں چرچ اور بیرنز
دو بڑی طاقتیں بادشاہوں کو
اپنی مرضی سے کام کرنے میں بڑی بھاری رکاوٹ
تھیں۔ لیکن ریفرمیشن اور احیائے علم نے ان
دونوں طاقتوں کو تباہ کر دیا تھا۔ اس لئے
ٹیوڈر بادشاہ قریبًا قریبًا مطلق العنان ہو گئے۔ وہ
ہر ایک کام اپنی مرضی سے کیا کرتے تھے۔ تاہم وہ ہر

اہم کام کے کرنے سے پہلے پارلیمنٹ کی منظوری لے لیا کرتے تھے۔ اُس وقت بھی پارلیمنٹ کے دو ہی ایوان تھے زمانہ وسطیٰ میں ہوس آف لارڈز میں بشپوں کا بہت زیادہ زور تھا۔ لیکن ریفرمیشن اور اس کے دوران میں خانقاہوں کی تباہی نے ان کا زور بالکل توڑ دیا۔ اور اب ان کی جگہ بادشاہ کے نئے پیدا کردہ دنیاوی امراء اور کچھ بچے کھچے بیرنٹز نے لے لی۔ ہوس آف لارڈز اس طرح سے بالکل بادشاہ کا دستِ نگر بن گیا۔ ٹیوڈر بادشاہوں نے دیلز اور چیشائر کے نئے ممبروں کو ہوس آف کامنز میں شامل کر لیا - نیز ان بادشاہوں نے نئی نئی Boroughs قائم کر کے وہاں سے اپنے مطلب کے نمائندوں کو ہوس آف کامنز میں منتخب کر کے اس ہوس میں اپنا اتنا رسوخ قائم کر لیا۔ کہ ممبران بادشاہ کے اشارے پر چلنا فخر سمجھنے لگے

ان حالات میں بادشاہ اور پارلیمنٹ میں جھگڑا ہونا بہت محال تھا۔ اس کے علاوہ دونوں کے اختیارات بھی علیحدہ علیحدہ تھے۔ پارلیمنٹ کا کام ٹیکس لگانا قانون پاس کرنا اور اگر انتظامِ حکومت میں کوئی خرابی ہو۔ تو اس کے انسداد کے لئے بادشاہ سے درخواست کرنا تھا۔ اور روپیہ کا خرچ کرنا اور قانون پر عمل کرانا مکمل طور پر بادشاہ کے ہاتھ میں تھا۔ بادشاہ حکومت کے انتظام کو چلانے کے لئے وزرا مقرر کرتا تھا۔ جو صرف بادشاہ کے سامنے جواب دہ ہوتے

تھے۔ پارلیمنٹ کا ان سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ٹیوڈر بادشاہوں میں بھی رعایا کی نبض پہچاننے کی قابلیت بہت زیادہ تھی۔ اور وہ وقت پر لوگوں کے مطالبات کے سامنے جھک بھی جاتے تھے۔

جیمز اول کا تخت انگلستان پر حق



(جیمز اول شاہ انگلستان)

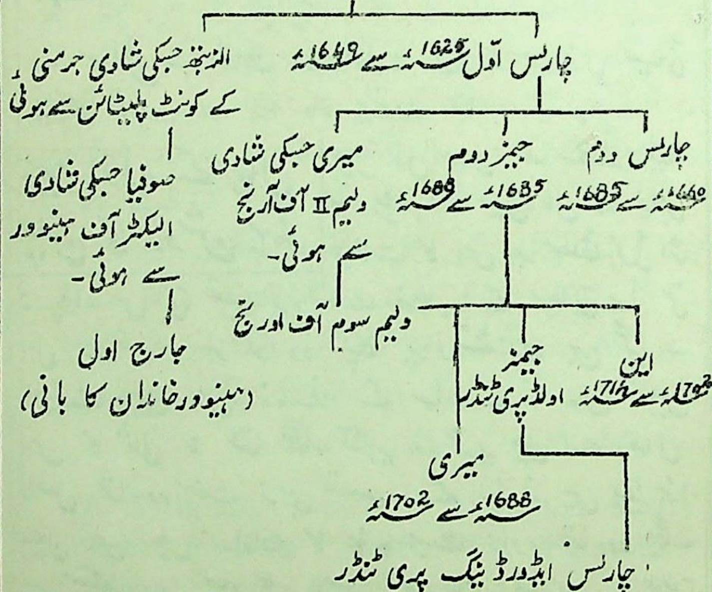
نوٹ:- جیمز اول کے تخت انگلستان پر بیٹھنے سے انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کا بادشاہ ایک ہو گیا۔ اور دونوں قوموں کی صدیوں کی دشمنی ختم ہو گئی۔ لیکن دونوں ممالک کی پارلیمنٹ۔ گورنمنٹ اور مذہب ۱۷۰۷ء تک علیحدہ ہی رہے۔

سٹوارٹ خاندان

(The Stuarts)

سنہ 1603ء سے سنہ 1714ء

جیمز اوّل سنہ 1603ء سے سنہ 1625ء تک



جیمز اوّل

۱۶۰۳ء سے ۱۶۲۵ء

Q. Discuss the statement "James was the wisest fool in Christendom". **Imp.**

سوال۔ واقعات سے ثابت کرو کہ جیمز اوّل عیسائی دنیا کا سب سے بڑا دانا بیوقوف تھا۔

جیمز اوّل کے چال چلن کا روشن پہلو

جیمز اوّل میری ملکہ سکاٹ لینڈ کا بیٹا تھا۔ لیکن ماں کے مذہبی خیالات کا اس پر مطلقاً کوئی اثر نہ پڑا۔ اس کی تعلیم پروٹسٹنٹ مذہب کے مطابق ہوئی تھی۔ اس لئے بڑا ہو کر وہ پکا پروٹسٹنٹ بن گیا۔ علمیّت میں اس زمانے کے سارے انگلستان میں اس کا ثانی نہ ملتا تھا۔ تقریر اور تحریر میں اسے کمال حاصل تھا۔ وہ سخت مذہبی تعصب کے زمانے میں پیدا ہوا۔ لیکن اس میں رواداری کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ وہ جنگ سے متنفر اور صلح کل پالیسی کا حامی تھا۔ اس کی قابلیت سے قائل ہو کر اس کے امراء اسے انگلستان کا سلیمان کہا کرتے تھے۔

تاریک پہلو

جیمز اول شکل و صورت کا بھدّا اور بے رعب انسان تھا۔ اس کی بہت زیادہ لمبی

ناک نے اس کو اور زیادہ بدصورت بنا دیا تھا۔
وہ پہلے درجہ کا خوشامد پسند تھا۔ اسے بے موقعہ اور بے محل بات کرنے کی عادت پڑ گئی تھی۔ اس کے علاوہ وہ سُست ۔ ضدی ۔ شیخی مارنے والا اور ڈرپوک تھا۔ تلوار کی شکل کو دیکھ کر کانپ اٹھتا تھا۔ بادشاہوں کے آسمانی حق کا سخت حامی اور ایک مطلق العنان بادشاہ کی طرح حکومت کرنے کا بڑا شائق تھا۔ عمر میں پختہ ہو جانے کے بعد انگلستان کے تخت پر بیٹھنے کے باعث ساری عمر انگریزوں کی عادات کو سمجھ نہ سکا۔ اسی لئے پارلیمنٹ سے ہمیشہ جھگڑتا ہی رہا۔ انتظام حکومت کا کام خوشامدی سکاٹس اور نا اہل انگریزوں کے حوالے کر دینے سے وہ بطور ایک بادشاہ کے بالکل ناکامیاب ثابت ہوا۔
شاہ فرانس اس کی علمیت اور حماقت کو مدّ نظر رکھ کر اُسے عقلمند بیوقوف کہا کرتا تھا۔ ہندوستان کا محمدؐ تغلق اور انگلستان کا جیمز اول اپنے خیالات لیاقت اور بیوقوفیوں کے باعث بہت کچھ ملتے جلتے تھے۔

Q. Write short notes on Hampton Court Conference, Gun Powder Plot, Plantation of Ulster, Pilgrim Fathers and Divine Right. (*P. U. 1933, 36*)

سوال ۔ ہمپٹن کورٹ کانفرنس ۔ گن پوڈر پلاٹ ۔ پلانٹیشن آف السٹر اور پلگرم فادرز اور آسمانی حق پہ مختصر نوٹ لکھو۔

ہمپٹن کورٹ کانفرنس ۱۶۰۴ء | جیمز کی پرورش سکاٹ لینڈ میں

پریسبائیٹیرین مذہب کے طریقے پر ہوئی تھی۔ اس لئے انگلینڈ کے پیوریٹن لوگوں کا خیال تھا۔ کہ وہ انگلینڈ میں انہیں مکمل مذہبی آزادی دے دیگا۔ اسی مطلب کے حصول کے لئے ایک لاکھ کے قریب پیوریٹن لوگوں نے دستخط کر کے ایک درخواست بھی بادشاہ کے حضور میں پیش کی۔ اس پر بادشاہ نے ۱۶۰۴ء میں ہمپٹن کورٹ کے مقام پر پیوریٹن مذہب اور چرچ آف انگلینڈ کے حامیوں کی ایک کانفرنس بلائی۔ بادشاہ نے اس کانفرنس میں بحث مباحثہ میں بہت زیادہ حصہ لیا۔ اور کہا کہ سکاٹ لینڈ کے پریسبائٹرز کے مذہب (یعنی پیوریٹن مذہب) اور بادشاہت میں وہی تعلق ہے جو شیطان اور خدا میں ہے"۔ بادشاہ نے بشپوں کی حمایت کی اور پیوریٹن لوگوں کو تنبیہ کی کہ اگر وہ چرچ آف انگلینڈ کو نہ مانیں گے تو جلا وطن کر دئے جائیں گے۔ چنانچہ بجائے کوئی سمجھوتہ ہونے کے اس کانفرنس سے اور زیادہ بد امنی اور بے چینی پیدا ہو گئی۔ صرف ایک اچھا نتیجہ نکلا اور وہ یہ کہ بائیبل کا مستند انگریزی ترجمہ کرا دیا گیا۔ انہی دنوں پیوریٹن لوگوں میں ایک تحریک Quaker Movement جاری ہو گئی۔ جس کا مدعا مساوات قائم کرنا تھا۔ وہ بادشاہ کے سامنے بھی جھکنا اور ٹوپی اتار کر سلام کرنا اپنے مذہبی عقائد کے خلاف سمجھتے تھے۔ اور اپنے آپ کو کامریڈ (Comrade) کہتے تھے۔ بادشاہ کے ایک مشیر کا لڑکا ولیم پن (William Penn) اس تحریک کے لیڈروں میں سے ایک تھا۔

گن پوڈر پلاٹ ۱۶۰۵ء

میری سٹوارٹ کے بیٹے جیمز اول سے انگلستان کے رومن کیتھالک لوگوں کو بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ اور اس نے ان لوگوں سے رواداری کا سلوک کرنے کی کوشش بھی کی۔ الزبتھ کے زمانے میں چرچ سے غیر حاضر رہنے کے باعث جو جرمانے ان لوگوں پر کئے گئے تھے۔ انہیں بادشاہ نے معاف کر دیا۔ اس رعایت سے رومن کیتھلک لوگوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور آئندہ سے انہوں نے چرچ میں جانا ہی بند کر دیا۔ اس پر بادشاہ نے سختی سے کام لیا۔ ان سختیوں سے تنگ آکر انہوں نے بادشاہ اور اس کی پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دینے کی تجویز کی۔ چنانچہ پارلیمنٹ کے ایوان کے تہ خانوں کو کرایہ پر لے کر وہاں بارود کے ڈبے رکھ دئے۔ اور گائی فاکس (Guy Fawkes) نامی ایک شخص کی ڈیوٹی مقرر کر دی کہ ۵ر نومبر ۱۶۰۵ء کو جبکہ بادشاہ پارلیمنٹ کے افتتاح کے لئے آوے۔ تو بارود کو آگ لگا کر تمام ایوان پارلیمنٹ کو اڑا دیا جاوے۔ لیکن یہ سازش ناکام رہی۔ سازشیوں میں سے ایک نے اپنے ایک رشتہ دار ممبر پارلیمنٹ کو ۵ر نومبر کو پارلیمنٹ سے غیر حاضر رہنے کی تاکید کی۔ اس نے یہ خط بادشاہ تک پہنچا دیا۔ چنانچہ تحقیقات ہوئی۔ اور گائی فاکس عین موقع پر پکڑا گیا۔ وہ اور اس کے کئی ساتھی پھانسی پر چڑھا دئے گئے۔ اور رومن کیتھلک لوگوں کے خلاف سختی میں اضافہ کر دیا گیا۔

السٹر کی نو آبادی
۱۶۱۰ء

۱۶۰۷ء میں آئر لینڈ کے رومن کیتھلک لوگوں کے ایک سردار ارل آف ٹائرون (Earl of Tyron) نے بغاوت کر دی۔ جیمز نے اس کو سختی سے دبا دیا اور السٹر کے رومن کیتھلک لوگوں کی زمینیں ضبط کر کے سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ کے امراء کو دے دیں۔ اور اس طرح سے ۱۶۱۰ء میں آئر لینڈ میں ایک پروٹسٹنٹ نو آبادی قائم کی۔ اس پلانٹیشن سے انگلینڈ کو یہ فائدہ ہوا۔ کہ آئندہ سے آئرش رومن کیتھلک لوگوں کی شورشیں وہاں کے ہی پروٹسٹنٹ لوگوں نے دبانی شروع کر دیں۔

پلگرم فادرز ۱۶۲۰ء

جب پیوریٹن اور کویکر لوگوں کو انگلینڈ میں مذہبی آزادی نہ ملی۔ تو ان میں سے ۱۲۰ کے قریب لوگوں نے انگلینڈ کو چھوڑ کر ہالینڈ میں رہائش اختیار کر لی اور اس کے بارہ سال بعد مے فلور (May Flower) نامی ایک جہاز میں بیٹھ کر ہالینڈ سے امریکہ چلے گئے۔ اور وہاں نیو انگلینڈ کی بستیوں کو بسایا۔ ان ۱۲۰ اشخاص کو پلگرم فادرز کہتے ہیں ؂

اس سے پہلے پیوریٹن لوگوں نے ۱۶۰۵ء میں برموڈاس ۱۶۰۷ء میں ورجینیا اور جیمز ٹون اور ولیم پن کے ساتھیوں نے پن سلوینیا (Pennsylvania) میں انگریز نو آبادیاں قائم کر لی تھیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں سورت اور کئی دیگر مقامات میں اپنی تجارتی کوٹھیاں

کھول لی تھیں۔

آسمانی حق جیمز اور دوسرے سٹوارٹ بادشاہوں کا خیال تھا۔ کہ انہیں بادشاہت خدا کی طرف سے ملی ہے اور وہ اپنے کاموں کے متعلق خدا ہی کے سامنے جواب دہ ہیں۔ کوئی دنیاوی طاقت اُن سے کسی قسم کی باز پُرس نہیں کر سکتی۔ اس مسئلہ کو بادشاہوں کا آسمانی حق کہتے ہیں۔

Q. Explain why the reign of James is called one long quarrel between the King and his Parliament. What were the principal causes of this quarrel ? *imp.*

سوال۔ واضح کرکے بیان کرو کہ جیمز اوّل کا عہدِ حکومت بادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان ایک طویل کشمکش تھی نیز اس جھگڑے کے اسباب بیان کرو۔

جیمز اوّل کی پارلیمنٹ جیمز اوّل کا پارلیمنٹ سے آغازِ حکومت ہی سے جھگڑا شروع ہو گیا۔ اور یہ جھگڑا کم و بیش 1688ء کے شاندار انقلاب تک جاری رہا۔ جیمز اوّل نے اپنے دورِ حکومت میں چار دفعہ پارلیمنٹ طلب کی اور ہر دفعہ پارلیمنٹ سے ان بن ہو جانے کے باعث اُسے برخاست کر دیا۔

پہلی پارلیمنٹ 1604ء سے 1611ء تک۔ اس پارلیمنٹ نے پیوریٹن لوگوں سے بہتر سلوک کرنے اور ناجائز ٹیکسوں کو منسوخ کرنے کے لئے بادشاہ

سے درخواست کی۔ لیکن بادشاہ نے نہ مانا۔ ان دنوں انگلستان میں شراب پر فی ٹن کے حساب اور دیگر اشیاء پر فی پونڈ کے حساب ٹیکس لگایا جاتا تھا۔ اور اُسے بالترتیب ٹننیج اور پونڈیج کہتے تھے۔ بادشاہ نے ان ٹیکسوں کو بڑھا دیا۔

لیکن پارلیمنٹ نے اس اضافہ کو نیو امپوزیشن (New Impositions) کا نام دے کر ناجائز قرار دے دیا۔ اس پر بادشاہ نے پارلیمنٹ کو برخاست کر دیا۔

دوسری پارلیمنٹ ۱۶۱۴ء۔ یہ پارلیمنٹ پہلی پارلیمنٹ سے بھی زیادہ مقابلہ پر ڈٹی رہی۔ اور آخر دو ماہ کے اندر ہی بادشاہ نے اسے برخاست کر دیا۔

تیسری پارلیمنٹ 1621ء سے 1622ء تک۔ روپے کی ضروریات نے جیمز کو تیسری پارلیمنٹ بلانے پر مجبور کیا۔ اس پارلیمنٹ نے جیمز کی خارجہ پالیسی پر بہت نکتہ چینی کی۔ پارلیمنٹ چاہتی تھی۔ کہ بادشاہ اپنے پروٹسٹنٹ داماد کی مدد کر کے جرمنی کی تیس سالہ جنگ میں حصّہ لے۔ لیکن بادشاہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر پارلیمنٹ نے روپیہ منظور کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ اس پر بادشاہ نے ٹھیکوں اور اجاروں (Monopolies) کے طریقے کو جاری کر کے روپیہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ پارلیمنٹ نے اس کی سخت مخالفت کی اور بادشاہ کو جھکنے پر مجبور کیا۔ نیز پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعے شاہی افسروں پر مقدمہ دائر کرنے کا حق اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

جیمز نے تخت نشین ہوتے ہی سپین سے دوستی کر لی تھی۔ اور اب اس نے اس دوستی کو مستحکم کرنے کے لئے سپین کی ایک شہزادی سے اپنے ولی عہد چارلس کی شادی کرنی چاہی۔ پارلیمنٹ نے اس شادی کی سخت مخالفت کی۔ بادشاہ یہ برداشت نہ کر سکا۔ اس پر پارلیمنٹ برخاست کر دی گئی ؛

چوتھی پارلیمنٹ 1624ء۔ سپین کی شہزادی کے چارلس سے شادی کرنے سے انکار پر جیمز نے سپین سے دوستی کے تعلقات منقطع کر لئے۔ اس پر پارلیمنٹ نے بادشاہ کو روپیہ کی منظوری دے دی۔ اور جرمنی کے پروٹسٹنٹ لوگوں کی حمایت کی درخواست کی۔ ابھی پارلیمنٹ کا اجلاس ہو ہی رہا تھا۔ کہ بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔

جیمز اوّل اور پارلیمنٹ میں جھگڑے کی وجوہات

(1) جیمز اوّل سکاٹ لینڈ سے آکر اس وقت انگلستان کا بادشاہ بنا۔ جبکہ وہ پختہ عمر کا ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ ساری عمر انگریزوں کے خیالات کو نہ سمجھ سکا۔

(2) جیمز نے پیوریٹن اور رومن کیتھولک دونوں کو اپنا مخالف بنا لیا تھا۔

(3) جیمز بادشاہوں کے ڈیوائن رائٹس میں اعتقاد رکھتا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر ٹیکس وصول کرے اور قانون نافذ کرے۔ پارلیمنٹ اس بات کو پسند نہ کرتی تھی۔

(4) انگریزوں میں اب کافی سیاسی بیداری پیدا ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ بادشاہ کو ٹیوڈر بادشاہوں کی طرح مطلق العنانی سے حکومت کرنے نہ دیتے تھے۔

(5) جیمز فضول خرچ تھا۔ اس لئے اُسے روپیہ کی ہر وقت ضرورت رہتی تھی۔ اس لئے اُس نے رعایا پر خلاف قانون ٹیکس لگائے۔ پارلیمنٹ ان ٹیکسوں کے سخت مخالف تھی

(6) پارلیمنٹ چارلس پرنس آف ویلز کی سپین کی شہزادی سے شادی کے خلاف تھی۔ مگر بادشاہ اس شادی پر بضد تھا۔

(7) پارلیمنٹ جرمنی کے پروٹسٹنٹوں کی مدد کرنا چاہتی تھی۔ لیکن بادشاہ مخالفت کرتا تھا۔

(8) جیمز کے مشیر اور وزیر کم عقل۔ ناتجربہ کار اور خوشامدی تھے۔ پارلیمنٹ ان کی موقوفی کا مطالبہ کرتی تھی۔ مگر بادشاہ انہیں ہٹانا نہیں چاہتا تھا۔

چارلس اوّل

1625ء سے 1649ء تک

Q. Give a brief account of Charles I's character, marriage, his religious and foreign policy.

سوال۔ چارلس اوّل کے چال چلن۔ اس کی شادی اس

کی مذہبی اور خارجہ پالیسی کو مختصر طور پر بیان کرو۔

چال چلن چارلس اوّل بڑا خوش شکل۔ بارعب۔ نیک سیرت اور مذہبی آدمی تھا۔ لیکن بڑا ضدی۔ وعدہ شکن اور ڈیوائن رائٹس کا پکا حامی تھا۔ اس وجہ سے وہ بھی اپنی پارلیمنٹ سے جھگڑتا ہی رہا۔ اور آخر قتل کر دیا گیا۔

شادی اور مذہبی پالیسی چارلس نے پہلے اپنے باپ کی زندگی میں سپین کی ایک شہزادی سے شادی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن شہزادی نے اس کو ناپسند کیا۔ اس پر اس نے فرانس کی شہزادی ہنریٹا میریا سے شادی کر لی۔ یہ شہزادی رومن کیتھلک مذہب کی حامی تھی۔ اور اس کا بادشاہ چارلس پر اتنا اثر تھا۔ کہ چارلس نے اپنی رومن کیتھلک رعایا پر سے بہت سی پابندیاں ہٹا دیں۔ اور کنٹربری کا آرچ بشپ ایک آرمینین پادری لاڈ (Laud) کو مقرر کیا۔ یہ بشپ وسطی زمانے کے چرچ کا حامی اور پیورٹن خیالات کا سخت دشمن تھا۔ لاڈ نے تمام گرجوں میں اعلان کر دیا۔ کہ ایتوار کے روز بھی تیر اندازی۔ شکار اور ناچ رنگ جائز ہیں۔ پیورٹن اس پر سخت ناراض ہو گئے۔ چونکہ ہوس آف کامنز میں پیورٹن لوگوں کی کثرت تھی۔ اس لئے انہوں نے بادشاہ کی اس مذہبی پالیسی پر بہت برا منایا۔

خارجہ پالیسی سپین کی شہزادی سے شادی کی

ناکامی کو چارلس ساری عمر نہ بھولا۔ جب وہ تخت نشین ہوا۔ تو انگلینڈ اور سپین برسر جنگ تھے۔ چارلس نے نہ صرف اس جنگ کو جاری ہی رکھا۔ بلکہ اپنے پروٹسٹنٹ بہنوئی کی مدد کرکے جرمنی کے پروٹسٹنٹوں اور فرانس کو سپین کے خلاف مدد دی۔ اُس کام کے لئے اسے روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے پارلیمنٹ سے روپیہ مانگا۔ لیکن پارلیمنٹ نے چند شرائط پیش کیں۔ جس پر بادشاہ اور پارلیمنٹ میں ان بن ہو گئی۔ باوجود اس ان بن کے بادشاہ نے اپنی غیر ملکی مہموں کو جاری رکھا۔ اور بکنگھم کو دو دفعہ فوج کے ساتھ سپین اور فرانس میں بھیجا۔ لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔

Q. Give an outline of the conflict between Charles I and his Parliaments. How did it end ? **Imp.** *(P. U. 1937)*

سوال۔ چارلس اول اور اس کی پارلیمنٹ میں جھگڑے کی کیا وجوہات تھیں اور بتاؤ۔ کہ اس جھگڑے کا انجام کیا اور کیسے ہوا؟

وجوہات مفصلہ ذیل وجوہات کے باعث بادشاہ اور پارلیمنٹ ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے۔

(۱) بادشاہ اپنی ملکہ ہنریٹا ہیریا کے زیر اثر ہونے کے باعث رومن کیتھلک لوگوں سے رعایت کرتا تھا۔ لیکن پارلیمنٹ کے اکثر ممبران پیوریٹن خیالات کے تھے۔ اور وہ بادشاہ کی ان مذہبی رعایتوں کو پسند نہ کرتے تھے۔

(2) پارلیمنٹ کو بادشاہ کے منظورِ نظر وزیر ڈیوک آف بکنگھم پر اعتماد نہ تھا۔ وہ اس پر مقدمہ چلانا چاہتی تھی۔ اور بادشاہ اس کی حمایت کرتا تھا۔

(3) چارلس بھی اپنے باپ جیمز I کی طرح آسمانی حق کے مسئلہ کا قائل تھا۔

(۴) بادشاہ کی خارجی پالیسی کی وجہ سے انگلستان غیر ممالک کی نظروں سے گر گیا۔

(5) پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر بادشاہ نے ٹینج۔ پونڈ ایج اور شپ منی وصول کرنے شروع کر دئے۔

(6) بادشاہ نے کئی دفعہ وعدہ کر کے اپنے اقرار کو توڑا۔

جھگڑے کا انجام پارلیمنٹ نے بادشاہ کے منظور نظر مشیروں کو پھانسی پر چڑھایا۔ کئی ناجائز ٹیکسوں کو ہٹایا اور کئی ناپسندیدہ قوانین کو منسوخ کیا۔ اور آخر کار بادشاہ کو پھانسی پر لٹکا کر ملک کے اندر جمہوری حکومت قائم کر دی۔

چارلس اور پارلیمنٹ چارلس نے اپنے عہد حکومت میں پانچ دفعہ پارلیمنٹ کو طلب کیا۔

پہلی پارلیمنٹ 1625ء۔ بادشاہ کو سپین سے لڑائی جاری رکھنے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے اُس نے پارلیمنٹ کو بلایا۔ پارلیمنٹ نے تھوڑی سی رقم منظور کی اور باقی کی رقم کو اس وقت منظور کرنے کا اقرار کیا۔ جبکہ بادشاہ بکنگھم کو وزارت سے ہٹا دے۔ بادشاہ نے غصے میں آ کر پارلیمنٹ کو برخاست کر دیا۔

دوسری پارلیمنٹ 1626ء - غیر ملکی لڑائیوں کے باعث روپیہ کی تنگی نے بادشاہ کو 1626ء میں پارلیمنٹ کو دوسری دفعہ طلب کرانے پر مجبور کیا۔ لیکن جب اس پارلیمنٹ نے بکنگھم پر مقدمہ چلانا چاہا۔ تو بادشاہ نے اسے برخاست کر دیا۔

اس وقت تک بادشاہ کی غیر ملکی مہمیں بالکل ناکام رہی تھیں۔ ڈنمارک کے پروٹسٹنٹ بادشاہ کو جرمنی کی رومن کیتھلک افواج نے 1626ء میں شکست دی۔ اور جرمنی اور ڈنمارک کے پروٹسٹنٹ لوگوں نے اس شکست کی ذمہ داری چارلس اوّل کے سر ڈالی۔ جس نے باوجود اقرار کے اُن لوگوں کی روپیہ اور آدمیوں سے مدد نہ کی۔ لیکن چارلس خود روپیہ کی تنگی کے باعث مجبور تھا۔

انہی ایام میں فرانس کے پروٹسٹنٹ لوگوں (ہاگونانٹس) نے رومن کیتھلک شاہ فرانس کے برخلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ چارلس نے ان پروٹسٹنٹوں کی مدد کرکے پچھلے دھبے کو دھونا چاہا۔ لیکن یہ محسوس کرکے کہ پارلیمنٹ اس کو اس مہم کے لئے بھی روپیہ دینے پر تیار نہ ہوگی۔ اس نے رعایا سے جبری قرضہ وصول کرنا شروع کر دیا۔ جن جن لوگوں نے اس قرضہ کا مقررہ حصّہ دینے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے ان کے دروازوں پر فوجی سپاہی کھڑے کر دئے۔ اور ان سپاہیوں کا خرچ اُن گھروں کے رہنے والوں سے وصول کرنا شروع کر دیا۔ نیز ان سپاہیوں کے خلاف مقدمات سننے کے لئے مارشل لا جاری کر دیا۔ تاکہ وہ

مقدمات معمولی عدالتوں میں نہ جا سکیں۔ لیکن ان کوششوں سے باوجود مجوزہ مہم کے لئے روپیہ جمع نہ ہو سکا۔ اس لئے بادشاہ نے 1628ء میں مجبوراً پارلیمنٹ کو طلب کیا۔

تیسری پارلیمنٹ 1628ء۔ اس پارلیمنٹ نے سر جان ایلیٹ اور سر طامس وینٹ ورتھ کی سرکردگی میں بادشاہ کو درخواستِ حقوق (Petition of Rights) پیش کی۔ جس میں مندرجہ ذیل چار مطالبات کی منظوری پر زور دیا گیا:-

(1) بادشاہ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگا سکتا اور نہ ہی وہ نذرانے اور جبری قرضے وصول کر سکتا ہے۔

(2) بادشاہ بغیر مقدمہ چلائے کسی آدمی کو جیل میں نہیں ڈال سکتا۔

(3) بادشاہ بری اور بحری سپاہیوں کو لوگوں کے گھروں پر نہیں بٹھا سکتا۔

(4) بادشاہ امن کے دنوں میں مارشل لا نہیں لگا سکتا۔

بادشاہ نے پہلے تو ان مطالبات کے تسلیم کرنے سے پس و پیش کیا۔ لیکن جب پارلیمنٹ نے بکنگھم پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دی تو بادشاہ نے مجبوراً درخواستِ حقوق پر دستخط کر دئے۔ اس پر پارلیمنٹ نے بادشاہ کے لئے ایک بڑی بھاری رقم منظور کر لی۔

چارلس نے اس روپیہ سے ایک فوج اور بحری بیڑہ تیار کر کے بکنگھم کی سرکردگی میں فرانس بھیجنے کا حکم دیا۔ لیکن

پورٹسمتھ کے مقام پر فلٹن نامی ایک شخص نے بکنگھم کو ذاتی دشمنی کی بنا پر قتل کر دیا۔

پہلی پارلیمنٹ نے ٹننج اور پونڈیج بادشاہ کے لئے ایک سال کے واسطے مقرر کئے تھے۔ لیکن بادشاہ نے ان ٹیکسوں کی وصولی اب بھی جاری رکھی۔ نیز بادشاہ نے آرمینین خیالات کے پادریوں کو سرکاری عہدے دینے شروع کر دئے تھے۔ یہاں تک کہ بشپ لاڈ کو کنٹربری کا آرچ بشپ بنا دیا گیا۔ پارلیمنٹ نے ان دونو امور کے متعلق زبردست اظہار ناراضگی کیا۔ اس پر بادشاہ نے پارلیمنٹ کو توڑنے کا حکم دے دیا۔ بادشاہ کے اس حکم کے پہنچنے سے پہلے ہی پارلیمنٹ نے ہوس آف کامنز کے دروازے بند کر دئے تھے۔ اور سر جان ایلیٹ نے پارلیمنٹ سے ایک ریزولیوشن پاس کرایا۔

اس کی رُو سے وہ تمام لوگ جو بلا منظوری پارلیمنٹ ٹننج اور پونڈیج ادا کریں۔ یا جو لوگ انگلستان کے مذہب میں نئی نئی باتیں جاری کریں یا آرمینین مذہب کو جاری کرنے کی کوشش کریں۔ ملک اور قوم کے دشمن قرار دئے گئے۔ اس ریزولیوشن کے پاس ہو جانے کے بعد پارلیمنٹ کے دروازے کھول دئے گئے۔ اور بادشاہ کے آدمی کو جو پارلیمنٹ کی برخاستگی کا حکم لایا تھا۔ اندر آنے دیا۔ اس پر پارلیمنٹ برخاست ہو گئی ؛

چارلس کی مطلق العنانی

۱۶۲۹ء سے ۱۶۴۰ء تک۔ چارلس نے پارلیمنٹ کی مدد کے بغیر

ملک پر حکومت کی۔ اس عرصہ میں سیاسی معاملات میں اس کا منشیر ونٹ ورتھ اور چرچ کے معاملات میں لاڈ تھا۔ ان دونو منشیروں نے بادشاہ کے خلاف ایک قسم کی مخالفت کو بڑی سختی اور طاقت سے کچل دیا۔ ٹنیج پونڈیج اور شپ منی کو پھر سے وصول کرنا شروع کر دیا۔ کورٹ آف سٹار چیمبر اور کورٹ آف ہائی کمیشن نے سینکڑوں اشخاص پر بڑے بڑے جرمانے کئے اور مختلف میعاد کی قید کی سزائیں دیں۔

سکاٹ لینڈ سے جنگ

ولیم لارڈ نے اپنے مذہب کو سکاٹ لینڈ میں بھی رائج کرنا چاہا۔ اس پر وہاں کے لوگوں نے ہتھیار اٹھا لئے۔ چارلس نے انگریزی افواج سے اس بغاوت کو دبانا چاہا۔ لیکن شکست کھائی اور عہدنامہ برِوک (Berwick) کے مطابق صلح کرکے آئندہ سے سکاٹ لینڈ کے مذہبی معاملے میں دخل نہ دینے کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے ونٹ ورتھ کو آئرلینڈ سے واپس بلا لیا اور ارل آف سٹرلفورڈ کا خطاب دے کر اسے اپنا منشیر خاص مقرر کیا۔ اور اس کی صلاح سے سکاٹ لینڈ کی مہم کے لئے روپیہ طلب کرنے کے واسطے پارلیمنٹ کو ایک دفعہ اور طلب کیا۔

چوتھی پارلیمنٹ ۱۶۴۰ء

اس پارلیمنٹ نے جان ہمپڈن کی سرکردگی میں کسی قسم کا ٹیکس دینے سے انکار کیا۔ تاوقتیکہ ان کی شکایات کو دور نہ

کیا جاوے۔ اس پر تین ہفتے کے بعد بادشاہ نے پارلیمنٹ کو برخاست کر دیا۔

سکاٹ لینڈ سے دوسری جنگ

روپیہ نہ ملنے کے باوجود چارلس نے سکاٹ لینڈ پر حملہ کرنے کے لئے ایک فوج اکٹھی کی۔ لیکن اب کی دفعہ سکاٹس نے پہل کرکے انگلینڈ کے شمالی علاقے پر حملہ کر دیا۔ اور بادشاہی افواج کو ۱۶۴۰ء میں نیو برن (New Burn) کے مقام پر شکست دی۔ اور جنوب کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ لاچار بادشاہ نے مصارفِ جنگ ادا کرنے اور سکاٹ لینڈ کے پریسبائیٹرین مذہب میں دخل نہ دینے کا اقرار کرکے سکاٹس سے صلح کر لی۔

پانچویں لانگ پارلیمنٹ

چارلس کے پاس سکاٹ لینڈ کو مصارفِ جنگ ادا کرنے کے لئے کوئی روپیہ نہ تھا۔ اس لئے اسے مجبور ہو کر پارلیمنٹ کو بلانا پڑا۔ یہ پارلیمنٹ تقریباً بیس سال تک رہی اور اس پارلیمنٹ نے مندرجہ ذیل اہم فیصلے کئے:۔

(۱) پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون ایکٹ آف اٹینڈر (Act of Attainder) پاس کرکے پہلے تو ونیٹ ورتھ (ارل آف سٹریفورڈ) کو ۱۶۴۱ء میں اور پھر بشپ لاڈ کو ۱۶۴۵ء میں پھانسی پر لٹکایا۔

(2) کورٹ آف سٹار چیمبر اور کورٹ آف ہائی کمیشن کو توڑ دیا۔

(3) شپ منی اور تمام دیگر ٹیکس جو بلا منظوری پارلیمنٹ لگائے

گئے تھے۔ ناجائز اور خلافِ قانون قرار دئے گئے۔

(4) پارلیمنٹ نے ایک سہ سالہ قانون Triennial Act پاس کیا۔ جس کی رُو سے تین سال میں کم از کم ایک بار پارلیمنٹ کا اجلاس بلانا لازمی قرار دیا گیا۔

(5) بادشاہ کی سختیوں کے خلاف دو سو سے زیادہ شکایات کو تحریر کر کے ایک شکایت نامہ بنام گرینڈری مانسٹرنس (Grand Remonstrance) تیار کر کے چارلس کے پیش کیا۔ بادشاہ کو اس شکایت نامہ کی تحریر پر ایسا غصّہ آیا۔ کہ اس نے پانچ سرکردہ لیڈران پارلیمنٹ کے گرفتار کرنے کے لئے فوج کے ایک دستہ کو بھیجا۔ لیکن ممبران پارلیمنٹ کو اس بات کی پہلے سے خبر ہو گئی۔ اور وہ پانچوں ممبران لنڈن میں جا کر چھپ رہے حالات اتنے نازک اور کشیدہ ہو گئے۔ کہ اب فیصلہ تلوار پر جا پڑا۔ بادشاہ اور پارلیمنٹ دونو نے اپنے اپنے حمایتیوں کو جمع کر کے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں ؛

گرینڈ ریمانسٹرنس کے ذریعے پارلیمنٹ نے بادشاہ سے درخواست کی۔ کہ آئندہ سے وزراء وہ اشخاص مقرر کئے جاویں۔ جنہیں پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل ہو نیز تمام مذہبی معاملات کا فیصلہ عالموں کی ایک مجلس کیا کرے اس کے علاوہ بادشاہ کے اختیارات کو بھی کم کرنے کی کوشش کی گئی ؛

Q. Describe the causes, chief events and results of the Puriton Rebellion (Civil War) during the reign of Charles I.

Imp. (*P. U. 1939*)

سوال - چارلس اوّل کے عہد حکومت کی خانہ جنگی کے مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو۔

وجوہات (۱) بادشاہ اور پارلیمنٹ میں بادشاہ کی مطلق العنانی کے باعث ان بن ٹھنی۔ چارلس نے رعایا سے ناجائز ٹیکس جبری قرضے اور نذرانے وصول کئے اور عدم ادائیگی کی صورت میں قید اور جرمانے کی سزا دی۔ اور کئی اور ناجائز اور خلاف قانون کارروائیاں کیں۔

(2) پارلیمنٹ کے اکثر ممبران کا مذہب پیورٹن تھا۔ اور بادشاہ چرچ آف انگلینڈ کا حامی تھا۔ اور اپنی رومن کیتھولک ملکہ کے زیر اثر ہونے کے باعث رومن کیتھلکوں کو خلاف قانون رعایات دیتا تھا۔

(3)۔ شاہی مشیران۔ ارل آف سٹریفورڈ۔ بکنگھم اور لاڈ نے لوگوں کو بہت تنگ کیا۔

(4) لانگ پارلیمنٹ نے ایک طویل شکایت نامہ پیش کیا۔ جسے Grand Remonstrance کہتے ہیں۔ یہ شکایت نامہ در اصل چارلس کے دورِ حکومت کا ایک کچا چٹھا تھا۔

بادشاہ کو اس پر بہت طیش آیا اور اس نے پانچ لیڈرانِ پارلیمنٹ کو گرفتار کرنا چاہا۔ وہ بھاگ کر لنڈن چلے گئے۔ اور لنڈن والوں نے ان کی حمایت میں ہتھیار

اکٹھا لئے۔

بادشاہ نے بھی اپنے مددگاروں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ ہؤس آف لارڈز کے تقریبًا تین چوتھائی اور ہوس آف کامنز کے ایک تہائی ممبران نے بادشاہ کا ساتھ دیا۔ یہ لوگ لمبے بال رکھتے تھے۔ اور عمومًا اچھے شاہسوار تھے۔ اس لئے انہیں کیویلیئرز (Cavaliers) کہتے ہیں۔ انگلینڈ کے جنوب مشرقی اضلاع اور لنڈن کے لوگوں نے جنہیں راؤنڈ ہیڈز (Round Heads) کہتے ہیں۔ پارلیمنٹ کی حمایت کی؂

واقعات یہ جنگ دو حصوں میں منقسم ہے:۔

پہلی سول وار۔ اس جنگ میں پارلیمنٹ کی افواج کا افسر اعلےٰ ارل آف ایسکس (Earl of Essex) تھا۔ اور بادشاہی رسالہ چارلس کے بھانجے پرنس روبرٹ کے ماتحت تھا۔ پہلی اہم جنگ ایج ہل (Edge Hill) کے مقام پر 1642ء میں ہوئی۔ جس میں شاہی افواج کو کامیابی ہوئی۔ اور بادشاہ نے لنڈن کی طرف پیش قدمی کر کے اوکسفورڈ کو اپنا ہیڈ کوارٹرز بنایا۔

اس کے بعد 1643ء میں دونوں افواج کے درمیان نیوبری (Newbury) کے مقام پر پھر لڑائی ہوئی۔ اس جگہ بھی پرنس روبرٹ نے پارلیمنٹری افواج کو شکست دی۔ اس پر پارلیمنٹ نے سکاٹ لینڈ سے مدد مانگی اور بادشاہ نے آئرش لوگوں سے مدد کے لئے اپیل کی۔ پارلیمنٹ نے سکاٹ لینڈ سے امداد کے عوض اقرار کیا۔ کہ کامیابی کی صورت میں انگلینڈ میں بھی پریسبائیٹرین طرز کا چرچ بنایا جاویگا۔

اس پر سکاٹ لینڈ نے روپیہ اور فوج سے پارلیمنٹ کی مدد کی۔ نیز اولیور کرامویل نے اپنے پُرجوش پیورٹن سپاہیوں کو جو آئرن سائڈز (Iron Sides) کہلاتے تھے ازسرنو ترتیب دی۔

۱۶۴۴ء میں مارسٹن موور (Marston Moor) کے مقام پر اولیور کرامویل نے اپنے آئرن سائڈز اور سکاٹس کی مدد سے بادشاہی افواج کو پہلی دفعہ شکست دی۔ اس کے بعد لڑائی کا بالنس بدل گیا۔ پارلیمنٹ نے سیلف ڈینائینگ ایکٹ (Self Denying Act) پاس کرکے فوجی انتظام کو درست کیا اور اپنی فوج کے رسالہ کو کرامویل اور پیادہ افواج کو فیر فیکس (Fair Fax) کے ماتحت کر دیا۔ ان دونوافسرل نے اپنی افواج کو نئے سرے سے منظم اور قواعد دان بنایا اور اس کا نام نیو ماڈل آرمی رکھا۔

اس فوج نے ۱۶۴۶ء میں نیزبی (Naseby) کے مقام پر شکست فاش دی۔ اس پر بادشاہ نے اپنے آپ کو سکاٹس کے حوالے کر دیا۔ اور انہوں نے اسے چار لاکھ پونڈ کے عوض پارلیمنٹ کے سپرد کر دیا۔

دوسری سول وار

جنگ نیزبی کے بعد پارلیمنٹ اور نیو ماڈل آرمی کے درمیان جھگڑا ہو پڑا۔ پارلیمنٹ ملک میں پریسبائٹیرین طرز کا مذہب رائج کرنا چاہتی تھی۔ اور فوج سوائے رومن کیتھلک لوگوں کے سب کو مکمل مذہبی آزادی دینے کے حق میں تھی۔ بادشاہ نے اس جھگڑے سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور اس نے سکاٹس سے وعدہ کیا۔ کہ اگر وہ اس کی مدد کریں

تو وہ انگلینڈ میں بھی پریسبا ئی ٹیرین مذہب جاری کر دے گا۔ چنانچہ سکاٹ لینڈ کی ایک فوج نے بادشاہ کی حمایت میں حملہ کر دیا۔ لیکن کرامویل نے پریسٹن (Preston) کے مقام پر ۱648ء میں اسے شکست دی۔

چارلس کا انجام

کرامویل چارلس کو سخت ترین سزا دینا چاہتا تھا۔ اس غرض کے لئے اس نے لانگ پارلیمنٹ کا ایک اجلاس بلایا۔ اور اپنے بھلنجے کرنیل پرائڈ (Pride) کو فوج کے ایک دستہ کیساتھ پارلیمنٹ کے دروازہ پر مقرر کر دیا۔ اور اُسے ہدایت کر دی کہ صرف ان ممبران کو ہوس کے اندر جانیکی اجازت دے۔ جن پر بادشاہ کی حمایت کا شبہ نہ ہو۔ چنانچہ اس نے صرف 53 ممبران کو اندر جانے دیا۔ پرائڈ کے اس فعل کو پرائڈز پرج (Pride's Purge) اور لانگ پارلیمنٹ کے اس پس ماندہ حصہ کو رمپ (Rump) کہتے ہیں۔ اس مختصر پارلیمنٹ نے ایک خاص عدالت مقرر کرکے بادشاہ پر مقدمہ چلانے کا حکم دیا۔ چارلس نے اس بنا پر صفائی پیش کرنے سے انکار کیا۔ کہ کسی عدالت کو قانوناً اپنے بادشاہ کے خلاف مقدمہ سننے کا اختیار حاصل نہیں۔ بادشاہ کی اس دلیل کو کسی نے نہ سنا۔ اور عدالت نے اُسے دشمنِ ملک قرار دے کر سزائے موت کا حکم دے دیا۔

نتیجہ۔ آخر ۳۰ جنوری 1649ء کو شاہی محل کے عین سامنے بادشاہ کا سر قلم کر دیا گیا۔ اور ملک کے اندر جمہوری حکومت قائم کر دی گئی۔

Q. Write short notes on :—

Duke of Buckingham, Ship Money, Earl of Strafford, William Laud and John Hampden. Imp.

سوال - ڈیوک آف بکنگھم - شپ منی - ارل آف سٹریفورڈ ولیم لاڈ اور جان ہمپڈن پر مختصر نوٹ لکھو۔

ڈیوک آف بکنگھم اصلی نام جارج ویلیرز تھا۔ وہ ان اولوالعزم سکاٹس میں سے ایک تھا جو جیمز اول کے دورِ حکومت میں انگلستان کے اعلےٰ عہدوں پر مقرر ہوئے۔ جیمز اوّل اور چارلس اوّل دونو اس کو دل سے پسند کرتے تھے۔ چارلس کی شہزادی سپین سے شادی کی تجویز نے اس کو لوگوں کی نظر سے گرا دیا۔ چارلس اول کے زمانے میں ملک کا تقریباً سارا انتظام اس ڈیوک کے ہاتھ میں تھا۔ چونکہ وہ اتنا قابل آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اس کی پالیسی ملک کے لئے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوئی۔ بادشاہ اور پارلیمنٹ میں جھگڑے کا ایک بڑا باعث بکنگھم ہی تھا۔ 1628ء میں ایک فوجی کپتان فیلٹن نے ذاتی عناد کی بناء پر اسے قتل کر دیا۔

ارل آف سٹریفورڈ اس کا اصلی نام ٹامس وینٹ ورتھ تھا۔ چارلس کی دوسری اور تیسری پارلیمنٹ میں اس نے بکنگھم کی برطرفی کے مطالبہ اور بادشاہ سے درخواستِ حقوق پر دستخط کرانے میں نمایاں حصّہ لیا۔ لیکن بکنگھم کے قتل کے بعد وہ بادشاہ کا طرفدار ہو گیا - اور

بادشاہ نے اسے آئرلینڈ کا ڈپٹی مقرر کر دیا ۔ وہاں وینٹ ورتھ نے نہایت زبردست ہاتھ کے ساتھ چھ سال تک حکومت کی۔ اور تمام مخالفت کو بڑی سختی سے دبا دیا۔ اس کی اس پالیسی کو مکمل یا Thorough کی پالیسی کہتے ہیں۔اس سخت گیری نے اس کو سخت بدنام کر دیا۔ سکاٹ لینڈ سے پہلی جنگ کے خاتمہ پر بادشاہ نے اسے آئرلینڈ سے بلا کر اپنے اعتماد میں لے کر ارل آف سٹریفورڈ کا خطاب دیا۔ اور اقرار کیا۔ کہ کوئی شخص اس کا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔ لیکن جب روپے کی ضروریات سے تنگ آ کر چارلس نے لانگ پارلیمنٹ بلائی اور اس پارلیمنٹ نے ایک خاص ایکٹ کے ذریعے اس پر مقدمہ چلا کر اُسے سزائے موت کا حکم دیا۔ تو بادشاہ نے اُسے بچانے کی ذرا بھر بھی پروا نہ کی۔ سٹریفورڈ کو اس بات سے سخت صدمہ پہنچا۔ اور مرنے سے پہلے کہا۔ "بادشاہوں کے قول پر مطلقاً یقین نہ کرو"۔

ولیم لاڈ چارلس کے زمانے میں آرچ بشپ آف کنٹربری اور ملک کے مذہبی معاملات کا انچارج تھا۔اس نے مذہب میں رومن کیتھلک رسومات شامل کر کے پیوریٹن لوگوں کو سخت ناراض کر دیا۔ اس نے چرچ آف انگلینڈ میں شان و شوکت کو داخل کیا۔ اور ترمیم کردہ پریئر بک (Prayer Book) کو رائج کیا۔ جن جن لوگوں نے مخالفت کی ۔ لاڈ نے انہیں مکمل طور پر کچل دیا۔ اُس نے سکاٹ لینڈ میں بھی ان اصلاحات کو جاری کرنا چاہا۔ جس پر وہاں بغاوت ہو

گئی - اور باغیوں نے چارلس کو دو دفعہ شکست دی - آخر کار لانگ پارلیمینٹ نے 1645ء میں اسے سزائے موت دی۔

جان ہمپڈن جان ہمپڈن بکنگھم شائر کا ایک امیر لینڈ لارڈ تھا۔ جس نے پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر شپ منی کو ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور اسے قید کر دیا گیا۔ جیل سے واپسی پر عوام نے اسے پارلیمنٹ کا ممبر چن لیا۔ بڑا نڈر اور آزاد خیال شخص تھا۔ بادشاہ نے جن پانچ سرکردہ ممبرانِ پارلیمنٹ کو گرفتار کرنا چاہا تھا۔ ان میں سے ایک یہی جان ہمپڈن تھا۔ وہ سول وار میں پارلیمنٹ کی طرف سے لڑتا ہوا مارا گیا۔

شپ منی (Ship Money) چارلس اوّل نے اپنی مطلق العنان حکومت کے دنوں میں کئی ناجائز طریقوں اور بہانوں سے لوگوں سے روپیہ وصول کرنے کی کوشش کی - ان میں سے ایک شپ منی تھا۔ الفریڈ کے زمانے میں ڈینز (Danes) کے حملوں سے بچنے کے لئے بادشاہ نے ساحلی علاقہ کے لوگوں کی حفاظت کے لئے جنگی بیڑہ بنایا اور اس بیڑے کے خرچ کے واسطے سمندر کے کنارے پہ واقع دیہات اور شہروں سے ایک قسم کا ٹیکس وصول کیا۔ جسے شپ منی کہتے تھے۔ بادشاہ چارلس اول نے اس ٹیکس کو اندرون ملک کے لوگوں سے بھی وصول کرنا شروع کر دیا۔ آخر لانگ پارلیمنٹ نے اس ٹیکس کی وصولی قطعاً بند کر دی۔

کامن ویلتھ

(Commonwealth)

۱۶۴۹ء سے ۱۶۶۰ء تک

Q. Write a short note on the British Commonwealth and its administration under Cromwell.

سوال۔ برٹش کامن ویلتھ کا مختصر حال اور کرامویل کے انتظام حکومت پر ایک نوٹ لکھو۔

جمہوری حکومت چارلس اول کے قتل کے بعد انگلستان میں جمہوری حکومت قائم کی گئی جو گیارہ سال تک قائم رہی۔ ہوس آف لارڈز کو بھی اڑا دیا گیا۔ صرف ہوس آف کامنز رہ گیا۔ اور وہ بھی رمپ پارلیمنٹ کی شکل میں۔

اس کامن ویلتھ یا جمہوری حکومت کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(۱) رمپ پارلیمنٹ کی حکومت ۱۶۴۹ء سے ۱۶۵۳ء تک
(۲) اولیور کرامویل کی حکومت ۱۶۵۳ء سے ۱۶۵۸ء تک
(۳) رچرڈ کرامویل کی حکومت ۱۶۵۸ء سے ۱۶۶۰ء تک

رمپ پارلیمنٹ کی حکومت اس پارلیمنٹ نے قانون سازی کے اختیارات اپنے پاس رکھے اور حکومت کا کام اہم ممبران کی ایک کونسل آف سٹیٹ کے سپرد کیا۔

جس کا صدر بریڈشا تھا۔ اور اس کا سیکرٹری انگلستان کا مشہور شاعر ملٹن بنایا گیا۔ فوج کا انتظام اولیور کرامویل اور لارڈ فیرفیکس کے سپرد ہؤا۔ رمپ پارلیمنٹ کے زمانے میں مندرجہ ذیل مشہور واقعات ہوئے :۔

(1) آئرلینڈ کی فتح

آئرلینڈ کے لوگ رومن کیتھلک تھے۔ انہوں نے چارلس اوّل کے قتل پر بہت بُرا منایا اور اس کے بیٹے چارلس دوم کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ اس پر اولیور کرامویل نے 1649ء میں ڈروہیڈا (Drogheda) کے مقام پر آئرش لوگوں کو شکست دی اور ہزارہا آدمیوں کو قتل کر دیا گیا۔ اور کیتھلک لوگوں کی زمینیں ضبط کر کے پروٹسٹنٹ لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

(2) سکاٹ لینڈ کی فتح

سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے بھی چارلس دوم کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا تھا۔ اس پر آئرلینڈ سے فارغ ہو کر کرامویل نے سکاٹش افواج کو ڈنبار (Dunbar) کے مقام پر 1650ء میں شکست دی۔ اس کے ایک سال بعد چارلس دوم نے انگلینڈ پر حملہ کیا۔ اس پر کرامویل نے اس کو ورسسٹر (Worcester) کے مقام پر شکست فاش دے کر سکاٹ لینڈ پر قبضہ کر لیا۔ اور چارلس بھاگ کر فرانس چلا گیا۔

(3) ہالینڈ سے جنگ

خانہ جنگی کے دوران میں انگریزی تجارت کو بہت صدمہ پہنچا۔ اور ہالینڈ نے یورپ کی تمام بحری تجارت پر قبضہ کر لیا۔ رمپ پارلیمنٹ نے اس تجارت میں حصّہ لینے کی خاطر نیوی گیشن ایکٹ (Navigation Act)

پاس کیا۔ جس کی رُو سے انگلستان کی بندرگاہوں میں مال تجارت صرف انگلستان کے جہازوں یا اس ملک کے جہازوں میں جہاں کا وہ مال ہو۔ لایا جا سکتا تھا۔ ہالینڈ نے اس ایکٹ کے برخلاف آواز اٹھائی۔ اور آخر جنگ تک نوبت پہنچی اور کئی جگہ بحری لڑائیاں ہوئیں۔ شروع میں ہالینڈ نے کئی مقامات پر فتح پائی۔ لیکن آخرکار انگریزی امیرالبحر رابرٹ بلیک نے ہالینڈ کے بیڑے کو پورٹ لینڈ کے مقام پر زبردست شکست دی۔ 1653ء میں ہالینڈ نے نیوی گیشن ایکٹ کو تسلیم کر کے صلح کر لی۔

رمپ کا خاتمہ

اس پارلیمنٹ کے اکثر ممبران بد دیانت اور بے انصاف تھے۔ وہ اپنے رشتہ داروں اور لواحقین کی خاص رعایت کرتے تھے۔ اس پر کرامویل نے انہیں مستعفی ہونے کو کہا۔ ان کے انکار پر فوج کے ایک دستہ نے انہیں زبردستی ہوس آف کامنز سے نکال دیا۔

اس کے بعد کرامویل نے ایک نئی پارلیمنٹ بلائی جس کو اس کے ممبر بیربونز کے نام پر (Barebone's Parliament) کہتے ہیں۔ لیکن یہ پارلیمنٹ بھی کامیاب نہ ہو سکی۔ اور اسے جلدی ہی توڑ دیا گیا۔

کرامویل لارڈ پروٹیکٹر

اس کے بعد فوج نے حکومت کا کام چلانے کے لئے ایک سکیم تیار کی۔ جو انسٹرومنٹ آف گورنمنٹ (Instrument of Government) کے نام سے مشہور ہے۔

جس کی رو سے کرامویل کو ساری عمر کے لئے لارڈ پروٹیکٹر

(Lord Protector) بنا دیا۔ اور امور سلطنت کے سر انجام دینے کے لئے ایک کونسل آف سٹیٹ بنائی گئی۔ کرامویل پانچ سال تک پروٹیکٹر رہا اور اس عرصہ میں اس نے حکومت کا کام نہایت قابلیت۔ منصف مزاجی اور خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔ نیز اسکی خارجی پالیسی نے انگلینڈ کے وقار کو غیر ممالک کی نظروں میں بہت اونچا کر دیا ۔

داخلی پالیسی کرامویل نے لارڈ پروٹیکٹر بن کر انگلینڈ۔ سکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ کو متحد کرکے ان کی ایک متحدہ پارلیمنٹ بلائی۔ اس پارلیمنٹ کے چار صد کے قریب ممبران تھے۔ اور ان میں سے ایک بھی رومن کیتھلک یا بادشاہ کا حامی نہیں تھا۔ اس پارلیمنٹ سے بھی کرامویل کی ان بن ہو گئی۔ اس پر اسے توڑ دیا گیا۔ اور ملک پر فوجی افسروں کے ذریعے حکومت کرنی شروع کر دی۔ ملک کو دس حصّوں میں تقسیم کرکے ہر ایک حصّے کا افسر اعلےٰ ایک فوجی افسر میجر جنرل مقرر ہوا۔ کرامویل کی اس مطلق العنانہ حکومت کے دوران میں ناچ رنگ۔ عیش و عشرت کے کام اور تھیٹرز وغیرہ میں جانے کی قطعی ممانعت دی۔ ملک کا مذہب پروٹسٹنٹ مقرر کیا گیا۔ اور سوائے رومن کیتھلک لوگوں کے ہر ایک قسم کے لوگوں کو اپنے اپنے اعتقاد کے مطابق عبادت کی اجازت دے دی گئی۔ حتیٰ کہ یہودیوں کو بھی انگلینڈ میں بسنے کی اجازت مل گئی۔ کرامویل نے ملک پر اپنے طریق پر حکومت کرنے کی کوشش کی۔ اور جب ہوس آف کامنز نے کسی امر میں اس سے اختلاف کیا۔ تو اس نے اس ہوس کو سختی سے برخاست ہونے

کا حکم دے دیا۔ کرامویل اپنی پارلیمینٹ سے اس سختی سے پیش آتا تھا۔ کہ چارلس اوّل نے بھی اتنی سختی کرنے کی کبھی جرأت نہ کی تھی۔ انہی وجوہات پر کرامویل کو جولیس سیزر اور نپولین بونا پارٹ کی طرح کا فوجی مطلق العنان حاکم (Military Despot) کہا جاتا ہے۔

کرامویل کی خارجی پالیسی

ماسوائے کرامویل کے انگلینڈ کے سترھویں صدی کے کسی حکمران کے پاس مستقل فوج نہ تھی۔ اس لئے سٹوارٹ بادشاہ یورپ کے دوسرے ممالک کی نظروں میں اونچا درجہ حاصل نہ کر سکے۔ کرامویل کے پاس ایک زبردست فوج اور ایک طاقتور جنگی بیڑہ تھا۔ جس کو اس نے یورپین جنگوں میں استعمال کر کے انگلینڈ کے وقار کو بڑھا دیا۔ کرامویل چاہتا تھا۔ کہ یورپ کی تمام پروٹسٹنٹ سلطنتوں کو ایک لڑی میں پرو کر خود اُن کا لیڈر بن جاوے اسی لئے اس نے ہالینڈ سے صلح کر لی۔ لیکن اس میں اسے کامیابی نہ ہوئی۔ کیونکہ مذہب کے علاوہ کئی اور امور ایسے تھے۔ جو پروٹسٹنٹ حکومتوں کو ایک دوسرے سے ملنے نہ دیتے تھے۔ فرانس اور سپین دونو رومن کیتھلک حکومتیں تھیں۔ اور وہی یورپ میں سب سے زیادہ طاقتور تھیں۔ ان کے باہمی حسد کے باعث فرانس نے جرمنی کے پروٹسٹنٹوں کو مدد دے کر سپین سے چھٹکارا کرایا تھا۔ کرامویل نے بھی اب فرانس سے اتحاد کر کے سپین سے جنگ چھیڑ دی۔ انگریز ایڈمرل بلیک (Blake) نے سینٹا کروز (Santa Cruz) کے مقام پر سپین کے بیڑے کو ۱۶۵۷ء (1657) میں

تباہ کر دیا۔ ایک اور انگریزی بیڑے نے سپین سے جزیرہ جمیکا چھین لیا۔

انگریزی افواج نے فرانس کے لوئیس چہار دہم کی مدد کی اور فلینڈرز میں سپین کو شکست دے کر صلح پر مجبور کیا۔

اس کے علاوہ کرامویل نے ڈنمارک سویڈن پرتگال وغیرہ ممالک سے تجارتی عہدنامے کئے۔

پارلیمنٹ کی عاجزانہ درخواست

کرامویل کی غیر ملکی پالیسی نے اسے پارلیمنٹ کو ایک دفعہ اور بلانے پر مجبور کیا۔ چنانچہ 1657ء میں اس نے ایک پارلیمنٹ بلائی اور حسب معمول اس میں کوئی ایسا ممبر منتخب نہ ہونے دیا۔ جو شاہ پرست۔ رومن کیتھلک یا اس کے خیالات کا مخالف ہو۔

اس پارلیمنٹ نے انگلستان سے فوجی حکومت ہٹا لینے کے لئے کرامویل کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنی عاجزانہ درخواست (Humble Petition and Advice) پیش کرکے التجا کی۔ کہ:۔

(۱) کرامویل بادشاہ بن جاوے (2) اپنا جانشین مقرر کرے (3) ہوس آف کامنز کے علاوہ ہوس آف لارڈز بھی قائم کرے۔

کرامویل نے پہلی درخواست کو نامنظور اور دوسری دو کو منظور کر لیا۔ اور اپنے لڑکے رچرڈ کرامویل کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ اس کے تھوڑا عرصہ بعد کرامویل نے 3۔ ستمبر 1658ء میں وفات پائی۔

اولیور کرامویل کے حالات زندگی و خصائل

اولیور کرامویل ہنٹنگڈن شائر

(Huntingdonshire) میں ۱۵۹۹ء میں اسی گھرانے میں پیدا ہؤا۔ جس نے ہنری ہنٹنگ کو ٹامس کرامویل جیسا عقلمند اور بیدار مغز وزیر دیا تھا۔ کیمرج اور لنڈن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ چارلس اوّل کی تیسری پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہؤا۔ بعد میں وہ کافی عرصہ تک لانگ پارلیمنٹ کا بھی ممبر رہا مذہبی خیالات کے لحاظ سے وہ ایک پکا پیورٹن اور عیش و عشرت سے سخت متنفر تھا۔ سول وار کے دوران میں اس نے فوجی اصلاح کرکے پارلیمنٹ کی افواج کو منتظم اور قواعد دان بنا دیا۔ در اصل پارلیمنٹ کو چارلس اول پر فتح اسی کے زورِ بازو اور قابلیت سے حاصل ہوئی تھی۔ اُس نے پروٹسٹنٹ خیالات کے تمام فرقوں کو مکمل مذہبی آزادی دی۔ اور انگلینڈ سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کو ایک متحدہ پارلیمنٹ کے ماتحت کرنا چاہا۔ وہ انگلستان کو دنیا کی نظر میں بڑھانے اور اس کی فوجی قوت کا سکہ یورپین ممالک کے لوگوں کے دلوں پر بٹھانے کا بہت خواہاں تھا۔ اس نے پانچ سال تک نہایت رعب اور جبر سے حکومت کرکے ۱۶۵۸ء میں وفات پائی ؂

رچرڈ کرامویل اولیور کرامویل کی وفات پر اس کا بیٹا رچرڈ کرامویل لارڈ پروٹیکٹر بنا۔ لیکن وہ اپنے باپ کی طرح بہادر اور منتظم نہ تھا۔ اور نہ ہی وہ فوج کو قابو میں رکھ سکا۔ ملک میں ہر طرف بد امنی پھیلنی شروع ہو گئی ؂

جمہوریت کی ناکامی کے وجوہات (۱) انگریز کرامویل

کی مطلق العنان فوجی حکومت سے تنگ آ گئے۔

(2) ڈکٹیٹر شپ کی نسبت وہ بادشاہت کی بحالی کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

(3) کرامویل کے زمانے کی پارلیمنٹیں لوگوں کی نمائندہ جماعتیں نہ تھیں۔

(4) کرامویل نے رومن کیتھلک لوگوں کو بیزار کر دیا تھا۔ ملک میں ابھی ان کی تعداد کافی تھی۔

(5) کرامویل کا بیٹا رچرڈ کرامویل حکومت کے نا اہل تھا۔

(6) تمام لوگ چارلس کو شہید کہتے تھے۔ اور اس کے تخت پر اس کے بیٹے کو بٹھانے کے خواہاں تھے۔

(7) سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ دل سے شاہ پرست تھے۔

Q. What do you understand by Restoration? What were its causes and results?
Imp. (*P. U. 1925, 30*)

سوال۔ ریسٹوریشن سے کیا مراد ہے؟ اس کے اسباب و نتائج بیان کرو۔

ریسٹوریشن

ریسٹوریشن (Restoration) سے مراد چارلس دوم کا ۱۶۶۰ء میں تخت انگلستان پر بیٹھ کر بادشاہت ہوس آف لارڈز اور پرانے قوانین و رواج کو انگلینڈ میں دوبارہ رائج کرنا ہے۔

بحالی کے اسباب

اولیور کرامویل کی وفات پر اس کا بیٹا رچرڈ کرامویل حکومت کے نا اہل تھا۔ جب اس نے ملک میں بد امنی اور فساد کو بڑھتے دیکھا۔ تو وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو گیا۔ اس پر حکومت پھر فوجی افسروں کے ہاتھ میں

آ گئی۔ انہوں نے رمپ پارلیمنٹ کو پھر سے ملک کا انتظام کرنے کے لئے بلایا۔ لیکن ممبران پارلیمنٹ اور فوج میں جلدی ہی بگڑ گئی۔ اور ملک میں خانہ جنگی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اس پر سکاٹ لینڈ سے جنرل منک (Monk) نے ایک فوجی دستہ کے ساتھ لنڈن کی طرف کوچ کیا۔ یہاں لارڈ فیرفیکس کی پیادہ افواج کے افسران اس سے مل گئے۔ آخر ان افسران نے ایک پارلیمنٹ بلائی جسے کنونیشن پارلیمنٹ Convention Parliament کہتے ہیں۔ اس پارلیمنٹ نے شہزادہ چارلس کو جو ان دنوں ہالینڈ کے ایک شہر بریڈا (Breda) میں مقیم تھا۔ مدعو کیا۔ چارلس نے وہاں ہی اعلانِ بریڈا Declaration of Breda شائع کیا جس کی رو سے اس نے اقرار کیا کہ وہ بادشاہ بننے کی صورت میں:-

(۱) تمام سیاسی مخالفین کو سوائے چند اشخاص کے جنہیں پارلیمنٹ مستثنیٰ قرار دے۔ معافی دے دیگا۔

(۲) تمام لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

(۳) جنرل منک کی افواج کو ان کی بقایا تنخواہ ادا کر دی جاویگی۔

کنونیشن پارلیمنٹ نے شہزادہ کے اس اعلان پر اظہار خوشی کر کے اسے انگلستان بلا کر پھر سے اپنا بادشاہ بنا لیا۔

نتائج

(۱) جمہوریت کا خاتمہ ہو گیا اور بادشاہت بحال ہو گئی۔

(۲) نیو ماڈل آرمی کو توڑ کر اس کے چند دستوں کو بطور مستقل فوج کے رکھ لیا گیا۔

(۳) پیورٹن مذہب کی جگہ چند ترامیم کے ساتھ چرچ آف انگلینڈ کو پھر سے جاری کیا گیا۔

(۴) سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی پارلیمنٹوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔

(6) اولیور کرامویل اور دو ججّوں کی لاشوں کو قبر سے نکال کر پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔

(7) ان لوگوں میں سے 13 کو جنہوں نے چارلس اول کو قتل کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ پھانسی کی سزا دی گئی۔ اور کئی دیگر آدمیوں کو قید کر دیا گیا۔

چارلس دوم

1660ء سے 1685ء تک

Q. Give a brief description of Charles II as a man as well as a king.

سوال۔ چارلس دوم کی عام خصائل بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ اس کا رویہ بطور ایک انسان اور ایک بادشاہ کے کیسا تھا؟

چارلس دوم کے خصائل بطور ایک انسان کے چارلس نے بارہ سال انگلستان سے باہر جلا وطنی کی حالت میں کاٹے۔ اور یورپ کے مختلف ملکوں کی خاک چھانی۔ نیز اس نے اپنے باپ کے منحوس دنوں کو بھی دیکھا تھا۔ اس لئے جب وہ انگلستان کا بادشاہ بنا۔ تو بُرے دِنوں کی یاد اس کے دل سے کبھی محو نہ ہوئی۔ اسی لئے اُس نے پارلیمنٹ سے لڑنے

کی خواہش کبھی بھی نہ کی۔ سٹوارٹ بادشاہوں کی سی ضد اور ہٹ دھرمی اس میں نہ رہی تھی۔ چونکہ اپنی عمر کا کافی حِصّہ اس نے دربارِ فرانس میں کاٹا تھا۔ اس لیئے فرانسیسی رومن کیتھولک مذہب کا اس پر کافی اثر ہو گیا تھا۔ وہ سٹوارٹ خاندان سے تھا۔ اِس لیئے باپ دادا کے آسمانی حق (Divine Right) میں بھی اس کو پورا اعتقاد تھا۔ مذہبی اور آبائی اعتقاد کے جذبوں کو اس نے نہایت دانائی سے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا۔ اس کے علاوہ اس نے فرانس کے امرا سے عیاشی اور بدمستی بھی سیکھی۔ اور انگلستان آتے ہی وہ رنگ رلیوں میں غرق ہو گیا۔ قمار بازی۔ شراب نوشی اور بدچلنی میں وقت گزارنا اس کا شیوہ بن گیا۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا۔ کہ دنیا میں ہر ایک شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اپنی اپنی قیمت ہے۔ ان خیالات کی وجہ سے وہ ہندوستان کے مغل بادشاہ محمد شاہ سے ملتا تھا۔ اور لوگ اُسے رنگیلا بادشاہ (Merry King) کہا کرتے تھے۔ وہ اپنے مطلب کی خاطر دوست دشمن کسی کو بھی قربان کرنے کی پروا نہ کرتا تھا۔ اور نہ کوئی اس کا اپنا اصول تھا۔ یہ نہ کسی کا سچا دوست تھا اور نہ کسی کا پکّا دشمن۔ اس نے نہ کبھی کوئی دانائی کی بات کی اور نہ کبھی کوئی بے وقوفی کا کام کِیا +

چارلس بطور ایک بادشاہ کے

فرانس میں اس کے قیام نے چارلس کو

ڈپلومیسی میں ماہر کر دیا تھا۔ وہ بادشاہت کو خدا کا عطیہ سمجھتا تھا۔ لیکن اپنے اس عقیدہ کی ڈینگ مار کر اپنے درباریوں اور ممبرانِ پارلیمنٹ کو کبھی بھی رنجیدہ ہونے کا موقع نہ دیتا تھا۔ ضرورت کے وقت اپنے دِلی منشا کو چھپانا۔ حالات کے مطابق جھک جانا اس کو اچھی طرح سے آتا تھا۔ آخری سالوں میں اس نے نہایت تدبّر اور کمال دانشمندی سے پارلیمنٹ کی دونو پارٹیوں کو قابو میں رکھا۔ اور ان کو ایک دوسرے کے مدِّ مقابل کھڑا کر کے اپنی مطلق العنانی میں اضافہ کیا۔ اور وِگ پارٹی کی طاقت کا خاتمہ کر دیا۔ غرضیکہ چارلس سٹوارٹ بادشاہوں میں سے سب سے قابل اور سیانا تھا۔ تخت نشینی کے بعد اس نے ہمیشہ اپنے دو مقاصد کو اپنے سامنے رکھا۔

(۱) وہ ایک مطلق العنان بادشاہ کے طور پر حکومت کرنا چاہتا تھا۔

(۲) وہ خود رومن کیتھلک مذہب کا حامی تھا۔ اور اسی مذہب کو انگلستان میں رائج کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ اس دوسرے مقصد میں وہ مکمل طور پر کامیاب نہ ہو سکا۔ تاہم اپنی نرم اور ہر دلعزیز پالیسی سے اس نے رومن کیتھلک لوگوں کو بہت سی رعایات دیں اور پیورٹن لوگوں پر بہت سی پابندیاں عاید کر دیں۔

Q. Write short notes on :—

Clarendon and his Code, Plague and London Fire.

سوال :- کلیرنڈن اور اس کے کوڈ - پلیگ اور لنڈن کی آتشزدگی پر مختصر نوٹ لکھو :-

کلیرنڈن اور اُس کا کوڈ

(Edward ایڈورڈ ہائیڈ Hyde) لانگ پارلیمنٹ کا ایک ممبر تھا - جب بادشاہ کے سامنے گرینڈری مانسٹرنس پیش کرنے پر پارلیمنٹ کے ممبران کی دو پارٹیاں ہو گئیں - تو ایڈورڈ ہائیڈ شاہ پرست پارٹی میں شامل ہو گیا - چارلس اول کے قتل کر دئے جانے پر وہ شہزادہ چارلس کے ساتھ فرانس کی طرف بھاگ گیا - اور شہزادہ کی جلاوطنی کے زمانے میں اس کا مشیر اور اتالیق بنا رہا ؛

چارلس دوم نے تخت پر بیٹھ کر اسے ارل آف کلیرنڈن (Earl of Clarendon) کا خطاب دے کر اپنا چانسلر بنا لیا - اور 1660ء سے 1667ء تک قلمدانِ وزارت اسی کے سپرد رہا - کلیرنڈن پرانے چرچ کا حامی اور پیورٹن لوگوں کا سخت مخالف تھا - اس نے چرچ آف انگلینڈ کے مخالفوں کو کچلنے کے لئے چار قانون بنائے - جن کے مجموعہ کا نام کلیرنڈن کوڈ ہے ؛

پہلا قانون :- کارپوریشن ایکٹ (Corporation Act) 1661ء - اس کی رُو سے صرف چرچ آف انگلینڈ (کلیسائے انگلستان) کے پَیرو ہی میونسپل کارپوریشن کے ممبر ہو سکتے تھے ؛

دوسرا قانون۔ ایکٹ آف یونیفارمٹی (Act of Uniformity)
1662 سنہ۔ اس قانون کے مطابق تمام گرجاؤں میں لاڈ کی
بُک آف کامن پریئر (Book of Common Prayer) کا
پڑھنا ہر ایک پادری پر لازمی ہو گیا۔ وہ پراٹسٹنٹ لوگ جنہوں نے
اس کتاب کے پڑھنے پر ملازمت کا ترک کرنا پسند کیا
ڈسنٹرز (Dissenters) کہلائے ‫*

تیسرا قانون۔ کنونٹیکلز ایکٹ (Conventicles Act) 1664 سنہ
اس قانون کے مطابق سوائے چرچ آف انگلینڈ کے پیروں
کے پانچ سے زیادہ اشخاص کا مذہبی عبادت کے لئے اکٹھا
ہونا جرم قرار دیا گیا ‫*

چوتھا قانون۔ پانچ میل کا ایکٹ (Five Miles' Act)
1665 سنہ اس قانون نے ایکٹ آف یونیفارمٹی کی رُو سے نکالے ہوئے
پادریوں پر کسی شہر یا جہاں وہ کبھی پادری رہے ہوں۔
وہاں سے پانچ میل کے اندر رہنا۔ سکول کھولنا یا لکچر
دینا جرم قرار دے دیا ‫*

ان قوانین کا اثر یہ ہوا۔ کہ ہزارہا پیورٹن لوگ قید
کر دئے گئے۔ اور بہت سے لوگ وطن چھوڑ کر امریکہ میں
جا آباد ہوئے۔ چنانچہ جان بنین (John Bunyan) ایک پادری
بھی بارہ سال جیل میں رہا۔ جہاں اس نے اپنی مشہور کتاب
پلگرمز پراگریس (Pilgrims' Progress) لکھی۔ ان کے علاوہ مشہور
شاعر ملٹن بھی انہی پیورٹن شہیدوں میں سے ایک تھا:۔

نوٹ:۔ رومن کیتھلک لوگوں کے خلاف ان قوانین
کو سختی سے نہ برتا گیا ‫*

پلیگ

1665ء میں لنڈن میں طاعون کی خطرناک وبا پھوٹ پڑی - اور اس سُرعت سے پھیلی - کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک تہائی آبادی لقمۂ اجل ہو گئی - لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے اور مُردوں کو اٹھانے والا کوئی نہ رہا ؂

خوفناک آتشزدگی

دوسرے سال لنڈن کو ایک اور بلائے ناگہانی کا سامنا کرنا پڑا - شہر کے ایک حِصہ میں آگ لگ گئی - چونکہ ان دنوں آگ بجھانے کے موجودہ ذرائع حاصل نہ تھے - اِس لئے یہ آگ بہت جلدی سارے شہر میں پھیل گئی - تیرہ ہزار کے قریب عمارات معہ سینٹ ہال کے مشہور گرجا کے آگ کی نذر ہو گئیں - لیکن اس سے ایک فائدہ یہ ہوُا - کہ پلیگ کے جراثیم ہلاک ہو گئے - اور آئندہ شہر کی عمارات حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدِّنظر رکھکر بنائی گئیں ؂

کلیرنڈن کی خارجہ پالیسی

کلیرنڈن نے کرامویل کی خارجہ پالیسی پر عمل کرتے ہوُئے سپین کے برخلاف فرانس سے دوستی کر لی - اس کا نتیجہ یہ نکلا - کہ چارلس نے کچھ روپیہ کے عوض ڈنکرک کی فرانسیسی بندرگاہ لوئس چہاردہم شاہِ فرانس کے حوالے کر دی - اس حوالگی سے انگریز بہت سٹپٹائے اور کلیرنڈن کے خلاف بہت شور برپا ہو گیا ؂

اسی سال چارلس نے پرتگال کی شہزادی سے شادی کر لی - شاہ پرتگال نے بمبئی کا جزیرہ اور جبرالٹر کے عین سامنے افریقہ کی بندرگاہ ٹینجیر کو انگریزوں کے حوالے کر دیا - بادشاہ نے جزیرہ

بمبئی ایسٹ انڈیا کمپنی کو دے دیا - پرتگال ان ہی دنوں سپین کے خلاف باغی ہو گیا تھا - انگلستان کے بادشاہ کی پرتگال کی شہزادی سے شادی نے پرتگال کو بڑی مدد پہنچائی - اس پر سپین انگلستان کا جانی دشمن ہو گیا ؛

ہالینڈ سے جنگ

ہالینڈ اور انگریزوں کے درمیان تجارتی رقابت دن بدن بڑھ رہی تھی - افریقہ اور شمالی امریکہ میں ان دونو قوموں نے ایک دوسرے کے جہازوں کو لوٹنا اور تباہ کرنا شروع کر دیا - جس پر انگلینڈ اور ہالینڈ میں جنگ چھڑ گئی - اور 1665ء سے 1667ء تک دو سال تک جاری رہی - اس عرصہ میں روپیہ کی کمی کے باعث انگریزوں کے پاس سامان جنگ کم ہو گیا - اور انگریزی جہاز اپنے ملک کی بندرگاہ میں آ گئے - ڈچ امیر البحر نے حملہ کرکے ان جہازوں میں سے چند کو تباہ کر دیا - یہ تباہی ہالینڈ کے جہازوں کی برتری کے باعث نہیں تھی - جتنی کہ انگریزی امیرالبحر کی بے وقوفی کے باعث - اس کے جلدی ہی بعد ہالینڈ والوں نے بریڈز کے مقام پر انگریزوں سے صلح کر لی - اور نیوایمسٹرڈم کا علاقہ انگریزوں کے حوالے کر دیا - اور انگریزوں نے بادشاہ کے بھائی ڈیوک آف یارک کے نام پر اس کا نام نیویارک رکھ دیا - اس کے تھوڑا عرصہ بعد انگریزوں نے نیوجرسی (New Jersey) کی نئی بستی قائم کی ؛

کلیرنڈن کا زوال

ڈنکرک کی فرانس کے پاس فروخت - کلیرنڈن کی فرانس نواز پالیسی - ڈسنٹرز اور دیگر پیورٹن لوگوں پر سختیاں اور ہالینڈ سے جنگ

کے بھاری اخراجات کے باعث انگلستان کی رائے عامہ کلیرنڈن کے سخت مخالف ہو گئی - چنانچہ پارلیمنٹ نے مذکورہ الزامات کی بنا پر اسے وزارت سے ہٹا کر اس پر مقدمہ بنانے کا حکم دیا - اس پر کلیرنڈن فرانس بھاگ گیا اور پھر واپس انگلستان نہ آیا +

Q. Describe the Cabal Ministry and its work. Why was it called so?

سوال - کیبل وزارت اور اس کے کاموں کا مختصر ذکر کرو - اور بتاؤ کہ اسے کیبل وزارت کیوں کہتے ہیں ؟

کیبل وزارت

1667ء سے 1673ء

کلیرنڈن کی برطرفی کے بعد چارلس نے حکومت کا کام چلانے کے لئے پانچ وزرا کی ایک مجلس مقرر کی - وزرا کے نام کلفورڈ - آرلنگٹن بکنگھم - ایشلے اور لاڈر ڈیل تھے - وزرا کے ناموں کے پہلے حروف کو اکٹھا کرنے سے کیبل کا لفظ بنتا ہے - اس لئے اس وزارت کو کیبل کہتے ہیں - ان وزیروں میں سے پہلے دو رومن کیتھلک تھے +

اتحادِ ثلاثہ

(Triple Alliance)

اس وقت فرانس یورپ کی سب سے طاقتور حکومت تھی - اور وہاں کا بادشاہ لوئیس چہاردہم چاہتا تھا - کہ اردگرد کی تمام ہمسایہ طاقتوں کو اپنے سائے تلے رکھے - چنانچہ اس نے پہلے ہالینڈ کو فتح کرنے پر کمر باندھی - اس پر ہالینڈ - سویڈن اور انگلینڈ نے مل کر فرانس کے اقتدار کو روکنے کی کوشش کی - ان تین طاقتوں کے باہمی ملاپ کو

اتحادِ ثلاثہ کہتے ہیں ؎

پوشیدہ عہدنامہ ڈوور ۱۶۷۰ء
(Secret Treaty of Dover)

چارلس دوم دِل سے اتحادِ ثلاثہ کے خلاف تھا۔ چنانچہ اس نے لوئیس چہاردہم شاہِ فرانس سے ڈوور کے مقام پر ایک خفیہ عہدنامہ کر لیا۔ جس کی رُو سے اس نے فرانس کی حمایت میں ہالینڈ سے جنگ کا اعلان کرنے کا وعدہ کیا۔ نیز اقرار کیا۔ کہ وہ انگلینڈ میں رومن کیتھلک مذہب کو فروغ دیگا۔ اور وقت پر اپنے رومن کیتھلک ہونے کا اعلان بھی کر دیگا۔ ان وعدوں کے عوض میں لوئیس نے چارلس کو ایک بھاری رقم دی۔ تاکہ وہ پارلیمنٹ سے مانگنے سے بے نیاز ہو جاوے۔ اس کے علاوہ لوئیس نے یہ بھی اقرار کیا۔ کہ اگر انگلستان کے لوگوں اور پارلیمنٹ نے بادشاہ چارلس کے برخلاف ہتھیار اُٹھائے۔ تو وہ اسے فرانسیسی فوج سے مدد کریگا ؎

ہالینڈ سے جنگ

چنانچہ اس عہدنامہ کی شرائط کے مطابق چارلس نے ہالینڈ سے جنگ چھیڑ دی۔ ولیم آف اورنج ہالینڈ کی افواج کا لیڈر تھا۔ اور فرانس کے سوائے یورپ کے تقریباً تمام بڑے بڑے ممالک اس جنگ میں ہالینڈ کے مددگار تھے۔ انگلستان کے عوام بھی دل سے ہالینڈ کے طرفدار تھے۔ اس لئے لاچار ۱۶۷۳ء میں چارلس نے ہالینڈ سے صلح کر لی ؎

ڈیکلریشن آف انڈلجنسز ۱۶۷۳ء
(Declaration of Indulgences)

چارلس دوم نے بموجب عہدنامہ ڈوور

اب دوسرا قدم اٹھایا۔ اور ڈیکلریشن آف انڈلجنسز کے ذریعے رومن کیتھلک اور ڈسنٹرز پر سے ہر قسم کی مذہبی پابندیوں کو ہٹا دیا۔ اور بادشاہ کے بھائی جیمز ڈیوک آف یارک نے اعلانیہ اپنے رومن کیتھلک ہونے کا اعلان کر دیا۔ بادشاہ کے ان افعال سے عوام کے دل میں بجا طور پر شبہات پیدا ہو گئے۔ کہ مذہبی آزادی کا ڈھونگ صرف اس لئے رچایا جا رہا ہے۔ کہ ملک میں پھر سے رومن کیتھلک مذہب کو جاری کیا جائے ٭

چنانچہ پارلیمنٹ میں ڈیکلریشن آف انڈلجنسز یا رعایات خسروانہ کی سخت مخالفت ہوئی۔ اور آخر بادشاہ نے اس اعلان کو واپس لے لیا ٭

ٹیسٹ ایکٹ 1673ء
(Test Act) Imp.)

بادشاہ کے رعایاتِ خسروانہ کے اعلان نے پارلیمنٹ کے انتہا پسند طبقے کو سخت ناراض کر دیا۔ اور کیبل وزارت کے ایک ممبر ایشلے نے اس اعلان کے جواب میں ٹیسٹ ایکٹ پیش کیا۔ جو بغیر کسی زبردست مخالفت کے پاس ہو گیا۔ اس کی رُو سے ہر سرکاری ملازم کو قسم اٹھانی پڑتی تھی۔ کہ میں چرچ آف انگلستان پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس قانون کے نفاذ پر ڈیوک آف یارک کو امیر البحر کے عہدے اور کلفورڈ و آرلنگٹن کو وزارت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ ان وزرا کے نکل جانے پر کیبل وزارت کا خاتمہ ہو گیا ٭

Q. Write short notes on :—

Danby Ministry, Habeaus Corpus Act, Titus Oates, Exclusion Bill, Rye House Plot and Royal Society of London.

سوال - ڈین بی کی وزارت - ہیبس کارپس ایکٹ - اکسکلوژن بل - رائی ہؤس پلاٹ - ٹائٹس اوٹس اور رائل سوسائٹی آف لنڈن پر مختصر نوٹ لکھو :-

وزارت ڈین بی

سنہ 1673ء سے سنہ 1679ء تک

چارلس نے سنہ 1673ء میں ڈین بی کو اپنا وزیر مقرر کیا - یہ شخص چرچ آف انگلینڈ کا حامی اور پارلیمنٹ کی ایک زبردست پارٹی کا لیڈر تھا - اس وزیر نے فرانس سے دوستی کی بجائے ہالینڈ سے اتحاد کر لیا - اور بادشاہ کی بھتیجی (جیمز ڈیوک آف یارک کی بیٹی) میری کی شادی ڈچ لیڈر ولیم آف اورنج سے کر دی - میری اور ولیم دونو پروٹسٹنٹ خیالات رکھتے تھے - اس لئے اس شادی سے چارلس سے عام رعایا بہت خوش ہو گئی - لیکن ولیم آف اورنج شاہ فرانس کا سخت مخالف تھا - اس لئے لوئیس چہاردہم ڈین بی کا سخت دشمن ہو گیا - انہی دنوں چارلس نے روپے کی ضرورت کے باعث لوئیس سے ایک اور خفیہ عہدنامہ کیا - اس خفیہ عہدنامے کا مسودہ خود ڈین بی کا تیار کیا ہؤا تھا - اب لوئیس چہاردہم نے ڈین بی سے بدلہ لینے کے لئے اس عہدنامہ اور ڈین بی کی کارستانی کو لوگوں پر ظاہر کر دیا - جس پر عوام اور پارلیمنٹ ڈین بی کے مخالف ہو گئے - آخرکار اس پر مقدمہ چلا کر اُسے قید کر دیا گیا +

ٹائیٹس اوٹس
(Titus Oates)

چارلس دوم کے ڈین بی وزارت کے زمانے میں ٹائٹس اوٹس نامی ایک درباری تھا۔ جسے کلیسائے انگلستان نے اس کے خراب چلن کے باعث کلیسائے سے نکال دیا تھا اور وہ بھاگ کر فرانس چلا گیا تھا۔ جہاں اس نے اپنے آپ کو پکا رومن کیتھلک ظاہر کیا۔ لیکن اس کے چلن کی پرانی خرابیوں نے اُسے یہاں سے بھی نکلوا دیا۔ اور اب وہ پھر پروٹسٹنٹ مذہب کے لئے نئی سرگرمی کے ساتھ انگلستان واپس لوٹا۔ اور رومن کیتھلک مذہب کے لوگوں پر بڑھ چڑھ کر حملے کرنے کے باعث بہت مشہور ہو گیا۔ اس نے 1679ء میں لنڈن کے ایک مجسٹریٹ کے سامنے بیان دیا۔ کہ انگلینڈ کے بہت سے سرکردہ رومن کیتھلک لوگوں نے ایک سازش کی ہے۔ کہ بادشاہ کو قتل کر کے اس کے بھائی جیمز ڈیوک آف یارک کو تخت پر بٹھایا جائے۔ مذہبی جوش نے لوگوں کو اندھا کر رکھا تھا۔ کسی نے بھی ٹائٹس اوٹس جیسے بے ایمان شخص کی اس جھوٹی بات کو نہ جھٹلایا۔ نتیجہ یہ ہوُا کہ بہت سے بے گناہ رومن کیتھلک لوگوں کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ تاریخ میں اس فرضی سازش کو پوپش پلاٹ (Popish Plot) کہتے ہیں +

ٹائیٹس اوٹس کو ایک خاص پنشن اور رہائش کے لئے ایک بنگلہ عطا ہوُا۔ اس کی دیکھا دیکھی کئی اور لوگوں نے رومن کیتھلک سازشوں کا پتہ لگانا اور گورنمنٹ کو جھوٹی رپورٹ بھیجنا اپنا پیشہ بنا لیا +

ہیبیس کارپس ایکٹ ۱۶۷۹ء
(Habeaus Corpus Act)

کیبل وزارت کا ایک ممبر ایشلے بھی تھا۔ چارلس نے اس کو ارل آف شیفٹسبری (Earl of Shaftesbury) کا خطاب دیا تھا۔ اس شخص نے لوگوں کے مذہبی جوش کا خوب فائدہ اٹھایا۔ اور وہ چارلس دوم۔ جیمز اور رومن کیتھلک لوگوں کے برخلاف پارلیمنٹ میں دھؤاں دھار تقاریر کرکے پروٹسٹنٹوں کا لیڈر بن گیا تھا۔ ۱۶۷۹ء میں اس نے پارلیمنٹ سے ہیبیس کارپس ایکٹ پاس کرایا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اگر کسی شخص کو بغیر مقدمہ چلائے کے جیل میں بھیج دیا جاوے۔ تو داروغہ جیل کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ قیدی کو مناسب وقت کے اندر اندر عدالت میں پیش کرے۔ تاکہ اس پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جاوے۔ اس قانون سے یہ فائدہ ہؤا۔ کہ آئندہ سے بادشاہ کے لئے کسی بے گناہ شخص کو خواہ مخواہ جیل میں ٹھونس دینا مشکل ہو گیا ؂

ایکس کلوژن بل
(Exclusion Bill)

چارلس دوم کے بہت سے ناجائز بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ لیکن جائز اولاد کوئی نہ تھی۔ اس لئے قانون وراثت کے مطابق چارلس کے بعد اس کے بھائی جیمز ڈیوک آف یارک نے انگلستان کے تخت پر بیٹھنا تھا۔ لیکن وہ رومن کیتھلک تھا۔ اور چارلس کے آخری سالوں کی پارلیمنٹیں پروٹسٹنٹ تھیں۔ نیز اُن دنوں رومن کیتھلک لوگوں کے برخلاف اندھا دھند جوش پھیلا ہؤا تھا۔ اس جوش سے فائدہ اٹھاکر ارل آف شیفٹسبری نے ۱۶۷۹ء میں ایک ایکس کلوژن بل پیش کیا۔

جس کا مدعا یہ تھا - کہ جیمز ڈیوک آف یارک کو اس کے رومن کیتھلک عقاید کے باعث تخت سے محروم کرکے چارلس کے ایک ناجائز بیٹے ڈیوک آف منمتھ (Duke of Monmouth) کو تخت کا وارث قرار دیا جائے - بادشاہ نے اپنے بھائی کے حقوق کو بچانے کے لئے پارلیمنٹ کو توڑ دیا - لیکن نئی پارلیمنٹ میں ارل آف شیفٹز بری کے حامیوں کی تعداد پہلے سے بھی زیادہ منتخب ہو کر آ گئی - اور ہؤس آف کامنز نے اس بل کو پاس کرکے ہؤس آف لارڈز میں بھیج دیا - جس نے اسے رد کر دیا - اس پر بادشاہ نے ایک دفعہ اور پارلیمنٹ کو توڑ کر نیا انتخاب کرایا - اس طرح سے بادشاہ نے اس بل کو پاس ہونے سے کئی سالوں تک روکے رکھا - حتٰی کہ پارلیمنٹ میں دو پارٹیاں ہو گئیں - ایک ارل آف شیفٹز بری کے حامیوں کی پارٹی جو جیمز ڈیوک آف یارک کو تخت سے محروم کرکے ڈیوک آف منمتھ کو بادشاہت کا حقدار سمجھتی تھی - اس پارٹی کو شاہ پرست ممبران طنزاً وِگ (Whig) یا کھٹی لسی کے نام سے پکارتے تھے - دوسری پارٹی شاہ پرست پروٹسٹنٹوں اور رومن کیتھلک لوگوں کی تھی - جو جیمز کے حامی تھے - انہیں وِگ لوگ ٹوری (Tory) یعنی چور یا باغی کہتے تھے - ان پارٹیوں کے اصولوں میں رفتہ رفتہ ترمیم ہوتی گئی - اور آج کل وِگ کو لبرل (Liberal) اور ٹوری کو کنسرویٹو (Conservative) کہتے ہیں *

رائی ہؤس پلاٹ 1683ء

(Rye House Plot)

رفتہ رفتہ وِگ پارٹی کی طاقت کم ہونی شروع ہو گئی - اور پارلیمنٹ میں

ٹوری پارٹی نے زور پکڑنا شروع کر دیا۔ اس پر شیفٹزبری اور ڈیوک آف منمتھ بھاگ کر ہالینڈ چلے گئے۔ لیکن انگلستان میں اُن کے حامیوں نے مایوس ہوکر جیمز ڈیوک آف یارک اور چارلس دوم کو قتل کرنے کی سازش کی۔ تجویز یہ تھی۔ کہ جب دونو بھائی گھوڑ دوڑ سے واپس آکر رائی ہؤس کے پاس سے گزریں۔ تو ان پر حملہ کرکے انہیں قتل کر دیا جاوے۔ اس سازش کا پتہ لگ گیا۔ اور بہت سے سرکردہ وِگ لیڈر پھانسی پر چڑھا دئے گئے۔ اور وِگ پارٹی بہت کمزور ہو گئی ؞

اس سازش نے بادشاہ کو لوگوں میں ہر دلعزیز بنا دیا۔ اور شاہ پرست پارٹی اتنی زبردست ہو گئی۔ کہ اتنی پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور جب 1685ء میں بادشاہ نے وفات پائی۔ تو تقریباً تمام انگلستان نے اس کی وفات پر دلی افسوس کیا ؞

جیمز دوم

1685ء سے 1688ء تک

Q. Give a short description of James II's character and religious policy.

سوال۔ جیمز دوم کے خصائل اور مذہبی پالیسی کا مختصراً ذکر کرو:۔

جیمز دوم کے خصائل | جیمز دوم چارلس دوم کا چھوٹا

بھائی تھا۔ اور اپنے بھائی کی وفات پر 1685ء میں انگلستان کے تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ ایک بہادر۔ محنتی اور منتظم شخص تھا۔ لیکن اپنے بھائی کی طرح عقلمند اور معاملہ فہم نہ تھا۔ وہ کٹر رومن کیتھلک تھا۔ اور بادشاہوں کے آسمانی حقوق کا زبردست حامی تھا۔ اس نے رومن کیتھلک مذہب کو تقویت دے کر انگلستان پر ایک مطلق العنان بادشاہ کے طور پر حکومت کرنے کی کوشش کی۔ جس سے پارلیمنٹ اور عوام اس سے سخت بدظن ہو گئے۔ اور آخر اسے تاج و تخت چھوڑ کر ملک بدر ہونا پڑا ؁

Q. Who was the Duke of Monmouth? What claim had he upon the English throne? Briefly describe his rebellion and end.

سوال۔ ڈیوک آف منمتھ کون تھا۔ اس کا انگلستان کے تخت پر کیا حق تھا؟ اس کی بغاوت اور انجام کا مختصر حال بیان کرو:۔

ڈیوک آف منمتھ کا حق اور بغاوت

ڈیوک آف منمتھ چارلس دوم کا ناجائز بیٹا تھا۔ ارل آف شیفٹز بری نے ایکس کلوژن بل کے ذریعے جیمز کی جگہ اسے ولیعہد انگلستان بنوانے کی کوشش کی۔ لیکن ناکامیاب رہا۔ جس پر ڈیوک آف منمتھ اور شیفٹز بری دونو کو بھاگ کر غیر ممالک میں پناہ لینی پڑی۔ 1685ء میں چارلس دوم کے مر جانے کے بعد ڈیوک آف منمتھ نے انگلستان کے پروٹسٹنٹ وِگ اُمراء کی مدد کے بھروسے پر بغاوت کی۔ اور انگلستان کے لوگوں پر ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ کہ وہ

چارلس دوم کا جائز بیٹا ہے۔ جنوب مغربی انگلستان کے کان کنوں اور کسانوں نے اس کی حمایت میں ہتھیار اٹھائے۔ ان لوگوں کے پاس ہتھیاروں کی کمی تھی۔ اس لئے جیمز دوم کی باقاعدہ افواج نے منمتھ کے غیر منظم لشکر کو سیج مور (Sedgemoor) کے مقام پر 1685ء میں شکست فاش دی۔ منمتھ پکڑا گیا۔ اور بادشاہ کے حکم سے قتل کر دیا گیا +

جیفریز اور اس کی خونی عدالتیں - بادشاہ نے باغیوں کو سزا دینے کے لئے ایک شخص جیفریز (Jeffreys) کو جج مقرر کرکے حکم دیا۔ کہ باغیوں کے علاقے میں دَورہ کرکے انہیں سزا دے۔ چنانچہ اُس جج نے باغیوں کو چُن چُن کر سخت سے سخت سزائیں دیں۔ اور چار صد کے قریب آدمیوں کو پھانسی پر چڑھا دیا۔ اور ایک ہزار آدمیوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ جیفریز کی ان عدالتوں کو خونی عدالتیں (Bloody Assizes) کہتے ہیں۔ اِن عدالتوں نے جیمز دوم کی پوزیشن کو بہت مضبوط کر دیا +

Q. Give the causes, events and effects of the Glorious Revolution and explain why it is called so. What is its importance in the English History? **Imp.**

سوال - شاندار انقلاب کے اسباب - واقعات اور نتائج بیان کرو - اور بتاؤ - کہ اُسے شاندار کیوں کہتے ہیں - تاریخ انگلستان میں اس کی اہمیت کیا ہے ؟

شاندار انقلاب 1688ء کے اسباب | (۱) جیمز کٹر

رومن کیتھلک تھا۔ اس کی بڑی خواہش تھی۔کہ انگلستان میں اس مذہب کو دوبارہ عروج دے۔ چنانچہ اس غرض کے لیئے اس نے پارلیمنٹ کو ٹیسٹ ایکٹ اور ہیبیس کارپس ایکٹ کو منسوخ کرنے کے لئے کہا۔ لیکن پارلیمنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا +

(۲) پارلیمنٹ کے انکار پر بادشاہ نے ایک عدالت سے فیصلہ کرا لیا۔کہ بادشاہ کسی ملکی قانون کو کسی خاص شخص یا جماعت کے حق میں ہمیشہ کے لئے ہٹا سکتا ہے۔یا کسی قانون کو عارضی طور پر ملتوی کر سکتا ہے +

بادشاہ کے قانون ہٹانے کے اختیار کو ڈسپنسنگ پاور (Dispensing Power) اور ملتوی کرنے کے اختیار کو سسپنڈنگ پاور (Suspending Power) کہتے ہیں۔

عدالت سے اس اختیار کے مل جانے پر بادشاہ نے ٹیسٹ ایکٹ کو معطل کر کے :-

(۱) آکسفورڈ کی یونیورسٹی کے اعلےٰ عہدے رومن کیتھلک لوگوں کو دینے شروع کر دیئے +

(ب) آئرلینڈ کا لارڈ لفٹنٹ ایک رومن کیتھلک امیر کو مقرر کر دیا +

(ج) فوج میں رومن کیتھلک لوگوں کو بھرتی کر کے ان کی ایک فوج تیار کر لی +

(د) کئی اور محکموں میں سرکاری نوکریوں پر رومن کیتھلک ملازم رکھ لیئے +

(۳) اپنی مذہبی پالیسی پر عمل کروانے کے لئے ایک عدالت مقرر کی جس کا نام کورٹ آف ایکلزی ایسٹیکلز کمیشن (Court of Ecclesiasticals

Commission) رکھا ۔

(۴) بادشاہ آسمانی حقوق کی بنا پر انگلستان پر ایک مطلق العنان حاکم کے طور پر حکومت کرنا چاہتا تھا ۔

(۵) بادشاہ نے ۱۶۸۷ء میں مراعاتِ خسروانہ (Declaration of Indulgences) جاری کر کے رومن کیتھلک اور ڈسنٹر لوگوں پر سے ہر قسم کی پابندیاں دور کر دیں - اور انہیں اپنے مذہب کے طریقے پر عبادت کرنے کا حق عطا کر دیا ۔

(۶) بادشاہ نے ۱۶۸۸ء میں ایک حکم جاری کیا - کہ مراعاتِ خسروانہ کے اعلان کو اتوار کو تمام گرجوں میں پڑھ کر لوگوں کو سنایا جاوے - اس پر سات پادریوں نے جن میں کنٹربری کا آرچ بشپ بھی شامل تھا - درخواست دی کہ ہماری ضمیر اس اعلان کو گرجوں میں پڑھنے کی اجازت نہیں دیتی - اس لئے ہمیں اس حکم پر عمل کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جاوے - بادشاہ کو اس درخواست کے دینے والوں پر سخت غصہ آیا - اور اُن پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلانے کا حکم دے دیا - لوگوں نے اس حکم کے خلاف اتنی شورش کی - کہ ججوں نے ان پادریوں کو صاف بری کر دیا - بادشاہ کے اس فعل سے رعایا بادشاہ کے سخت برخلاف ہو گئی ۔

(۷) فرانس کے بادشاہ لوئیس چہاردہم نے لاکھوں پروٹسٹنٹوں کو اپنے ملک سے نکال دیا - اور ان میں سے بہت سے لوگ انگلستان میں آکر آباد ہو گئے - ان لوگوں کی موجودگی نے رومن کیتھلک حاکموں کے برخلاف لوگوں میں ایک سخت جذبہ پیدا کر دیا ۔

(۸) لوگ اب تک بادشاہ کے مذہبی تشدد کو اس خیال پر برداشت کر رہے تھے - کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے - اور اس کے مرنے پر اس کی پروٹسٹنٹ بیٹی میری تخت پر بیٹھے گی - اور وہ تمام امور کو ٹھیک کر دے گی - لیکن ۱۰- جون 1688ء کو بادشاہ کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کے باعث اُن کی تمام اُمیدوں پر پانی پھر گیا - اور اب انہیں یقین ہو گیا - کہ سوائے کوئی سخت قدم اٹھانے کے انہیں رومن کیتھلک بادشاہوں سے خلاصی ہونی ممکن نہیں *

واقعات :- بادشاہ کی سختیوں سے تنگ آکر وِگ اور ٹوری لوگوں کے سات نمائندوں نے میری اور اس کے خاوند ولیم آف اورنج کو ایک دعوت نامہ بھیجا - تاکہ وہ انگلستان آن کر تاج و تخت سنبھالے - چنانچہ ولیم ۵- نومبر 1688ء کو ڈچ پروٹسٹنٹوں کی ایک فوج کے ساتھ انگلستان کے ساحل پر ٹاربے (Torbay) کے مقام پر آ پہنچا - اس کی آمد کی خبر سن کر تمام لوگوں نے جیمز دوم کا ساتھ چھوڑ دیا - یہاں تک کہ اس کی فوج کا حاکم اعلےٰ و ٹوری لیڈر جان چرچل بھی جو بعد میں ڈیوک آف مارلبرو کے نام سے مشہور ہوا - اپنے آقا کو چھوڑ کر ولیم سے جا ملا - اس کی لڑکی این بھی اپنے باپ کو چھوڑ کر اپنے بہنوئی سے جا ملی - اس پر جیمز کا دل ٹوٹ گیا - آخر اُس نے اپنے آپ کو بے یار و مددگار پا کر فرانس کی طرف بھاگنے میں ہی مصلحت سمجھی - بادشاہ کے اس طرح بھاگ جانے پر ولیم نے کنونشن پارلیمنٹ بلائی - جس نے تخت کو خالی قرار دے کر ولیم سے

اعلانِ حقوق (Bill of Rights) پر دستخط کر کے ۱۶۸۹ء میں اسے اور اس کی بیوی میری کو انگلستان کا مشترکہ حکمران قرار دیا +

نتائج :۔(۱) جیمز دوم اور اس کے لڑکے کی جگہ ولیم اور میری کو انگلستان کا حکمران تسلیم کیا گیا +

(۲) اس انقلاب نے فیصلہ کر دیا۔ کہ بادشاہ رعایا کے حقوق کا محافظ ہوتا ہے۔ اور رعایا کو اپنے محافظ کے تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہے +

(۳) انگلستان کو رومن کیتھلک بادشاہوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ مل گیا +

(۴) پروٹسٹنٹ مذہب کو بڑی تقویت پہنچی +

شاندار انقلاب کہلانے کی وجہ

دنیا میں بغیر تلوار کی مدد کے شاید ہی کوئی انقلاب ہوا ہو۔ پارلیمنٹ اور چارلس اول کے مابین جھگڑے میں ملک کے اندر کئی سالوں تک خانہ جنگی اور بدامنی رہی۔ اور آخر ۱۶۴۹ء میں ملک میں جمہوری حکومت قائم ہوئی لیکن تلوار کا یہ فیصلہ دیرپا ثابت نہ ہو سکا۔ اور آخر ۱۶۶۰ء میں تخت پھر چارلس اول کے بیٹے چارلس دوم کے حوالے کر دیا گیا۔ جس نے بادشاہوں کے آسمانی حقوق کے مسئلہ کو پھر سے تازہ کرنا چاہا۔ اور پارلیمنٹ اور بادشاہ میں ایک دفعہ اور طاقت آزمائی ہونی شروع ہو گئی۔ اس جھگڑے کا آخری خاتمہ ۱۶۸۸ء کے انقلاب نے کیا۔ جس سے بادشاہوں سے من مانی کارروائی کرنے کے اختیار کو ہمیشہ کے لئے چھین

کر عوام کے حوالے کر دیا گیا۔ اس عظیم الشان انقلاب میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ اسی لئے اس پُر امن انقلاب کو شاندار انقلاب (Glorious Revolution) کہتے ہیں۔ اس انقلاب نے لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ کہ جو تبدیلی جنگ کی نسبت پُر امن طریقوں سے کی جاوے۔ وہ ہمیشہ دیر پا ہوا کرتی ہے۔

انقلاب 1688ء کی تاریخی اہمیت

اس انقلاب نے انگلستان کے تخت کے لئے قانونِ وراثت کو بالائے طاق رکھ کر اس بات کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا۔ کہ بادشاہ خدا کی طرف سے حکومت کرنے کے لئے مقرر نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ وہ رعایا کا مقرر کردہ ایک حاکم ہوتا ہے۔ جسے رعایا اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر سکتی ہے۔ نیز اس انقلاب نے پارلیمنٹ اور سٹوارٹ خاندان کے دیرینہ جھگڑے کا فیصلہ کر دیا۔ پارلیمنٹ کی طاقت بہت مضبوط ہو گئی۔ بادشاہ کے اختیارات محدود ہو گئے۔ اور اُس وقت سے موجودہ طرزِ حکومت کا آغاز ہوا۔

Q. Briefly describe the struggle between the kings and the parliaments during the Stuart Period.

سوال۔ سٹوارٹ خاندان کے بادشاہوں اور پارلیمنٹ کے درمیان جھگڑے کا مختصر حال بیان کرو۔

سٹوارٹ بادشاہوں اور پارلیمنٹ کے باہمی جھگڑے کی وجوہات

(1) جیمز اول سے جیمز دوم تک

تمام سٹوارٹ بادشاہ ڈیوائن رائٹ آف کنگز کے مسئلے کے معتقد تھے۔ اور پارلیمنٹ اس کے برخلاف بادشاہ کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتی تھی +

(2) پہلے دو سٹوارٹ بادشاہ چرچ آف انگلینڈ کے حامی تھے اور وہ چاہتے تھے۔ کہ دوسرے مذاہب کو بھی مذہبی آزادی دی جائے۔ دراصل وہ پیورٹن خیالات کے لوگوں کو زیادہ آزاد خیال پاکر ان کو کچلنا چاہتے تھے۔ اور ان کے ایام میں پارلیمنٹ کی اکثریت پیورٹن لوگوں کی تھی۔ آخری دو بادشاہ رومن کیتھولک مذہب کے تھے۔ اور ان کی پارلیمنٹ پروٹسٹنٹ خیالات کی تھی +

(3) سٹوارٹ بادشاہوں کو اپنی اندرونی اور بیرونی ملکی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے روپے کی اشد ضرورت رہتی تھی۔ اور پارلیمنٹ انہیں من مانی کارروائیوں کے لئے کافی روپیہ نہ دیتی تھی +

سٹوارٹ بادشاہوں اور پارلیمنٹ میں جھگڑا

جیمز اول نے رعایا کی خواہشات کو کچل کر ملک پر مطلق العنانی سے حکومت کرنی چاہی

جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پارلیمنٹ اور بادشاہ میں اَن بن ہو گئی۔ اور جیمز اول کا سارا عہدِ حکومت ہی پارلیمنٹ سے کشمکش کرتے ہی گزر گیا۔ چارلس اوّل کے زمانے میں یہ جھگڑا بہت طول پکڑ گیا۔ اور آخر 1628ء میں پارلیمنٹ نے بادشاہ کو درخواستِ حقوق پر دستخط کرنے پر مجبور کیا۔ 1629ء میں بادشاہ نے تنگ آکر پارلیمنٹ کو توڑ دیا۔ اور گیارہ

سال تک پارلیمنٹ کی مدد کے بغیر حکومت کی - اس نے اس عرصہ میں طرح طرح کے ناجائز طریقوں اور نہایت ظلم و تشدد سے لوگوں سے روپیہ وصول کیا - نیز اس کے مذہبی مشیر نے اس کو سکاٹ لینڈ سے جنگ میں مصروف کر دیا - اس جنگ میں روپے کی اشد ضرورت نے اسے لانگ پارلیمنٹ بلانے پر مجبور کیا - جس نے بادشاہ کے اختیارات کو کم کرنا چاہا - جس پر سول وار شروع ہو گئی - اور کئی خونریز لڑائیوں کے بعد بادشاہ کا سر قلم کر دیا گیا - اور ملک کے اندر جمہوری حکومت قائم ہو گئی - یہ جمہوری حکومت بھی در اصل فوجی حکومت تھی - اس لئے کامیاب نہ ہو سکی - اور ۱۶۶۰ء میں چارلس دوم کو تخت پر بحال کر دیا گیا - یہ بادشاہ بڑا سمجھ دار تھا - اور موقع پر پارلیمنٹ کے سامنے جھک جاتا تھا - لیکن اس کا بھائی جیمز دوم پکا رومن کیتھلک تھا - اس نے اپنی مذہبی پالیسی سے سارے ملک کو ناراض کر دیا - اور لوگوں نے تنگ آ کر اس کی پروٹسٹنٹ بیٹی میری اور اس کے خاوند ولیم کو انگلستان بلا کر تاج و تخت ان کو پیش کیا - جیمز دوم بھاگ کر ملک چھوڑ گیا - اور میری اور ولیم نے وعدہ کیا کہ وہ پارلیمنٹ کی مرضی کے مطابق چل کر ملک پر حکومت کریں گے - اس طرح سے وہ جھگڑا جو جیمز اول کے زمانے سے بادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان شروع ہوا تھا - ۱۶۸۸ء میں جیمز دوم کے ملک سے بھاگ جانے پر ختم ہو گیا اور پارلیمنٹ کو شاندار فتح حاصل ہوئی +

Q. Under what conditions did William and Mary come to occupy the throne of England? **Imp.** *(P. U. 1935)*

سوال - کن حالات میں ولیم اور میری نے تخت انگلستان کو سنبھالا :-

میری اور ولیم کی تخت نشینی ۱688ء

ولیم سوم جیمز دوم کا داماد اور اس کی بہن کا لڑکا تھا - لیکن ولیم اور میری کو انگلستان کا تخت اس وجہ سے نہ ملا تھا - کہ وہ اس کے جائز وارث تھے - قانون وراثت کی رُو سے جیمز دوم کا بیٹا تخت پر بیٹھنا چاہیئے تھا - لیکن جیمز دوم کی رومن کیتھلک نوازی و پروٹسٹنٹ دشمنی نیز اس کی مطلق العنانی کی خواہش نے انگریزوں کو اس سے سخت برگشتہ کر دیا تھا - لہذا وِگ اور ٹوری گھرانوں کے سات بڑے بڑے آدمیوں نے مل کر ولیم اور میری کو ہالینڈ سے بلا کر انہیں انگلستان کا تاج و تخت پیش کیا - چنانچہ ۵ - نومبر 1688ء کو ولیم اور میری دونو انگلستان کے ساحل پر ٹاربے کے مقام پر اترے - لوگوں نے جوق در جوق اُن کے جھنڈے تلے جمع ہونا شروع کیا - فوج معہ اس کے افسروں کے اُن سے جا ملی - اور ولیم اور میری ایک بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ لنڈن کی طرف بڑھے - جیمز بھاگ کر فرانس چلا گیا - اور کنونشن پارلیمنٹ نے مسوّدۂ حقوق پر دستخط کرانے کے بعد ولیم

اور میری کو اپنا مشترکہ حکمران تسلیم کر لیا +

Q. What do you know about the Bill of Rights? State its chief provisions. Imp. (P. U. 1927)

سوال - مسودہ حقوق کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ اس کی بڑی بڑی شرائط کا مختصر حال بیان کرو :-

مسوّدہ حقوق سنہ 1689ء
(Bill of Rights)

میگنا چارٹا اور پٹیشن آف رائیٹس کے بعد سنہ 1689ء کا بل آف رائیٹس۔

انگریزی آزادی کا تیسرا بڑا چارٹر کہلاتا ہے - اس قانون کے ذریعے ملک کی حکومت بہت حد تک بادشاہ کے ہاتھ سے نکل کر عوام کے ہاتھ میں چلی گئی - اور بادشاہ تک کی برطرفی اور تخت نشینی کا حق پارلیمنٹ کو مل گیا - اس بل کی مشہور دفعات مندرجہ ذیل تھیں :-

(1) پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر بادشاہ نہ تو کسی قانون کو منسوخ اور نہ ہی معطل کر سکتا ہے +

(2) پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر بادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگا سکتا +

(3) رعایا کو بادشاہ کے حضور میں عرضداشت بھیجنے کا حق حاصل ہے +

(4) امن کے دنوں میں بادشاہ کو مستقل فوج رکھنے کا کوئی حق نہیں +

(5) پارلیمنٹ کے انتخابات آزادانہ ہونگے - اور اس میں بادشاہ

اپنا اثر و رسوخ استعمال نہیں کرے گا ؛

(6) پارلیمنٹ کے اجلاس کثرت سے ہوا کریں گے ؛

(7) پارلیمنٹ کے ایوان میں ممبران کو تقریر کی مکمل آزادی ہوگی۔ اور پارلیمنٹ کے اندر کی گئی تقاریر کی بنا پر ان پر کوئی مقدمہ نہ چل سکے گا ؛

(8) کورٹ آف ایکلسی ایسٹیکلز کو ناجائز اور غیر قانونی قرار دیا گیا ؛

(9) آئندہ کوئی بادشاہ جو رومن کیتھلک عقاید رکھتا ہو یا رومن کیتھلک عورت سے شادی کئے ہو۔ انگلستان کے تخت پر نہیں بیٹھ سکتا ؛

(10) اگر ولیم اور میری لاولد مر جاویں۔ تو جیمز دوم کی دوسری لڑکی این تختِ انگلستان کی حقدار ہوگی ؛

Q. Give an account of the rebellions in the reign of William III and state how he put them down.

سوال - ولیم سوم کے عہدِ حکومت کی بغاوتوں کا ذکر کرو اور بتاؤ۔ کہ اس نے ان بغاوتوں کو کیسے فرو کیا ؛

سکاٹ لینڈ کی بغاوت ۱689ء

سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ نے ولیم کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔ لیکن شمالی علاقہ کے پہاڑی لوگوں نے اسے بادشاہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اور وائی کونٹ ڈنڈی (Viscount Dundee) کی سرکردگی میں جیمز دوم کی حمایت میں بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ ولیم نے ان کے

بر خلاف فوج بھیجی - لیکن درہ کلی کرینکی (Killiecrankie) کے قریب شکست کھائی اور جنوبی افواج کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ پہاڑی قبائل کو اس فتح سے کوئی فائدہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ ان کا قابل جرنیل ڈنڈی اس جنگ میں مارا گیا۔ اس لئے ولیم کی شکست خوردہ افواج کو پھر اکٹھے ہونے کا موقعہ مل گیا۔ آخر کار چند دن کی مزید لڑائی کے بعد ہائی لینڈرز لوٹ کا مال سمیٹ کر اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ۔

گلینکو کا قتل عام ۱۶۹۲ء

پہاڑی قبائل کے اپنے علاقے میں واپس چلے جانے پر ولیم تمام سکاٹ لینڈ کا بادشاہ بن گیا۔ اور باغی قبائل کے اطاعت قبول کرنے کا کام آہستہ آہستہ جاری رہا۔ آخر کار ۱۶۹۱ء میں ولیم نے ایک اعلان کے ذریعے ان تمام لوگوں کو عام معافی دینے کا وعدہ کیا۔ جو اس سال ۳۱۔ دسمبر تک اسے بادشاہ تسلیم کر لیں۔ اس مقررہ دن تک تقریباً سب پہاڑی قبیلوں نے ولیم کو بادشاہ مان لیا۔ لیکن میکڈانلڈ قبیلہ کے ایک سردار گلینکو کے میکلن (Maclen of Glancoe) نے اپنی عزت اسی میں سمجھی کہ وہ سب سے آخر اطاعت قبول کرے۔ چنانچہ اس سردار نے ۳۱۔ دسمبر سے چند دن بعد ولیم کو بادشاہ تسلیم کیا۔ بادشاہ کا ایک سکاٹش وزیر پرانی عداوت کے باعث میکڈانلڈ فرقہ سے عناد رکھتا تھا۔ اس نے ولیم سے حکم حاصل کر کے میکڈانلڈ فرقہ کے موروثی دشمن فرقے کیمبل (Campbells) کے ایک لشکر کو

میکلن کے علاقہ میں بھیج دیا۔ میکڈانلڈ فرقہ کے لوگ اطاعت قبول کر چکنے کے بعد بے فکر ہو چکے تھے۔ انہوں نے اپنے دشمن فرقے کے لشکر کو بادشاہی سپاہی سمجھ کر ان کی خوب آؤ بھگت کی اور انہیں اپنے گھروں میں بطور مہمان ٹھیرایا۔ لیکن ۱۳۔ فروری ۱۶۹۲ء کی صبح کو کیمبل سپاہیوں نے اچانک میکڈانلڈ فرقے پر حملہ کر کے انہیں بے دریغ قتل کر دیا۔ اس قتل عام کو (Massacre of Glancoe) کہتے ہیں۔ یہ قتل عام ولیم سوم کے نام پر بڑا دھبہ ہے۔

آئرلینڈ کی بغاوت

۱۶۸۹ء سے ۱۶۹۱ء تک

آئرلینڈ کے لوگوں کی اکثریت رومن کیتھلک تھی۔ اس لئے اُنھوں نے ولیم سوم کو جو پروٹسٹنٹ تھا۔ بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جیمز دوم کی حمایت میں ہتھیار اٹھائے۔ جیمز بھی فرانس سے آ کر اُن میں شامل ہو گیا۔ اور السٹر کے پروٹسٹنٹ لوگوں کو لنڈن ڈری (Londonderry) کے شہر میں محصور کر لیا۔ محصورین نے جیمز اور اس کے ساتھیوں کا ساڑھے تین ماہ تک بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ سامان رسد کی کمی کے باعث شہر کے لوگوں کو اپنے گھوڑے اور کتے تک کھانے پڑ گئے۔ لیکن آخرکار ولیم انگریزی فوج کے ساتھ مدد کو آن پہنچا۔ اس پر جیمز کو محاصرہ اٹھانا پڑا۔ اب ولیم نے جیمز کو ۱۶۹۰ء میں دریائے بائن (The Boyne) پر شکست فاش دی۔ جیمز بھاگ کر

فرانس چلا گیا۔ مگر جنگ ایک سال اور جاری رہی۔ آخر کار لمرک (Limerick) کے مقام پر رومن کیتھلک لوگوں کو ایک اور شکست ملی۔ جس پر انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اور رومن کیتھلک لوگوں کے مذہبی حقوق جو چارلس دوم کے زمانے میں انہیں حاصل تھے۔ بحال کر دئے گئے لیکن آئرش پارلیمنٹ نے جو خالص طور پر ایک پروٹسٹنٹ جماعت تھی۔ انتقام لینے کی خاطر کئی ایک سخت اور جابرانہ قانون پاس کرکے جاری کر دئے۔ جس سے آئرلینڈ کے لوگوں سے اُن کی زمینیں چھین لی گئیں۔ اور ان کو اتنا غریب اور محتاج کر دیا۔ کہ اُن کے لئے سخت سے سخت محنت کرنے کے باوجود بھی اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالنا مشکل ہو گیا ؂

فرانس سے جنگ

ولیم چاہتا تھا۔ کہ لوئیس چہاردہم شاہِ فرانس کے اقتدار کو کم کرکے یورپ میں توازنِ اقتدار (Balance of Powers) قائم کرے۔ اسی مطلب کے لئے اُس نے انگلینڈ کا بادشاہ ہوتے ہی انگریزی افواج کو ہالینڈ میں بھیج دیا۔ چونکہ لوئیس نے ولیم کو بادشاہ انگلستان ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر پارلیمنٹ نے ولیم کو اس جنگ کی منظوری دے دی۔ اس جنگ میں خشکی پر تو ولیم کو کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن اس نے لاہوگ (La Haugue) کی بحری لڑائی میں فرانس کو شکست دی۔ اس پر ۱۶۹۷ء میں عہدنامہ رزدک (Ryswick) کے مطابق فرانس نے ولیم کو بادشاہِ انگلستان

تسلیم کر لیا - اور لڑائی ختم ہو گئی *

Q. Write notes on :—Mutiny Act, National Debt, Bank of England, Toleration Act and Act of Settlement. **Imp.**

سوال - قانونِ بغاوت - قومی قرضہ - بنک آف انگلینڈ - ٹالریشن ایکٹ اور ایکٹ آف سٹلمینٹ پر مختصر نوٹ لکھو *

قانونِ بغاوت ۱689ء بل آف رائٹس کے مطابق بادشاہ کو مستقل فوج رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی - اس لئے پارلیمنٹ نے ۱689ء میں **قانونِ بغاوت** پاس کر کے ایک سال کے لئے کچھ فوج رکھنے کی اجازت دے دی - مدعا یہ تھا کہ بادشاہ فوج کے خرچ کے لئے پارلیمنٹ سے سالانہ منظوری لیا کرے *

قومی قرضہ فرانس کے ساتھ جنگ میں انگریزوں کا بہت روپیہ خرچ ہو گیا - اس خرچ کو ٹیکسوں کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کی گئی - لیکن پھر بھی کافی روپیہ مہیا نہ ہو سکا - اس لئے مسٹر مانٹیگو نے جو ان دنوں انگلینڈ کا چانسلر تھا - دولتمند لوگوں اور کمپنیوں سے روپیہ قرض لے لیا - اور اس روپے کے بدلے لوگوں کو اس روپیہ کا سالانہ سود دینا شروع کر دیا - اور یہ سالانہ سود انگلینڈ کے خزانہ پر خرچ کی ایک باقاعدہ مد سمجھ لیا گیا - اس طرح سے **قومی قرضہ** کی بنیاد رکھی

گئی ٭

بنک آف انگلینڈ

مسٹر مانٹیگو نے اس قومی قرضہ کی پہلی بڑی رقم سوداگروں کی ایک بڑی جماعت سے لی۔ اور اس امداد کے عوض میں انہیں بنک آف انگلینڈ کھولنے کی اجازت دی۔ اور چند دیگر مالی سہولتیں بھی بہم پہنچائیں۔ آئندہ سے یہ بنک گورنمنٹ انگلستان کے قرضہ حاصل کرنے میں بطور ایک ایجنٹ کے بن گیا۔ اس قومی قرضے اور بنک سے ایک بڑا فائدہ یہ ہُوا کہ ملک کی دولتمند جماعت جس نے یہ قرضہ دیا۔ ولیم کی حامی ہو گئی۔ کیونکہ انہیں خیال ہو گیا۔ کہ اگر جیمز واپس آ گیا تو ان کا یہ قرضہ مارا جاویگا ٭

ٹالریشن ایکٹ (Toleration Act)

ولیم سوم نے تخت پر بیٹھتے ہی پارلیمنٹ سے ایک قانون پاس کرایا۔ جس کے مطابق پروٹسٹنٹ خیالات رکھنے والے ہر ایک آدمی کو مذہبی آزادی مل گئی۔ لیکن رومن کیتھلک لوگوں پر پابندیاں ویسی کی ویسی رہیں ٭

ایکٹ آف سٹلمنٹ ۱۷۰۱ء

میری نے ۱۶۹۴ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد ولیم اکیلا بادشاہ رہا۔ اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے ولیم سوم کے بعد تخت کی وارث جیمز دوم کی لڑکی این تھی۔ لیکن اس کے گیارہ بچوں میں سے ایک بھی زندہ نہ رہا۔ اس لئے پارلیمنٹ نے ۱۷۰۱ء میں ایکٹ آف سٹلمنٹ پاس کر کے فیصلہ کیا۔ کہ:۔

(۱) این کے لاولد مر جانے پر انگلستان کے تخت پر صوفیہ الیکٹرس آف ہینوور (Sophia, Electress of Hanover) یا اُس کی اولاد بیٹھے گی ۔

(۲) آئندہ انگلستان کے تمام بادشاہ چرچ آف انگلینڈ کے حامی ہوں گے ۔

(۳) بادشاہ کو اختیار نہ ہوگا - کہ وہ انگلستان سے باہر کے اپنے مقبوضات کی خاطر بلا منظوری پارلیمنٹ کسی ملک سے جنگ کرے ۔

(۴) کسی غیر ملکی آدمی کو پارلیمنٹ کا ممبر بننے - جاگیر لینے یا عہدہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں ۔

(۵) ججوں کو مقررہ تنخواہ دی جائے - اور اُن کو پارلیمنٹ کی درخواست کے بغیر اپنے عہدہ سے نہ ہٹایا جائے ۔

(۶) شاہی معافی کسی عہدہ دار کو قانونی سزا ملنے سے بچا نہیں سکتی ۔

Q What do you understand by Party Government ? When and under what circumstances did it originate ?

سوال - پارٹی گورنمنٹ سے تم کیا سمجھتے ہو ؛ کب اور کن حالات میں اس کی بنیاد رکھی گئی :-

پارٹی سسٹم

ولیم سوم کو تختِ انگلستان پر بٹھانے میں وِگ اور ٹوری دونو پارٹیاں شامل تھیں - اس لئے اس کی خواہش تھی - کہ وہ اپنے وزرا دونو

پارٹیوں سے چُنا کرے۔ چنانچہ اس نے پہلے پہل یہی طریقہ برتا۔ لیکن یہ وزرا اکثر آپس میں جھگڑتے رہتے تھے۔ اور اس طرح سے حکومت کا کام اچھی طرح سے نہیں چل سکتا تھا۔ اس پر 1695ء میں ولیم نے اپنے سب وزیر وگ پارٹی سے منتخب کئے۔ کیونکہ ان دنوں پارلیمنٹ میں اسی پارٹی کے ممبران کی اکثریت تھی۔ اب کام خوش اسلوبی سے ہونے لگا۔ گورنمنٹ کا کام چلانے کا یہی طریقہ تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ آج تک چلا آتا ہے۔ اور پارٹی سسٹم آف گورنمنٹ کہلاتا ہے۔ وزرا کی اُس جماعت کو جو حکومت کے مختلف محکموں کی انچارج ہوتی ہے۔ کیبنیٹ (Cabinet) کہتے ہیں ٭

Q. Mention facts from the history of the reign of William III and draw its importance.

سوال ۔ ولیم سوم کے عہدِ حکومت کے کچھ واقعات بیان کرو۔ جن سے اس کے عہد کی اہمیت ظاہر ہو ٭

ولیم سوم کے عہدِ حکومت کی اہمیّت

ولیم سوم کا عہدِ

حکومت انگلستان کی تاریخ میں مندرجہ ذیل وجوہات کے باعث خاص طور پر مشہور ہے :-

(۱) ولیم سوم کے زمانے سے انگلستان میں آئینی حکومت کا آغاز ہُوا۔ بل آف رائٹس (Bill of Rights) کے ذریعے بادشاہ کی طاقت محدود کر دی گئی۔ اور پارلیمنٹ کے اختیارات میں بہت اضافہ ہو گیا ٭

(۲) قانونِ بغاوت اور چند دیگر قوانین کے ذریعے فوج اور خزانے پر پارلیمنٹ کا پورا تسلط ہو گیا - اور بادشاہ کو اپنے اخراجات کے لئے سالانہ بجٹ منظور کرانا لازمی ہو گیا۔

(۳) قومی قرضہ اور بینک آف انگلینڈ کی بنیاد ڈالی گئی۔

(۴) پارٹی سسٹم آف گورنمنٹ جاری کیا گیا - جو آج تک جاری ہے۔

(۵) ٹالریشن ایکٹ کے ذریعے پروٹسٹنٹ لوگوں کو مذہبی آزادی دی گئی۔

(۶) ججوں کی مشوخی بادشاہ کے ہاتھ سے نکل کر پارلیمنٹ کے ہاتھ میں چلی گئی - اور لوگوں کو بادشاہوں کی سختی اور تشدد کے برخلاف انصاف ملنے لگا۔

(۷) آئندہ سے تخت انگلستان صرف پروٹسٹنٹ بادشاہوں کے لئے ریزرو ہو گیا۔

(۸) ولیم نے فرانس سے کامیابی سے جنگ کر کے انگلستان کو فرانس کی سیاسی غلامی سے آزاد کر دیا- اور انگریزی وقار کو تمام یورپ میں قائم کر دیا۔

(۹) بحری فوقیت نے انگلستان کی تجارت کو بہت ترقی دی۔

ملکہ این

سنہ 1702ء سے سنہ 1714ء تک

تخت نشینی اور این کی پالیسی

ولیم سوم کی وفات پر جیمز دوم کی دوسری

بیٹی این قانونِ تخت نشینی کے مطابق تختِ انگلستان پر بیٹھی۔ وہ ایک نیک۔ مخلص اور پرہیزگار عورت تھی۔ اپنی دیانت اور مذہبی اعتقاد کی پکی ہونے کے باعث وہ ساری عمر رعایا کی منظورِ نظر بنی رہی۔ این ہمیشہ اپنی سہیلی سرہ جیننگز (Sarah Jennings) کے صلاح و مشورہ پر چلتی رہی اور سرہ اپنے خاوند جان چرچل جو بعد میں ڈیوک آف مارلبرو کے نام سے مشہور ہؤا۔ کے اشارہ پر چلتی تھی۔ اس لئے ملکہ این کی پالیسی دراصل ڈیوک آف مارلبرو کی پالیسی تھی۔ ڈیوک نے اپنے رسوخ کی بدولت اپنے ایک ٹوری دوست گوڈلفن (Godolphin) کو وزیرِ خزانہ کے عہدہ پر مامور کرا دیا۔ اور ان دونو نے مل کر سلطنت کا کاروبار اپنے کندھوں پر لے لیا ؞

Q. Write briefly the causes, events and results of the War of Spanish Succession.

Imp. (*P. U. 1933, 36, 38*)

سوال۔ وراثتِ ہسپانیہ کی جنگ کی وجوہات۔ واقعات اور نتائج بیان کرو ؞

سپین کے تخت کے لئے جنگ کی وجوہات

سپین کا بادشاہ چارلس دوم لاولد تھا اور اس کی سلطنت یورپ اور امریکہ میں بہت وسیع تھی۔ اس عظیم سلطنت کے تین وارث تھے۔ اول فلپ ڈیوک آف انجو جو فلپ چہاردہم شاہ فرانس کا پوتا تھا۔ دوسرے جوزف فرڈیننڈ الیکٹر آف بویریا

اور تیسرے لیوپولڈ شہنشاہ آسٹریا (ان تینوں کے تخت سپین پر حق کے لئے مندرجہ ذیل شجرے کو بغور دیکھا جاوے۔)

فلپ سوم شاہ سپین ۱۵۹۸ء سے ۱۶۲۱ء

- میریا جس کی شادی فرڈی ننڈ سے ہوئی
  - لیوپولڈ شادی شدہ از مارگریٹ تھریسیا
    - میری جسکی شادی الیکٹر آف بویریا سے ہوئی
      - جوزف فرڈی ننڈ الیکٹر آف بویریا
  - اسکی دوسری شادی سے
    - آرچ ڈیوک چارلس جو ۱۷۱۱ء میں آسٹریا کا بادشاہ بنا
    - جوزف اول شہنشاہ آسٹریا جس نے ۱۷۱۱ء میں وفات پائی
- فلپ چہارم ۱۶۲۱ء سے ۱۶۶۵ء
  - میریا تھریسیا شادی شدہ از لوئیس چہاردہم
    - لوئیس ڈافن جو اپنے باپ کی زندگی ہی میں مرگیا۔
      - فلپ ڈیوک آف انجو
      - لوئیس ڈیوک آف برگنڈے
  - چارلس دوم ۱۶۶۵ء سے ۱۷۰۰ء لاولد فوت ہوا
- این جسکی شادی لوئیس سیزدہم شاہ فرانس سے ہوئی

اب اگر چارلس دوم کی وفات پر سپین کی سلطنت لوئیس چہار دہم شاہ فرانس کے پوتے فلپ یا لیوپولڈ شاہ آسٹریا میں سے کسی ایک کو مل جاوے۔ تو وہ یورپ کے دیگر ممالک کے لئے باعث خطر ہو سکتا تھا۔ اور اس طرح سے یورپ کے ممالک کا توازنِ اقتدار بالکل تباہ ہو جاتا تھا۔ اور یہ دونوں دعویدار اپنے حق کو منوانے کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے تھے۔ ولیم سوم شاہ انگلستان نے ایک عظیم اور طویل جنگ کے خطرے کو مٹانے کے لئے لوئیس چہار دہم کو اس بات کے لئے آمادہ کر لیا۔ کہ چارلس کی وفات پر بغیر کسی قسم کی جنگ کے سپین کا کچھ علاقہ فرانس کو اور کچھ آسٹریا کو دے دیا جاوے اور باقی سلطنت سپین پر جوزف فرڈی ننڈ الیکٹر آف بویریا کو بادشاہ بنا دیا جاوے۔ چنانچہ لوئیس نے اس بات کو مان کر عہدنامہ پر دستخط کر دئے۔ لیکن ۱۶۹۹ء میں جوزف الیکٹر آف بویریا کا انتقال ہو گیا۔ اس پر لوئیس چہار دہم اور ولیم نے ایک اور عہدنامے (Second Treaty of Partition) کے ذریعے فیصلہ کیا۔ کہ چارلس کی وفات پر لیوپولڈ کے دوسرے بیٹے چارلس آرچ ڈیوک کو سپین کا بادشاہ بنا دیا جاوے اور فرانس کو پہلے مقررہ علاقے کے علاوہ میلان۔ نیپلز وغیرہ کے صوبے دے جاویں۔

اس عہدنامہ کو خفیہ رکھنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن کسی نہ کسی طرح سے یہ بھید کھل گیا۔ اور سپین کے لوگوں اور شاہ چارلس نے غیروں کے ہاتھوں اپنی سلطنت کی تقسیم پر بہت بُرا منایا اور چارلس نے ایک وصیت کے ذریعے اپنی وسیع سلطنت کا جائز وارث فلپ ڈیوک آف انجو کو قرار دیا۔ اس کے جلدی ہی بعد

۱۷۰۰ء میں چارلس مر گیا اور لوئیس چہار دہم نے لالچ میں آ کر عہدنامے کو بالائے طاق رکھ دیا اور اپنے پوتے فلپ ڈیوک آف انجو کو ایک فرانسیسی فوج کے ہمراہ سپین میں بھیج دیا۔ جہاں کے لوگوں نے اسے اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

انگلینڈ اور سپین و فرانس میں جنگ کی فوری وجہ

یورپ میں جنگی تیاریوں کے باوجود انگلستان کی ٹوری وزارت لڑائی میں شامل ہونے پر تیار نہ ہوئی۔

اسی اثنا میں جیمز دوم نے ۱۷۰۱ء میں انتقال کیا۔ اور لوئیس چہار دہم نے اس کمسن لڑکے کو جیمز سوم کے نام سے انگلستان کا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ انگریزوں نے اس بات کو ایک کھلا چیلنج تصور کر کے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ ابھی جنگ کی تیاریاں ہو ہی رہی تھیں کہ ۱۷۰۲ء میں ولیم گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ اور این ملکہ انگلستان بنی۔

واقعات

اس جنگ میں آسٹریا کی افواج نے پرنس یوجین (Eugene) کے ماتحت اور انگلستان اور ہالینڈ کی افواج نے ڈیوک آف مارلبرو کی سرکردگی میں فرانس اور سپین کی متحدہ افواج سے مقابلہ کیا۔ مفصلہ ذیل لڑائیاں خاص طور پر مشہور ہیں۔ (۱) اتحادیوں کے جرنیل ڈیوک آف مارلبرو نے ۱۷۰۴ء میں بلنہیم (Blenheim) کے مقام پر فرانس اور بویریا کو شکست دی۔

(2) ۱۷۰۴ء میں ایڈمرل رُک (Rooke) نے جبرالٹر (Gibralter) فتح کر لیا۔

(3) ڈیوک آف مارلبرو نے 1706ء میں ریملیز (Ramellies) 1708ء میں اوڈے نارڈ (Oudenarde) 1709ء میں مال پلیکیے (Malplaquet) کے مقاموں پر فرانس کو شکست دی۔

(4) انگریزی جرنیل سٹین ہوپ (Stanhope) نے 1708ء میں منارکا پر قبضہ کر لیا اور سنہ میں میڈرڈ کو بھی فتح کر لیا۔

(5) 1710ء کے آخر میں سپین والوں نے جرنیل سٹینہوپ کو بریہوگا (Brihuega) کے مقام پر شکست دی اور اس کی افواج سے ہتھیار رکھوا لئے۔

(6) 1711ء میں جوزف بادشاہ آسٹریا کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کی جگہ اس کا چھوٹا بھائی آرچ ڈیوک چارلس بادشاہ آسٹریا بن گیا۔ یہ وہی چارلس تھا۔ جس کو سپین کے تخت پر بٹھانے کے لئے اتحادی کوشش کر رہے تھے۔ اب خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ اگر وہ آسٹریا کے ساتھ ہی سپین کا بادشاہ بھی بن گیا۔ تو یورپ کا توازن اقتدار پھر خطرے میں پڑ جاویگا۔ اس لئے اتحادی اس کی مدد میں اب کم سرگرم ہو گئے۔

(7) انگلستان میں وِگ کی جگہ ٹوری پارٹی برسر اقتدار آ گئی اور اس نے ڈیوک آف مارلبرو کو فوج کی سپہ سالاری سے ہٹا دیا۔ فرانس بھی جنگ سے تنگ آ چکا تھا۔ لہٰذا انگلینڈ اور ہالینڈ نے فرانس اور سپین سے عہدنامہ یوٹریکٹ (Utrecht) کر کے صلح کر لی۔

عہدنامہ یوٹریکٹ سنہء	اس عہدنامہ کی شرائط حسب ذیل تھیں۔

(۱) اتحادیوں نے فلپ ڈیوک آف انجو کا سپین کا بادشاہ بننا اس شرط پر مان لیا۔ کہ فرانس اور سپین کا بادشاہ کبھی بھی ایک شخص نہ ہو۔

(2) لوئیس چہار دہم نے جیمز کا ساتھ چھوڑ کر این کو ملکہ انگلستان تسلیم کر لیا۔

(3) انگریزوں کو جبرالٹر۔ منارکا۔ نواسکوشیا اور نیو فونڈ لینڈ کے علاقے مل گئے۔

(۴) انگریزوں کو ہر سال ایک تجارتی جہاز سپین کی امریکہ کی بستیوں سے تجارت کرنے کے لئے بھیجنے کا حق حاصل ہو گیا۔

(5) انگریزوں کو سپین کی امریکن بستیوں کے لئے ۴۸۰۰ حبشی غلام مہیا کرنے کی اجازت مل گئی۔

اس عہدنامہ کی اہمیت اس عہدنامہ کی رُو سے انگریزوں کو بحیرۂ روم کی کنجی جبرالٹر اور منارکا کے جزیرے مل گئے۔ اور جنوبی یورپ کے ممالک سے انگریزوں کی تجارت شروع ہو گئی۔ سپین اور فرانس کی طاقت کو بہت بڑا دھکا لگا۔ اور انگریزی افواج کا وقار بڑھ گیا۔

Q. Write notes on :—Union of Scotland and England in 1707, Duke of Marlborough J. Swift and the Pretenders.

سوال۔ سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ کا 1707ء کا الحاق۔ ڈیوک آف مارلبرو۔ جے سوفٹ اور پری ٹنڈرز پر مختصر نوٹ لکھو۔

الحاق سکاٹ لینڈ و انگلینڈ ۱۷۰۷ء

جیمز اول کے زمانے سے ان دونوں ممالک کے بادشاہ ایک ہو چکے تھے لیکن دونو کی پارلیمنٹیں علیحدہ علیحدہ تھیں۔ اولیور کرامویل اور ولیم سوم نے ان دونو ممالک میں مکمل اتحاد کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ نیوی گیشن ایکٹ پر عمل کرنے میں سکاٹ لینڈ کو بھی ایک اجنبی ملک مانا جاتا تھا۔ اور وہاں کے باشندوں کے ساتھ انگریزی تجارت اور بستیوں کے معاملہ میں مساوی سلوک نہ کیا جاتا تھا۔ سکاٹ لینڈ کی ڈیرین (پنامہ) کی بستی بھی انگریزی رقابت کا شکار ہو کر فیل ہو چکی تھی۔ جس سے سکاٹ لینڈ کو بہت سا نقصان اٹھانا پڑا۔

ان تمام وجوہات کے باعث دونو ممالک میں ناراضگی بڑھتی جا رہی تھی۔ چنانچہ ۱۷۰۴ء میں سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ نے ایکٹ آف سیکیورٹی (Act of Security) پاس کر کے فیصلہ کیا کہ اگر انگلینڈ نے سکاٹ لینڈ کے باشندوں کو تجارت وغیرہ میں مساوی حقوق نہ دئے۔ تو وہ ملکہ این کی وفات پر اپنا علیحدہ بادشاہ بنا لیں گے۔

اس سے انگلینڈ کو بڑی تشویش ہوئی۔ آخر کار ۱۷۰۷ء میں سکاٹش ایکٹ آف یونین کے ذریعے دونو ممالک کو مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت متحد کر دیا گیا۔

(۱) انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کو ملا کر ایک متحدہ نام گریٹ برٹن رکھا گیا۔ دونو ممالک کی ایک پارلیمنٹ۔ ایک گورنمنٹ اور ایک ہی پریوی کونسل کر دی گئی۔

(2) دو ممالک کے جھنڈوں کو ملا کر ایک نیا جھنڈا یونین جیک (Union Jack) بنایا گیا*

(3) سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا اور وہاں کے باشندوں کو 45 ممبر انگریزی ہاؤس آف کامنز میں اور 16 ممبر ہاؤس آف لارڈز میں بھیجنے کا حق دیا گیا۔

(4) تجارت اور انگریزی بستیوں میں دونو ممالک کے حقوق مساوی کر دئے گئے۔

(5) سکاٹ لینڈ کے مذہب اور اس کے خاص قوانین کو ویسے کا ویسا ہی رہنے دیا گیا۔

ڈیوک آف مارلبرو

اس کا اصلی نام جان چرچل تھا۔ جسے جیمز دوم نے اپنی افواج کا افسر اعلےٰ بنا دیا تھا۔ ولیم کے انگلستان میں آتے ہی اس نے جیمز کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور ولیم کے ساتھ جا ملا۔ بعد میں ولیم سے بھی غداری کی۔ وہ ملکہ این کی سہیلی سرہ جننگز کا خاوند تھا۔ چونکہ اس دانشمند سہیلی نے ملکہ کو پورے طور پر اپنے قابو میں کیا ہوا تھا۔ اس لئے جان چرچل ملکہ این کے زمانے میں سب سے بڑا افسر بن گیا۔ وہ ایک نہایت قابل اور مستقل مزاج جرنیل تھا۔ ملکہ این کے زمانے میں ہسپانیہ کی جنگ وراثت میں انگریزی فتوحات اسی کی محنت اور قابلیت کا نتیجہ تھیں۔ اس جرنیل کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے کوئی ایسی لڑائی نہ لڑی جس میں فتح نہ پائی ہو۔ اسی سبب سے اس کو دنیا کے بہترین جرنیلوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ملکہ این نے اسے ڈیوک آف مارلبرو کا خطاب دیا۔ ان

خوبیوں کے باوجود اس میں کئی نقائص بھی تھے۔ وہ پرلے درجہ کا خود غرض اور لالچی بھی تھا۔ اپنی مطلب براری کے لئے وہ سب کچھ کرنے پر تیار ہو جاتا تھا۔ اس کا اپنا کوئی اصول نہ تھا۔ پہلے پہل ٹوری پارٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن وگ کے برسر اقتدار آنے پر وہ وگ ممبران میں مل گیا۔ ۱۷۱۱ء میں جب پارلیمنٹ میں ٹوری پارٹی کی اکثریت ہو گئی۔ تو انہوں نے مارلبرو کو سپہ سالاری کے عہدے سے ہٹا کر اس پر مقدمہ چلانا چاہا۔ لیکن وہ بھاگ کر فرانس چلا گیا اور ۱۷۲۲ء میں سکتے کی بیماری سے وفات پائی۔

جے سوفٹ

ملکہ این کے زمانے کا ایک قابل مصنّف گزرا ہے۔ جس نے گلیورز ٹریولز (Gulliver's Travels) نامی ایک کتاب لکھ کر اپنے زمانے کے نقائص کو ظاہر کیا۔

پری ٹنڈرز

جیمز دوم کے فرانس بھاگ جانے پر اس کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس لئے اس کا لڑکا جیمز جسے شاہ فرانس نے جیمز سوم کے نام سے انگلستان کا بادشاہ تسلیم کر لیا تھا۔ اصل میں کسی ملک کا بادشاہ نہ تھا۔ انگلستان کے لوگ نفرت سے اُسے اولڈ پری ٹنڈرز یا بہانہ ساز کے نام سے یاد کرتے تھے اس کا بیٹا چارلس بھی تاریخ میں ینگ پری ٹنڈرر (Young Pretender) کے نام سے مشہور ہے۔ ان دونو پری ٹنڈروں کو رومن کیتھلک لوگوں کی مدد سے جنہیں

جیکو بائیٹس (Jacobites) کہا جاتا ہے۔ انگلستان پر پھر سے حکومت کرنے کے لئے کئی سازشیں کیں۔ اور کئی دفعہ بغاوتیں بھی کرائیں۔ لیکن انہیں کامیابی نہ ہوسکی۔

خاندان ہینوور

۱۷۱۴ء سے ۱۹۱۷ء تک

و

خاندان ونڈسر

جیمز اوّل ۱۶۱۴ء

چارلس اول جس کا ذکر اس سے پہلے شجرہ میں آچکا ہے۔

الزبتھ جسکی شادی فریڈرک والئے پلیٹائن آف جرمنی سے ہوئی۔

صوفیہ جسکی شادی الیکٹر آف ہینوور سے ہوئی۔

جارج اول ۱۷۱۴ء سے ۱۷۲۷ء

جارج دوم ۱۷۲۷ء سے ۱۷۶۰ء

شہزادہ فریڈرک جو بادشاہ کی زندگی ہی میں مر گیا

جارج سوم ۱۷۶۰ء سے ۱۸۲۰ء

جارج چہارم ۱۸۲۰ء سے ۱۸۳۰ء

فریڈرک ڈیوک آف یارک

ولیم چہارم ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء

ایڈورڈ ڈیوک آف کینٹ

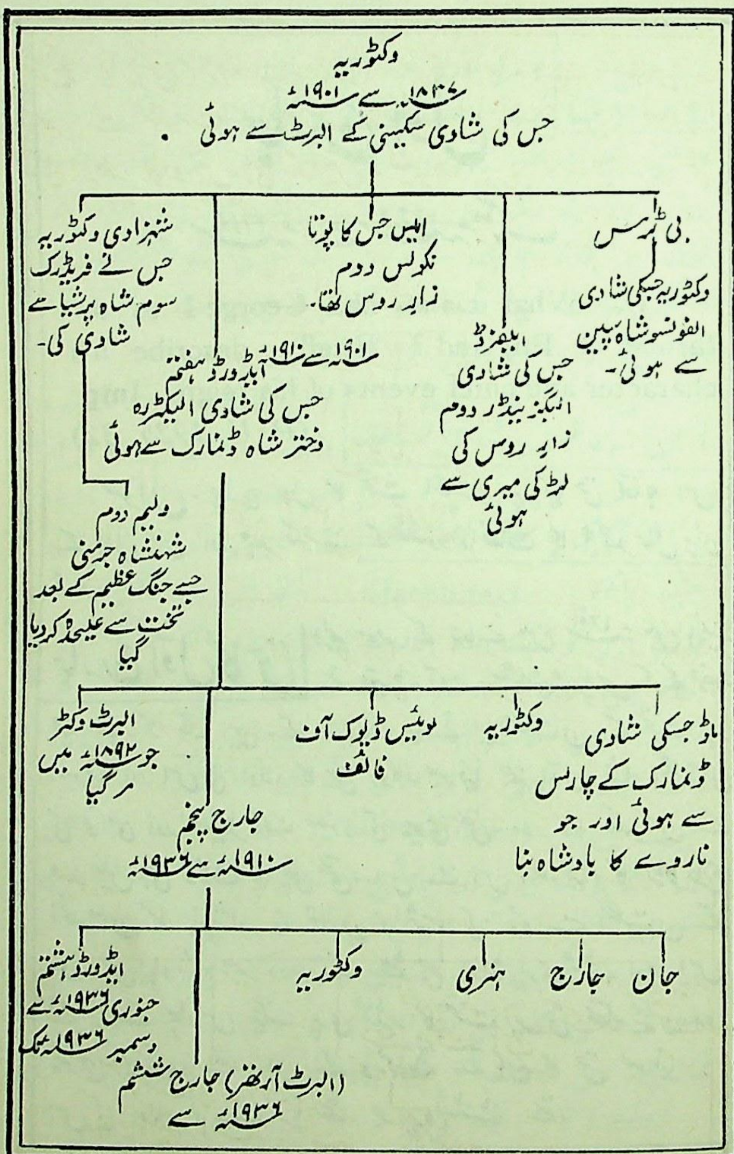
وکٹوریہ

ارنسٹ ڈیوک آف کیمبرلینڈ اور شاہ ہینوور از ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۱ء

آگسٹس

اڈولفس

چھ لڑکیاں



وکٹوریہ
۱۸۳۷ء سے ۱۹۰۱ء
جس کی شادی سیکسنی کے البرٹ سے ہوئی
شہزادی وکٹوریہ جس نے فریڈرک سوم شاہ پرشیا سے شادی کی۔
ایلس جس کا پوتا نکولس دوم زار روس تھا۔
ایلفرڈ جس کی شادی الیگزینڈر دوم زار روس کی لڑکی میری سے ہوئی
بی ٹرس
وکٹوریہ جسکی شادی الفونسو شاہ سپین سے ہوئی۔
۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۰ء ایڈورڈ ہفتم
جس کی شادی الیگزینڈرہ دختر شاہ ڈنمارک سے ہوئی
ولیم دوم
شہنشاہ جرمنی
جسے جنگ عظیم کے بعد تخت سے علیحدہ کردیا گیا
البرٹ وکٹر جو ۱۸۹۲ء میں مر گیا
لوئیس ڈیوک آف فائف
وکٹوریہ
ماڈ جسکی شادی ڈنمارک کے چارلس سے ہوئی اور جو ناروے کا بادشاہ بنا
جارج پنجم
۱۹۱۰ء سے ۱۹۳۶ء
ایڈورڈ ہشتم
جنوری ۱۹۳۶ء سے
دسمبر ۱۹۳۶ء تک
(البرٹ آرتھر) جارج ششم
۱۹۳۶ء سے
وکٹوریہ
ہنری
جارج
جان

جارج اوّل

سنہ ۱۷۱۴ء سے سنہ ۱۷۲۷ء تک

Q. What claim had George I to the throne of England? Briefly describe his character and chief events of his reign. **Imp.**
(*P. U. 1925, 32*)

سوال۔ جارج اول کا تختِ انگلستان پر کیا حق تھا؟ اس کے چال چلن اور عہدِ حکومت کے مشہور واقعات کا مختصر حال بیان کرو۔

جارج اوّل کا حق ولیم سوم کے زمانے میں سنہ ۱۷۰۱ء میں پارلیمنٹ نے ایکٹ آف سیٹلمنٹ پاس کرکے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ملکہ این کے لاولد مرجانے پر انگلستان کے تخت پر صوفیا اور اس کی اولاد کا حق ہوگا۔ صوفیا جیمز اوّل شاہِ انگلستان کی نواسی اور الیکٹر آف ہینوور کی بیوی تھی۔ اور وہ ملکہ این کے عہد میں ہی وفات پا چکی تھی۔ اس لئے اس (صوفیا) کا لڑکا جارج انگلستان کا بادشاہ بنا۔ قانونِ وراثت کی رُو سے انگلستان کے جلا وطن بادشاہ جیمز دوم کے بیٹے جیمز اولڈ پری ٹنڈر اور اس کے لڑکے چارلس ینگ پری ٹنڈر کا تخت پر حق تھا۔ لیکن وہ رومن کیتھلک تھے۔ اس لئے پارلیمنٹ نے ان کا حق صوفیا یا اس کی اولاد کو دے دیا تھا۔ جو پروٹسٹنٹ تھے۔

چال چلن

جارج اوّل ایک اچھا سپاہی اور یورپین پالیٹکس سے خوب واقف تھا۔ مزاج کا سخت اور شکل و صورت کا بھی اچھا نہ تھا۔ انگریزی زبان سے بالکل نابلد تھا۔ بولنگ بروک اور چند دیگر ٹوری امراء رومن کیتھلک جیمز پری ٹنڈر کو تخت پر بٹھانا چاہتے تھے۔ اس لئے جارج نے انگلستان کا انتظام حکومت اپنے وگ امراء کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور خود اکثر اپنے وطن ہینوور میں رہا کرتا تھا۔

اس کے عہد کے واقعات

اس کے عہد حکومت کے بڑے بڑے واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جیکو بائٹ بغاوت

جیمز دوم اور اس کی اولاد کے حامیوں کو تاریخ میں جیکو بائٹس (Jacobites) کہتے ہیں ان لوگوں نے جارج اول کو تخت سے اتارنے اور جیمز دوم کے لڑکے جیمز اولڈ پری ٹنڈر کو بادشاہ بنانے کے لئے کئی دفعہ کوشش کی 1715ء میں سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ میں جیمز کے حق میں بیک وقت بغاوت ہوئی۔ شاہی افواج نے جیمز کے سکاٹش حمایتیوں کو شیرف میور (Sheriffmuir) کے مقام پر اور اس کے انگریز ساتھیوں کو پرسٹن (Preston) کے مقام پر شکست فاش دے کر باغیوں کی طاقت کو کچل دیا گیا۔ بعدازاں جیمز بھی سکاٹ لینڈ کے ساحل پر آ اترا۔ لیکن اب وقت گذر چکا تھا۔ اس لئے کسی نے اس کی مدد نہ کی اور اُسے واپس فرانس جانا پڑا۔ اس بغاوت کو سن پندرہ کی بغاوت یا صرف (The Fifteen) کہتے ہیں۔

(۲) قانون بلوہ

جیکو بائیٹس کی بغاوت اور سازشوں کو دبانے کے لئے پارلیمنٹ نے قانون بلوہ (Riots Act) پاس کیا۔ جس کی رُو سے پولیس کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ خلاف قانون مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دے۔ لیکن اگر وہ مجمع اس حکم کے باوجود جمع رہے تو اس پر گولی چلا کر اسے منتشر کیا جاوے۔

(۳) ہفت سالہ پارلیمنٹ

اس وقت کے قانون کے مطابق ہر تین سال کے بعد پارلیمنٹ کا انتخاب ہوتا تھا۔ لیکن ۱۷۱۵ء میں جیکو بائٹس کی بغاوت کے باعث ۱۷۱۶ء کا انتخاب نہ ہو سکا۔ اس پر پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کرکے آئندہ سے پارلیمنٹ کا انتخاب ہر سات سال کے بعد کر دیا۔ مدعا یہ تھا کہ کہیں پارلیمنٹ میں ٹوری پارٹی کے ممبران کی اکثریت نہ ہو جاوے اور وہ بادشاہت کو تبدیل نہ کر دیں۔

(۴) سوتھ سی کمپنی (South Sea Company)

عہد نامہ یوٹریکٹ (Utrecht) کے بعد انگلستان کی تجارت نے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرنی شروع کر دی اور لوگوں کے پاس بے شمار دولت جمع ہو گئی۔ اور اب انہوں نے ضروری طور پر اس روپیہ کو کسی محفوظ اور نفع بخش کام میں لگانا تھا۔ ان حالات میں کئی لوگوں نے مل کر کاروبار کرنے کے لئے کمپنیاں بنانی شروع کر دیں۔ اور ان کمپنیوں کے حصّوں کو فروخت کرنا شروع کر دیا۔ ان کمپنیوں میں سے ایک کمپنی کا نام سوتھ سی کمپنی (South Sea Company) تھا۔ جو ۱۷۱۱ء میں قائم ہوئی

گورنمنٹ برطانیہ نے اس کمپنی کو وہ تمام حقوق عطا کر دئے
جو اسے عہدنامہ یوٹریکیٹ کی رُو سے سپین کی جنوبی امریکہ کی
نو آبادیوں سے تجارت کرنے کے لئے ملے تھے۔ اور اس کمپنی
نے حکومت کو بہت سا روپیہ دے کر اُس سے چند خاص
رعایات حاصل کر لیں۔ کئی وزراء نے بھی اس کمپنی کے حِصے
خرید لئے۔ اور عوام نے اس کمپنی کے کاروبار پر روپیہ لگانا
زیادہ محفوظ اور فائدہ بخش سمجھ کر گورنمنٹ کے قرضے کے
تمسکات کی جگہ اس کمپنی کے تمسکات خرید لئے۔ کمپنی کی مشہوری
اتنی زیادہ ہو گئی کہ اس کے سَو سَو پونڈ کے حِصے ایک
ایک ہزار کو بکنے شروع ہو گئے۔ اس کمپنی کی دیکھا دیکھی اُن
دنوں اور بھی بہت سی کمپنیاں کھل گئیں۔ جن میں سے کئی
جعلی تھیں۔ کسی کمپنی نے دعوٰے کیا کہ وہ کھارے پانی کو
میٹھے پانی میں تبدیل کرے گی۔ ایک نے سپین کے گدھوں
کو انگلستان میں در آمد کرنے کا ارادہ کیا۔ اور ایک کمپنی
نے تو یہ اشتہار دیا۔ کہ ہم اپنے کام کو وقت آنے پر
ظاہر کرینگے۔ وغیرہ وغیرہ ان سب کمپنیوں کے حِصّے بکنے شروع
ہو گئے۔ اس پر ۱۷۲۰ء میں ساؤتھ سی کمپنی کے ڈائرکٹروں
کو خیال ہؤا کہ اس طرح کی دیگر کمپنیاں کھل جانے پر
ان کی اپنی کمپنی کے حصوں کی قیمت پر اثر پڑے گا۔ اس لئے
انہوں نے جعلی کمپنیوں کی قلعی کھولنی شروع کر دی اور ان
میں سے کئی ایک پر مقدمے بھی چلوائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا۔
کہ تمام کمپنیوں پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا۔ اور لوگوں
نے خرید کردہ حِصّے فروخت کرنے شروع کر دئے۔ اب حِصوں

کی قیمت گرنی شروع ہو گئی اور جلدی ہی سوتھ سی کمپنی کے ہزاروں کے حصّے سینکڑوں سے بکنے لگے۔ ایسے حالات میں کمپنی ٹوٹ گئی۔ بے شمار لوگ مفلس اور خستہ حال ہو گئے۔ ملک میں شور مچ گیا۔ اور جب معلوم ہؤا۔ کہ وزرا نے بھی کمپنی کے سودوں سے بے شمار نفع کمایا ہے اور بعض حالات میں رشوت بھی لی ہے۔ تو لوگوں کے غصے کی انتہا نہ رہی۔ ایک مجرم وزیر نے خود کشی کر لی۔ وزیر خزانہ کو بر طرف کر دیا گیا۔ اور تیسرا وزیر سٹین ہوپ (Stanhope) جلدی ہی مر گیا۔ آخر 1721ء میں وال پول کو وزیر اعظم بنایا گیا۔ تاکہ لوگوں کو مکمل تباہی کے گڑھے سے نکالے۔ اس نے کمپنی کے ڈائرکٹروں کی جائدادیں ضبط کر کے اور لوگوں کو روپیہ کی کچھ ادائیگی کر کے ملک میں امن بحال کیا۔

سوتھ سی کمپنی کے ٹوٹنے کو سوتھ سی ببل (South Sea Bubble) کا پھٹنا بھی کہتے ہیں ؛

Q. Trace the development of the Party System of Government and state how the office of the Prime Minister was created.

سوال۔ گورنمنٹ کے پارٹی سسٹم کو کیسے ترقی ملی۔ اور وزیر اعظم کا عہدہ کیسے شروع ہؤا؟

پارٹی گورنمنٹ پارٹی گورنمنٹ سے مراد اس پارٹی کی حکومت ہے۔ جس کے ممبران کی پارلیمنٹ میں اکثریت ہو۔ حکومت کے وزیر اسی پارٹی سے لئے جاتے ہیں۔

موجودہ رواج - انگلستان میں کئی سیاسی جماعتیں ہیں جن میں سے تین زیادہ مشہور ہیں۔ لبرل، (Liberal) کنسرویٹو، (Conservative) اور مزدور پیشہ یا (Labour)۔ ہر پانچ سال کے بعد پارلیمنٹ کا انتخاب ہوتا ہے - اس انتخاب میں جس پارٹی کے ممبران کی اکثریت ہو جاوے۔ بادشاہ اس پارٹی کے لیڈر کو بلا کر وزیر اعظم بنا لیتا ہے اب یہ وزیر اعظم اپنی پارٹی میں سے چند لائق اور معتمد آدمیوں کو حکومت کے کام کے لئے چن لیتا ہے اور انہیں مختلف محکموں کا انچارج مقرر کر دیتا ہے۔ ان اشخاص کو وزیر کہتے ہیں اور ان وزراء کی مجلس کا نام کیبنٹ (Cabinet) ہے۔ اگر برسر حکومت پارٹی کے ممبران کی اکثریت کسی وجہ سے اقلیت میں تبدیل ہو جاوے۔ تو دوسری پارٹی جس کے ممبران کی تعداد زیادہ ہو۔ بادشاہ کے حکم سے اپنی وزارت مرتب کرتی ہے۔ برسر حکومت پارٹی کو انگریزی میں (Party in Power) یا سرکاری پارٹی اور دوسری پارٹی کو (Opposition) کہتے ہیں۔

پارٹی سسٹم کی ابتدا

ولیم سوم نے پہلے پہل اپنے وزراء وگ اور ٹوری دونو پارٹیوں سے چُنے لیکن وہ وزیر خیالات کے اختلاف کے باعث آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ اس لئے حکومت کا کام خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ولیم نے مجبوراً اپنے سارے وزیر اسی پارٹی سے لینے شروع کر دئے جس کے ممبران کی پارلیمنٹ میں اکثریت تھی۔ اُن دنوں

کیبنٹ کے جلسوں کی صدارت بادشاہ خود کیا کرتا تھا اور سلطنت کے سارے کام انہی وزرا کے مشورے سے طے پاتے تھے۔ یہی طریقۂ حکومت ملکہ این کے زمانے میں بھی جاری رہا۔ جارج اول انگریزی زبان بالکل نہیں جانتا تھا۔ اور اسے انگلستان کے سیاسی معاملات میں بھی چنداں دلچسپی نہ تھی۔ اور وہ اکثر انگلستان سے غیر حاضر رہا کرتا تھا۔ اس لئے اس نے شروع شروع کے چند اجلاس کے بعد کیبنٹ کے اجلاس میں جانا بے سود سمجھ کر کیبنٹ کی صدارت ایک قابل وزیر کے حوالے کر دی۔ رفتہ رفتہ یہ وزیر وزیر اعظم کہلانے لگا۔ اور اس طرح سے وزیر اعظم کا عہدہ شروع ہو گیا۔ انگلستان کا پہلا وزیر اعظم سر رابرٹ والپول تھا،

جارج دوم

1727ء سے 1760ء تک

جارج دوم بھی اپنے باپ کی طرح انگلستان کی نسبت ہینوور سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ لیکن وہ انگریزی زبان سے واقف تھا۔ اس لئے ملک کے عام کاروبار اور پالیٹکس میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتا تھا۔ ملکہ کیرولائن کا اس پر حد سے زیادہ اثر تھا۔ اور ہمیشہ اس کے اشارے پر ناچتا رہتا تھا اس کے عہد میں سر رابرٹ والپول ایک بڑے عرصہ تک بادشاہ کا وزیر اعظم بنا رہا۔

Q. Give a brief account of the life-sketch of Sir Robert Walpole and also describe his administration. **V. Imp.**

(P. U. 1927, 31, 35, 37, 39)

سوال - سر رابرٹ والپول کی زندگی اور اس کی وزارت کے عہد کا مختصر حال بیان کرو۔

سر رابرٹ والپول

والپول نارفوک کے ایک دولتمند زمیندار کے ہاں 1676ء میں پیدا ہوا۔ اس نے ایٹن اور کیمبرج میں معمولی سی تعلیم پائی۔ اور 1700ء میں پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہوا۔ سوتھ سی کمپنی کے ٹوٹنے پر جب ہزار ہا لوگ تباہ و برباد ہو گئے۔ تو لوگوں نے متحد ہو کر وزارت کے برخلاف آواز بلند کی اس پر بادشاہ نے اسے مالی معاملات کا ماہر ہونے کے باعث ملک کو مصیبت سے بچانے کے لئے وزیر اعظم بنا دیا۔

وزیر اعظم بنتے ہی اس نے کمپنی کے ڈائرکٹروں کی جائداد بیچکر کمپنی کے حصہ داروں کو روپیہ ادا کیا۔ والپول انگلستان کا پہلا وزیر اعظم تھا۔ اور 1721ء سے 1742ء تک اسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز رہا۔ آخر چار ہزار پونڈ سالانہ پنشن دے کر اسے ریٹائر کر دیا گیا۔ اتنا طویل عرصہ کوئی اور شخص وزیر اعظم نہیں رہا۔ اور نہ ہی اس سے پہلے کسی وزیر کو اس کی خدمات کے عوض پنشن عطا ہوئی۔

والپول کا کیرکٹر اور داخلی پالیسی

وال پول کچھ بہت لکھا پڑھا نہ تھا

لیکن پرلے درجے کا معاملہ فہم اور موقعہ شناس تھا۔ وہ مالی معاملات میں ماہر اور جائز اور ناجائز طریقوں سے اپنا مطلب نکالنے میں کافی دسترس رکھتا تھا۔ اس کے عہد وزارت میں رشوت ستانی عام اور باقاعدہ ہو گئی۔ اس نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے کے لئے رشوت عہدے۔ خطابات وغیرہ کھلے دل سے دئے۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ "Every man has his price" "ہر ایک آدمی کی قیمت ہوتی ہے۔ جو اسے ادا کرنے سے اس سے کام لیا جا سکتا ہے"۔

وہ امن کا خواہاں تھا۔ اور ملک کے انتظام میں بڑی بڑی تبدیلیاں کر کے اپنی مخالفت پیدا کرنے سے پرہیز کرتا تھا۔ ڈسنٹرز (Dissenters) کی خواہش تھی۔ کہ ٹسٹ ایکٹ اور کارپوریشن ایکٹ کو ہٹا دیا جاوے۔ لیکن ایسا کرنے سے چرچ آف انگلینڈ کے حامیوں کے ناراض ہو جانے کا احتمال تھا۔ اس لئے اس نے ان قوانین کو منسوخ تو نہ کیا۔ لیکن ہر سال **قانونِ معافی** (Indemnity Act) پاس کر کے ٹسٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں پر عدالتوں کے کئے ہوئے جرمانوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اس طرح سے ٹسٹ ایکٹ قانون بنا رہا۔ لیکن اس کو توڑنے والے ڈسنٹرز کی سزائیں معاف کر دی گئیں۔ اسی قسم کے دیگر طریقوں سے اس نے ملک کے ہر ایک طبقے کو خوش رکھنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے ساتھی وزراء کو اپنی پالیسی پر چلانا چاہتا تھا۔ اس لئے جب کسی وزیر کو اس نے

مخالف رائے کا پایا۔ اُس کو اِس نے فوراً وزارت سے نکال دیا۔

وال پول نے اپنی داخلی پالیسی میں ہمیشہ مفصلہ ذیل پانچ امور کو پیشِ نظر رکھا۔

(۱) وہ امن پسند تھا۔ اور اس کا مقولہ تھا کہ "Let sleeping dogs lie" یعنی "سوئے ہوئے کتوں کو سویا ہوا رہنے دو"۔ اسلئے بڑی بڑی تبدیلیوں کو ناپسند کرتا تھا۔

(2) چونکہ وِگ خاندانوں کی مدد سے ہینوور خاندان تختِ انگلستان پر قائم تھا۔ اور وِگ خاندانوں اور اس کی اپنی طاقت کا دار و مدار ہینوور خاندان کے بادشاہوں کے طفیل قائم تھا۔ اس لئے والپول نے ہمیشہ ہینوور خاندان کی مدد کی۔

(3) وہ شہرت اور اقتدار چاہتا تھا۔ اس لئے اس کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ پارلیمنٹ میں وِگ پارٹی کا اقتدار بنا رہے تاکہ اس کی لیڈر شپ بھی قائم رہے۔

(4) اس کی بڑی خواہش تھی کہ ہوس آف لارڈز کے بہت سے اختیارات چھین کر ہوس آف کامنز کے حوالے کر دئے جاویں۔

(5) وہ چاہتا تھا۔ کہ انگلستان کے لوگ غیر ممالک سے تجارت کر کے خوشحال ہو جاویں۔ اس غرض سے اس نے فری ٹریڈ (Free Trade) کے اصول پر عمل کیا۔ نیز تجارت کی ترقی کے لئے ملک میں ہر قیمت پر امن قائم رکھا۔

والپول کی خارجی پالیسی | وال پول کسی غیر ملک سے

جنگ کرنے پر راضی نہ تھا۔ اور ہمیشہ اس کی کوشش یہی رہی کہ یورپ میں صلح ناموں کے ذریعے امن قائم رکھا جاوے۔ اور وہ اپنی کوششوں میں اکثر کامیاب رہا۔ ۱۷۳۸ء میں ورانٹ پولینڈ کے جھگڑے میں سپین اور فرانس نے مل کر آسٹریا کے بر خلاف جنگ شروع کر دی اور انہوں نے آسٹرین بادشاہ کو عہدنامہ یوٹریکٹ کی خلاف ورزی کر کے اس کو اٹلی کے مقبوضات سے بے دخل کر دیا۔ تو بھی والپول نے جنگ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اور سال کے آخر میں فخریہ طور پر کہا۔ کہ اس سال یورپ کے دس ہزار آدمی جنگ میں کام آئے ہیں۔ لیکن اُن میں سے ایک بھی انگریز نہیں تھا"

عہدنامہ یوٹریکٹ کے مطابق انگریزوں کو ہر سال ایک تجارتی جہاز جنوبی امریکہ کی سپین کی بستیوں میں بھیجنے کی اجازت تھی۔ لیکن انگریز اس پر قانع نہیں تھے۔ اور وہ اُن بستیوں سے کھلے بندوں تجارت کے خواہاں تھے اور ناجائز طریقوں سے بھی اپنا مال ان بستیوں میں بھیجنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ اس پر سپین والوں نے بہت بُرا منایا اور انہوں نے انگریزی جہازوں کی تلاشی شروع کر دی۔ اس پر انگریزوں نے سپین کے برخلاف بہت شور مچایا اور مجبوراً والپول کو سپین سے لڑائی کرنی پڑی۔ جس میں انگریزوں کو کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ اور اخراجاتِ جنگ وغیرہ میں کافی خرچ آ گیا۔ لوگوں نے جنگ میں ناکامی کا الزام والپول پر لگایا۔ انہی دنوں پارلیمنٹ میں اس کا اقتدار بھی کم ہو گیا۔ اس پر ۱۷۴۲ء میں اس نے استعفا دے دیا +

Q. Write a short note on Jenkin Ears War.

سوال - جنکن کے کانوں کی جنگ پر مختصر نوٹ لکھو۔

جنکن کے کانوں کی جنگ

وجہ - انگریز تاجر ہسپانوی بستیوں سے تجارت کرنا چاہتے تھے۔ اور سپین والے انہیں ہر سال ایک سے زیادہ جہاز اپنی بستیوں میں لے جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اس لئے انگریزوں نے ناجائز طریقوں سے اپنے تجارتی مال کو نوآبادکاروں کے علاقے میں بھیجنا شروع کر دیا۔ اس پر سپین والوں نے انگریزی جہازوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور آخر جھگڑا بہت بڑھ گیا۔ اور انگریز سپین سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ انہی دنوں جنکن نامی ایک کپتان نے اپنے کٹے ہوئے کان ہوس آف کامنز میں پیش کئے اور بتایا کہ سپین والوں نے لڑائی کے دوران میں اس کے کان کاٹ دئے تھے۔ چنانچہ لوگوں میں سپین سے بدلہ لینے کے لئے ایک سخت جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور وال پول کو مجبوراً اعلان جنگ کرنا پڑا۔

واقعات - وال پول نے یہ جنگ اپنی مرضی سے شروع نہیں کی تھی۔ اس لئے انگریز فوجی افسروں میں بھی کوئی خاص جوش نہ تھا اور اسی لئے انگریزوں کو اس جنگ سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور لڑائی ایک دوسرے کے جہازوں پر اکا دکا حملوں کی شکل میں کئی سال جاری رہی سپین اور فرانس نے ایک خفیہ خاندانی عہدنامہ کر کے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا اقرار کر لیا۔ اور آسٹریا کے

بادشاہ چارلس کے مرنے پر یورپ میں ایک بڑی خونریز جنگ شروع ہو گئی۔ انگریز آگے ہی سپین سے برسرِ پیکار تھے۔ اس لئے جنکنس کے کان کی جنگ آسٹریا کی وراثت کی جنگ میں مل کر لڑائی ازسرِ نو شروع ہو گئی اس جنگ کی ناکامی کے سبب وال پول بہت بدنام ہو گیا۔ اور جب اس نے آسٹرین وراثت کی جنگ میں بھی شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ تو لوگوں نے اس کے برخلاف بہت واویلا شروع کر دیا۔ حتےٰ کہ ۱۷۴۱ء کی پارلیمنٹ میں اس کے حامیوں کی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی۔ چونکہ جارج دوم بھی لڑائی میں کودنے کا خواہاں تھا۔ اس لئے وہ بھی وال پول کا مخالف ہو گیا اور اُسے مجبوراً استعفا دینا پڑا۔

Q. Briefly describe the causes, chief events and results of the War of Austrian Succession. **Imp.**

سوال۔ آسٹریا کی وراثت کی جنگ کی وجوہات اس کے مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو۔

آسٹریا کی وراثت کی جنگ

۱۷۴۰ء سے ۱۷۴۸ء

وجہ۔ چارلس ششم شہنشاہ آسٹریا کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی صرف ایک لڑکی مہریا تھریسیا (Maria Theresa) تھی۔ جس کو وہ اپنا جانشین مقرر کرنا چاہتا تھا۔ لیکن سالک لا (Salic Law) کے مطابق یورپ کے کسی ملک پر کوئی عورت حکمران نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے چارلس ششم نے

اپنے مرنے سے پہلے پریگمٹیک سینکشن (Pragmatic Sanction) کے ذریعے یورپ کے تقریباً تمام بادشاہوں سے تحریری اقرار کرا لیا۔ کہ وہ اس کی وفات پر اُس کی بیٹی میریا تھرلیسا کو آسٹریا کی جائز وارث تسلیم کر لیں گے۔

لیکن ۱۷۴۰ء میں اس کی وفات پر فریڈرک دوم شاہ پرشیا نے آسٹریا کے ایک صوبے سلیشیا پر قبضہ کر لیا اور اس کی دیکھا دیکھی بویریا نے بھی آسٹریا کے تخت کا دعوے کر کے آسٹریا پر حملہ کر دیا۔ اور مملکت آسٹریا کے الیکٹروں نے بھی بویریا کے حاکم کو اپنا شہنشاہ منتخب کر لیا۔ فرانس اور سپین نے بویریا کی مدد کی اور ہالینڈ اور انگلینڈ نے میریا تھرلیسا کی حمایت میں ہتھیار اٹھا لئے۔ انگلینڈ کے جنگ میں کودنے کی ظاہری وجہ تو میریا تھرلیسا کی حمایت تھی۔ لیکن اصل میں وہ فرانس کی بری اور بحری برتری کو زک پہنچانا چاہتا تھا۔

واقعات

جارج دوم نے ۱۷۴۳ء میں انگریزوں اور ہینووریَن افواج کے ساتھ فرانسیسوں کو ڈیٹنجن (Dettingen) کے مقام پر شکست دی لیکن ۱۷۴۵ء میں فرانسیسوں نے انگریزی افواج کو فانٹی نائے (Fontenoy) کے مقام پر شکست دے کر پہلی شکست کا بدلہ لے لیا۔

جیکوبائٹ بغاوت ۱۷۴۵ء

فرانس نے جیمز اولڈ پری ٹنڈر کے بیٹے چارلس ینگ پری ٹنڈر

کو انگلینڈ پر حملہ کرنے کے لئے ابھارا چنانچہ یہ شہزادہ
صرف سات آدمیوں کے ساتھ 1745ء میں سکاٹ لینڈ
کے ساحل پر اترا۔ سکاٹ لینڈ کے کئی قبائل اس سے
شامل ہو گئے۔ اب شہزادہ اس پہاڑی فوج کے ساتھ
جنوب کی طرف بڑھا اور پرتھ اور ایڈن برگ پر
قبضہ کرکے اپنے باپ جیمز سوم کے بادشاہ ہونے کا
اعلان کر دیا۔ انگریزی افواج نے اس کے اور جنوب کی
طرف بڑھنے کو روکنا چاہا۔ لیکن پرسٹن پینز (Preston
Pans) کے مقام پر شکست کھائی۔ اب چارلس نے
کار لائل (Carlisle) پر قبضہ کر لیا اور لنڈن
کی طرف بڑھنا شروع کر دیا اور کمبرلینڈ اور لینکا شائر
سے بلا کسی مزاحمت کے گزر کر ڈربی تک جا پہنچا۔
لیکن اس نے دیکھا کہ انگلینڈ کے لوگوں نے اس کی کوئی مدد
نہیں کی۔ نیز اس کی ہائی لینڈرز کی سپاہ بھی طویل جنگ سے گھبرا
رہی تھی۔ اس لئے اس نے مجبوراً سکاٹ لینڈ کی واپسی کا حکم دیا
اب انگریزی افواج نے اس پر حملہ کر دیا۔ لیکن فال کرک
(Falkirk) کے مقام پر 1746ء میں چارلس نے انہیں
شکست دے کر بھگا دیا۔ اتنے میں ڈیوک آف کیمبرلینڈ یورپ سے
واپس آ گیا۔ اس نے ایک بڑی بھاری جمعیت کے ساتھ چارلس
کو ۱۶ر اپریل 1746ء کو کلاڈن (Culloden) کے
مقام پر شکست فاش دی۔ اور اس کے ساتھیوں کو سخت
بے رحمی سے تلوار کے گھاٹ اتارا گیا۔ اس کے بعد
جیکوبائٹس نے پھر کبھی بغاوت کا نام نہ لیا۔

پہلی کرناٹک وار

وار آف آسٹرین وراثت کے یورپ میں چھڑ جانے کے باعث ہندوستان میں بھی فرنچ اور برٹش ایسٹ انڈیا کمپنیوں میں جنگ شروع ہو گئی اور کئی لڑائیوں کے بعد ڈوپلے نے انگریزوں سے مدراس کا شہر لے لیا۔

امریکہ

اسی طرح سے انگریز اور فرانسیسی آبادکاروں میں امریکہ میں بھی لڑائی ہو پڑی۔ اور انگریزوں نے فرانسیسیوں سے لوئیس برگ اور کیپ برٹن کے علاقے چھین لئے۔

صلحنامہ ایکس لاشیپل ۱۷۴۸ء
(Peace of Aix La Chapelle)

نتائج۔ لڑائی کا خاتمہ ایکس لاشیپل کے صلح نامے کی رُو سے ۱۷۴۸ء میں ہوا۔ اس کی شرائط حسب ذیل تھیں:۔

(۱) سیلیشیا کا صوبہ فریڈرک اعظم شاہ پرشیا کو دیا گیا۔

(2) شاہ سارڈینیا کو میریا تھریسیا نے میلان کا کچھ علاقہ دیا۔ اور پرما کی ڈچی (Duchy) فلپ پنجم شاہ سپین کے چھوٹے بیٹے فلپ کے حوالے کی گئی۔

(3) انگلینڈ اور فرانس نے ایک دوسرے کے مفتوحہ علاقے واپس کر دئے۔

(4) فرانس نے چارلس ایڈورڈ پری ٹنڈر کو فرانس سے نکال دینے کا وعدہ کیا اور جارج دوم کو انگلستان کا بادشاہ تسلیم کر لیا

(5) میریا تھریسیا آسٹریا اور آسٹرین نیدرلینڈ کی حکمران تسلیم کر لی گئی۔

Q. Describe the causes, events and results of the Seven Years' War. **V. Imp.**
(*P. U. 1928, 32, 36, 39*)

سوال۔ جنگِ ہفت سالہ کے اسباب۔ واقعات اور نتائج بیان کرو۔

جنگ ہفت سالہ
1756ء سے 1763ء

اصلی وجوہات۔ اکیس لاشپیل کے عہدنامہ کے باوجود ہندوستان اور امریکہ میں انگریز اور ہندوستانی ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہے۔

(۱) شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ اور ایلیگھنی (Alleghanies) پہاڑ کے مشرق میں انگریزوں کی تیرہ بستیاں تھیں اور ان کے شمال میں کینیڈا اور جنوب میں لوسی آنا (Louisiana) فرانسیسوں کی بستیاں تھیں - اب فرانسیسوں نے ایلیگھنی پہاڑ کے شمال اور جنوب میں قلعوں کی ایک مضبوط قطار بنا کر انگریزوں کو مغرب کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔ ان قلعوں میں سے سب سے مضبوط قلعے کا نام فورٹ ڈوکیسن (Fort Duquesne) تھا۔ جس پر انگریز جرنیل براڈک (Braddock) نے 1755ء میں حملہ کیا۔ لیکن شکست کھائی۔ اس سے اب انگریز بستیاں شمال مغرب اور جنوب کی طرف سے فرانسیسیوں سے اور مشرق کی طرف سے سمندر سے گھر گئیں۔

(2) فرانسیسی گورنر ڈوپلے اور اس کے بہادر جرنیل بوسے نے چندا صاحب کو نواب کرناٹک اور صلابت جنگ کو

نظام حیدرآباد بنا کر اُن کو فرانسیسی حمایت میں لے لیا۔ اور بنگال کے نواب نے بھی انگریزوں کو وہاں سے نکالنے کے منصوبے باندھنے شروع کر دئیے تھے۔

(۳) آسٹریا کی تخت نشینی کی جنگ سے یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ کہ آیا آئندہ انگریز سمندر کے مالک ہونگے یا فرانسیسی نیز ان دونو کے درمیان تجارتی رقابت بھی تھی۔ اور انگریز فرانس کے زیادہ طاقت ور ہو جانے کو یورپین حکومتوں کے توازن اقتدار کے منافی سمجھتے تھے۔

(۴) فوری وجہ۔ میریا تھریسا عہدنامہ ایکس لاشیپل کے دنوں سے ہی انگریزوں کو مطلب پرست اور خود غرض سمجھ رہی تھی۔ اور اب اُس نے انگریزوں کی دوستی کی جگہ فرانس۔ روس۔ سویڈن اور سیکسنی سے رابطہ اتحاد پیدا کر لیا۔ تاکہ وہ فریڈرک سے سیلیشیا کا علاقہ واپس لے سکے۔ فرانس سے رقابت کے باعث انگریز فریڈرک شاہ پرشیا سے مل گئے۔ اور جنگ ہفت سالہ کا آغاز ہو گیا۔

واقعات یہ جنگ یورپ۔ امریکہ اور ہندوستان تینوں براعظموں میں بیک وقت لڑی گئی۔ جنگ کے آغاز میں انگلستان کا وزیر اعظم نیوکاسل تھا۔ جسمیں کسی جنگ کو کامیابی سے چلانے کی بالکل قابلیت نہ تھی۔ اس لئے انگریزوں کو ہر جگہ شکستوں پر شکستیں ہوئیں۔ بنگال میں سراج الدولہ نے انگریزوں سے کلکتہ چھین لیا اور اس طرح سے بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ شمالی امریکہ میں دریائے اوہایو (Ohio) اور سینٹ لارنس کی لڑائیوں میں انگریزوں کو شکست اٹھانی پڑی

یورپ میں جنگ

یورپ میں فرانسیسیوں نے انگریزوں سے جزیرہ منارکا (Minorca) چھین لیا۔ اور جب امیر البحر بنگ (Byng) کو اسے دوبارہ قبضہ میں کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ تو اس نے سلامتی اسی میں دیکھی کہ وہاں سے ناکام واپس انگلینڈ پہنچ جاوے۔ فرانسیسیوں نے انگریزی کمانڈر ڈیوک آف کمبرلینڈ کو ہیسٹن بیک (Heston Beck) کے مقام پر 1757ء میں شکست دے کر ہینوور کا علاقہ چھین لیا۔ اور مغرب کی طرف سے انگریزوں کے حریف فریڈرک شاہ پرشیا پر چڑھائی کر دی اور کولون (Colon) کے مقام پر اسے شکست دی۔ روس اور آسٹریا کی مشترکہ افواج نے بھی فریڈرک کو پریگ (Prague) پر شکست دے کر پسپا ہونے پر مجبور کیا۔

غرضیکہ ہر جگہ انگریزوں اور فریڈرک اعظم پر قافیہ تنگ کر دیا گیا۔ ان ناکامیوں کے باعث نیوکاسل کی وزارت کے برخلاف سخت شور مچ گیا اور آخرکار بادشاہ کو اپنی خلاف مرضی ولیم پٹ (William Pitt) کو نیوکاسل کی وزارت میں وزیر جنگ بنانا پڑا۔ ولیم پٹ نہایت قابل اور اعلےٰ سیاست دان تھا۔ اس نے فوراً فریڈرک کو مدد دے کر اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا جس سے اس نے فرانسیسیوں کو یورپین جنگ میں اتنا مصروف رکھا۔ کہ فرانس کے لئے یورپ سے باہر اپنی افواج اور جنگی جہازوں کا بھیجنا ناممکن ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی پٹ نے انگریزی افواج سے امریکہ کی انگریز بستیوں کی مدد کی۔ جب انگریز عوام نے اس کے پرشیا کے بھاری اخراجات کے خلاف آواز اٹھانی چاہی

تو اس سنے یہ کہہ کہ کہ "I will conquer America in Germany میں امریکہ کو جرمنی میں فتح کروں گا"
ان کی آواز کو بند کر دیا۔

فریڈرک اعظم نے انگریزی مدد سے فرانسیسیوں اور آسٹرین افواج کا مردانہ وار مقابلہ کر کے انہیں کئی مقامات پر پسپا کیا اور آخر ۱۷۵۹ء میں فرانسیسیوں کو منڈن (Minden) کے مقام پر شکست فاش دے کر جارج دوم کی موروثی جائداد ہینوور کو دشمن کے قبضے سے چھڑا لیا۔ اسی سال امیرالبحر ہاک (Hawke) نے فرانسیسی بیڑے کو قوئبرن بے (Quiberon Bay) کے پاس تباہ کر کے انگلستان کو فرانسیسی حملے کے خطرے سے آزاد کر دیا۔

امریکہ میں جنگ

ولیم پٹ بڑا مردم شناس تھا۔ اس نے ایک انگریز کمانڈر ہو (Howe) کو امریکہ کی انگریزی افواج کا افسرِ اعلےٰ مقرر کیا۔ اور کینیڈا پر حملہ کرنے کی ہدایات دیں۔ چنانچہ ہو نے ۱۷۵۸ء میں کیپ برٹن اور لوئیس برگ کو فرانسیسیوں سے فتح کر لیا۔ اور انگریز آباد کاروں کے لشکر نے قلعہ ڈوقوالیسن (Duquesne) پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کا نام تبدیل کر کے پٹس برگ (Pittsburg) رکھ دیا۔ بہادر ہو کی وفات پر پٹ نے جنرل ولف (Wolfe) کو اس کی جگہ کمان افسر بنایا۔ اور اس نے ۱۷۵۹ء میں کوئبک (Quebec) پر چڑھائی کی فرانسیسی جرنیل مونٹ کام نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ لیکن

انگریزی افواج کے سامنے کچھ پیش نہ چل سکی۔ ولف اور مونٹ کالم دونو میدان جنگ میں کام آئے۔ اور کوئبک فتح ہو گیا۔ اب ولیم پٹ نے ایمہرسٹ (Amherst) کو امریکن فوجوں کا افسر بنا کر بھیجا۔ اُس نے 1760ء میں مانٹریال (Montreal) فتح کر کے کینیڈا کو فتح کر لیا۔

ہندوستان میں واقعات جنگ

شروع شروع میں ہندوستان میں بھی انگریزوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بنگال کے نواب سراج الدولہ نے انگریزوں پر کئی ایک ظلم ڈھائے۔ اور انہیں بنگال سے نکال کر فرانسیسیوں سے دوستی گانٹھ لی۔ اس پر کلائیو نے کلکتہ کے قلعے کو نواب سے بزور شمشیر واپس لے لیا۔ اور 1757ء میں پلاسی کی لڑائی میں سراج الدولہ کو شکست فاش دے کر میر جعفر کو نواب بنگال بنا دیا۔ فرانسیسی جرنیل بسے (Bussy) کے شمالی سرکار کی طرف چلے جانے کے باعث انگریزوں نے شمالی سرکار پر قبضہ کر لیا۔ اس پر نظام حیدر آباد نے فرانسیسیوں سے تعلقات توڑ کر انگریزوں سے دوستی کر لی۔

اب بنگال کی افواج اور روپیہ کے طفیل سر آئر کوٹ (Sir Eyre Coote) نے فرانسیسیوں کو 1761ء میں وندواش کے مقام پر شکست فاش دے کر ان کی طاقت کا خاتمہ کر دیا۔ اور آخر پانڈیچری پر بھی انگریزوں نے قبضہ کر لیا۔

1761ء میں فرانس کی مدد کے لئے سپین بھی جنگ میں

کود پڑا لیکن بجائے کوئی فائدہ پہنچانے کے اپنی دو بستیوں منیلا (Manilla) اور ہوانا (Havana) سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

1760ء میں جارج دوم کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کی جگہ اس کا پوتا جارج سوم کے نام سے تخت انگلستان پر بیٹھا۔ وہ پٹ اور نیو کاسل دونو وِگ لیڈروں کو وزارت سے نکال کر اپنی پارٹی کو بر سر اقتدار دیکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے 1761ء میں ولیم پٹ کو وزیر جنگ کے عہدے سے ہٹا دیا۔ اور 1762ء میں نیو کاسل کو بھی وزارت سے نکال دیا۔ نئی وزارت بادشاہ کی زیر ہدایت صلح کی خود خواہشمند تھی۔ اور یورپ کی باقی سلطنتیں بھی لڑائی سے تنگ آ گئی تھیں۔ اس لئے 1763ء میں عہدنامہ پیرس کے مطابق صلح ہو گئی

عہدنامہ پیرس 1763ء
(Treaty of Paris)

عہدنامہ پیرس کی بڑی بڑی شرائط حسب ذیل تھیں:-

(1) سیلیشیا کا علاقہ پرشیا ہی کے پاس رہا۔

(2) انگریزوں کو فرانس سے کینیڈا۔ نواسکوشیا اور کیپ برٹن کے علاقے ملے۔

(3) سپین نے فلوریڈا کا علاقہ انگریزوں کو دے کر منیلا اور ہوانا واپس لے لئے۔

(4) فرانسیسیوں کو پانڈی چری اور چندر نگر واپس مل گئے۔ لیکن قرار پایا کہ وہ ان کے گرد فصیل بنا کر

اس کو فوجی ضروریات کے لئے مستحکم نہیں بنا سکیں گے۔
(5) فرانسیسیوں کو نیو فونڈ لینڈ کے ساحل پہ ماہی گیری کی اجازت مل گئی۔

جنگ ہفت سالہ کے نتائج

(1) یورپ میں انگریزی بحری فوقیت کا سکہ بیٹھ گیا اور سب سمندری شاہراہیں انگریزی قبضے میں آ جانے کے باعث انگلینڈ سمندر کی ملکہ بن گیا۔
(2) ہندوستان اور امریکہ میں فرانسیسی اقتدار کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔
(3) تجارت اور بستیوں کے معاملے میں انگریزوں کے رستے سے سب رکاوٹیں دور ہو گئیں۔

Q. Write a brief note on the life and work of Pitt the Elder. V. Imp.

سوال۔ پٹ دی ایلڈر کی زندگی کے حالات اور اس کے کام پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

ولیم پٹ لارڈ چیتھم (Lord Chatham)

ولیم پٹ جو بعد میں ارل آف چیتھم (Earl of Chatham) بنایا گیا۔ انگلستان کی اُن مایہ ناز ہستیوں میں سے ایک تھا۔ جنہوں نے اپنے ملک کی نہایت نازک وقت پہ مدد کر کے اس کی عظمت کا شہرہ چہار دانگ عالم میں پھیلا دیا۔ ولیم پٹ 1708ء میں پیدا ہوا۔ اور ایٹن اور آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد

فوج میں ملازم ہو گیا۔ وہ 1735ء میں وال پول کی وزارت کے زمانے میں پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ اور اپنی راست بازی اور دلیش بھگتی کے باعث بہت جلد وال پول کی مخالف پارٹی کا ایک سرگرم لیڈر بن گیا۔ اور وزارت کے ناجائز کاموں پر سخت نکتہ چینی شروع کر دی - اس کی تقاریر سے متاثر ہو کر لوگوں نے وال پول کو سپین کے برخلاف 1739ء میں اعلان جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ اور جب اس جنگ میں انگلستان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ تو پٹ اور اس کے ساتھیوں نے اس ناکامی کا الزام وال پول ہی پر تھوپا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وال پول کو استعفا دینا پڑا۔ وال پول پٹ اور اس کے ساتھیوں کو بوائے محبِّ وطن (Boy Patriots) اور لوگ پٹ کو دی گریٹ کامنر (The Great Commoner) کہتے تھے۔ 1746ء میں اسے فوجیوں کو تنخواہ تقسیم کرنے کا کام سونپا گیا۔ جسے اس نے نہایت دیانتداری سے نبھایا۔ 1757ء میں ایسے وقت میں جب انگلستان کو دنیا کے ہر حصے میں اپنے مخالفین سے شکستیں مل رہی تھیں۔ اور یورپ میں عام خیال ہو گیا تھا۔ کہ عنقریب ہی انگلستان اور پرشیا کا چراغ گل ہو جائے گا۔ ولیم پٹ کو نیو کاسل کی وزارت میں وزیر جنگ بنایا گیا۔ پٹ کو اپنے آپ پر اتنا بھروسہ تھا۔ کہ وہ اکثر کہا کرتا تھا۔ کہ میں اور صرف میں ہی انگلستان کو بچا سکتا ہوں۔ اس کا یہ دعوے سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ اس کے چارج لینے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد جنگ کا نقشہ بالکل بدل گیا۔ انگریزوں کی

ناکامیابیاں کامیابیوں میں تبدیل ہونے لگیں۔ اور انگریزوں کو دنیا کے ہر حصے سے فتوحات کی خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ اس کی پالیسی نہایت کامیاب نکلی۔ اس نے پرشیا کی روپے سے کھلے دل سے مدد کی۔ اور اس روپیہ سے فریڈرک نے فرانس کو یورپ میں اپنے خلاف اس طرح سے مشغول رکھا۔ کہ وہ امریکہ اور ہندوستان کے فرانسیسیوں کی مدد نہ کر سکا۔ اور خود اس نے بہترین نوجوان جرنیل بھرتی کر کے فوج کی کمان اُن کے سپرد کی اور انہیں امریکہ اور ہندوستان میں بھیجا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کینیڈا اور ہندوستان انگریزوں کے ہاتھ آ گئے۔ فرانسیسی بحری طاقت تباہ ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فرانسیسی تجارت کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا۔

1761ء میں پٹ نے جارج سوم کو سپین کے خلاف اعلانِ جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن بادشاہ نے نہ مانا۔ اس پر ولیم پٹ نے وزارت سے استعفا دے دیا۔ 1766ء میں امریکن بستیوں کے جھگڑے کو نپٹانے کے لئے جارج سوم نے اسے ارل آف چیتھم بنا کر اپنا وزیر اعظم بنایا لیکن اب اس کی صحت خراب ہو چکی تھی۔ اس لئے دو سال بعد اس نے استعفا دے دیا۔ امریکہ کی جنگ آزادی کے دوران میں اس نے بڑی کوشش کی۔ کہ کسی طرح انگلینڈ بستیوں کی بات مان کر ان کو انگلستان سے علیحدہ نہ ہونے دے لیکن اس وقت کسی نے اس کی بات کو نہ سنا۔ 1778ء میں ہؤس آف لارڈز میں تقریر کرتے ہوئے وہ بے ہوش

ہو کر گر پڑا اور بعد ازاں تقریباً ایک ماہ بیمار رہ کر مر گیا۔

ولیم پٹ بلا شبہ انگلستان کا ایک بہترین وزیر جنگ گذرا ہے۔ جنگ ہفت سالہ میں اسی کے حوصلہ تدبر اور قابلیت نے انگریزوں کی ڈوبتی ناؤ کو نہ صرف سلامتی سے پار ہی لگا دیا۔ بلکہ انگلستان کو اس سے کئی گنا بڑے ممالک کینیڈا اور بنگال کا مالک بنا کر اسے ایسی شاہراہ پر لگا دیا۔ کہ وہ دنیا کی عظیم ترین سلطنت بن سکے۔

جارج سوم

1760ء سے 1820ء تک

Q. Give a brief account of the character and policy of George III.

سوال۔ جارج سوم کے کیرکٹر اور اس کی پالیسی کا مختصر حال بیان کرو۔

جارج سوم کا کیریکٹر

جارج دوم کا بڑا بیٹا فریڈرک 1751ء میں مر گیا۔ اس لئے جارج دوم کی وفات پر فریڈرک کا بڑا لڑکا جارج سوم کے نام سے تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ تخت پر بیٹھنے کے وقت صرف بائیس سال کا تھا۔ وہ انگلستان میں پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ اس کی تعلیم و تربیت ہوئی تھی۔ اس لئے

وہ اپنے باپ اور دادا کی طرح جرمنی کا مشتاق نہیں تھا بلکہ وہ اپنے آپ کو برٹن کہلانے میں فخر سمجھتا تھا۔ وہ ایک سُست نیک طبع فرض شناس اور ضدی بادشاہ تھا۔ مذہبی خیالات میں وہ چرچ آف انگلینڈ کا پکا پیرو اور عیش وعشرت کی زندگی کی جگہ سادہ رہنے کو زیادہ پسند کرتا تھا۔

جارج سوم کی پالیسی

جارج سوم کو بولنگ بروک (Bolingbroke) کی کتاب محبّ وطن بادشاہ (Patriot King) پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ چونکہ بولنگ بروک ٹوری خیالات رکھتا تھا۔ اس لئے اس کتاب کے مطالعہ نے جارج سوم کو بھی وگ خاندانوں کا مخالف بنا دیا۔ اس کا اتالیق بیوٹ (Bute) اسے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جارج بادشاہ بننا۔ بس اس نے تخت پر بیٹھتے ہی بادشاہی اختیارات کو پھر سے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ وِگ گذشتہ دو بادشاہوں کے زمانے میں برسرِ اقتدار رہتے تھے۔ اس لئے اب اُن کی طاقت کا توڑنا آسان کام نہیں تھا۔ در اصل جارج سوم پورے طور پر ٹوری خیالات کا نہ تھا۔ اور وہ چاہتا تھا۔ کہ دونوں پارٹیوں سے بالاتر ہو کر حکومت کرے۔ اس نے ٹوریوں سے صرف اس لئے تعلقات جوڑے کہ وہ ان کی مدد سے وگ خاندانوں کی فضیلت کو توڑ سکے۔

اس کی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنی ایک علیحدہ ایسی پارٹی بنالے۔ جو اس کے اشارے پر چلے۔ اس غرض کے لئے بادشاہ نے رشوت دینے اور دیگر ناجائز وسائل

سے ممبران کو قابو میں رکھنے کے تمام طریقے برتنے شروع کر دئے۔ یہی طریقے تھے۔جنہیں وال پول نے استعمال کر کے وگ خاندانوں کی طاقت بڑھائی تھی۔ اور اب جارج سوم نے انہی طریقوں کے استعمال سے ان کی طاقت کو تباہ کرنے کی ٹھانی۔ اور تقریباً پچاس سال تک نہایت جرأت اور استقلال سے اسی پالیسی پر عمل کیا۔ اور آخر کار وگوں کی طاقت کو توڑ کر بادشاہ کے دوستوں کی ایک پارٹی (King's Friends) بنا لی۔ جو اس کے اشارہ پر چلتی تھی۔اس پارٹی کی مدد سے بادشاہ نے اپنی مرضی کے مطابق اپنے وزراء کو منتخب کرنے کے حق کو پھر سے حاصل کر لیا۔

Q. Write a short note on John Welkes
(P. U. 1939)

سوال۔ جان ولکس پر مختصر نوٹ لکھو

جان ولکس

جان ولکس ایک اخبار نارتھ برٹن کا اڈیٹر اور پارلیمنٹ کا ممبر تھا۔ وہ کچھ اچھے چلن کا انسان نہیں تھا۔ لیکن زمانے کی رفتار کے مطابق اپنے آپ کو تبدیل کرنا بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔ اس نے اپنے اخبار کے 45 ویں میں بادشاہ کی ایک تقریر پر بڑی کڑی نکتہ چینی کی۔ جس سے بادشاہ سخت ناراض ہو گیا۔ اور وزیر اعظم نے ایک جنرل وارنٹ جس میں کسی شخص کا نام درج نہ تھا جاری کر کے جان ولکس اور اس کی اخبار کے سارے عملے کو گرفتار کر لیا۔ اور مقدمہ ایک جج پیریٹ (Pratt) کے سپرد ہوا۔ جس نے جان ولکس

اور اس کے ساتھیوں کو باعزت بری کر دیا۔ اس پر اُس نے گورنمنٹ پر ہرجانہ کا دعوےٰ دائر کرکے دو ہزار پونڈ وصول کر لئے۔

اب جان ولکس عوام کی نظر میں ہیرو بن گیا۔ اور جب گورنمنٹ نے ایک اور مقدمہ میں اسے پھنسانا چاہا۔ تو وہ بھاگ کر فرانس چلا گیا۔ اس پر گورنمنٹ نے اسے مفرور قرار دے دیا۔ چار سال بعد جب وہ انگلستان واپس آیا۔ تو لوگوں نے اُسے پھر پارلیمنٹ کا ممبر چنا۔ لیکن گورنمنٹ نے اُسے پارلیمنٹ میں بیٹھنے نہ دیا۔ سرکاری عتاب نے اس کی عزت کو اور بڑھا دیا اور لوگوں نے اسے بار بار چار دفعہ پارلیمنٹ کا ممبر چنا۔ اور آخر عوام نے اسے لنڈن کا لارڈ میئر بھی منتخب کر لیا۔ اس تمام جھگڑے کا نتیجہ یہ نکلا کہ گورنمنٹ کو عوام کی آواز کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور ولکس پارلیمنٹ کا ممبر اور لنڈن کا لارڈ میئر بن گیا۔

نتائج:۔ (۱) عوام کو معلوم ہو گیا۔ کہ جنرل وارنٹ کے ذریعے کوئی آدمی گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔

(2) لوگ جسے چاہیں۔ پارلیمنٹ کا ممبر بنا سکتے ہیں۔

(3) اخبارات کو پارلیمنٹ میں کی گئی تقاریر کو چھاپنے اور اس اُن پر آزادانہ رائے زنی کرنے کا حق حاصل ہو گیا۔

Q. Give a brief account of the American War of Independence or state how England lost her American colonies. **V. Imp.**

(P. U. 1925, 26, 31, 32, 35, 37, 40)

امریکہ کی جنگ کی آزادی کا مختصر حال بیان کرو۔

امریکہ کی جنگِ آزادی

۱۷۷۵ء سے ۱۷۸۳ء

امریکن نو آباد کار۔ ٹیوڈر بادشاہوں نے انگلستان میں ریفرمیشن جاری کر کے وہاں چرچ آف انگلینڈ قائم کیا۔ اور اس بات کی سخت کوشش کی کہ تمام انگریز ان کے جاری کردہ مذہب پر چلیں۔ پیورٹن اور ڈسنٹرز نے ان مذہبی اصلاحات کو ناکافی سمجھا۔ اور رومن کیتھلک لوگوں نے ان اصلاحات کو بدعت سمجھ کر بہت بُرا منایا۔ چنانچہ ان دونوں انتہا پسند فرقوں نے اور خاص کر پیورٹنز اور ڈسنٹرز نے انگلستان میں اپنی ضمیر کے مطابق مذہبی آزادی نہ پاکر وطن کو چھوڑ دیا۔ اور وہ امریکہ میں جاکر آباد ہو گئے۔ ان جفاکش اور محنتی لوگوں نے جنگلات سے ملک کو صاف کیا۔ اور اصلی باشندوں سے جنگ کر کے انہیں مغرب کی طرف بھگا دیا۔ اور خود بحر اوقیانوس کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ تک آباد ہو گئے۔ جنگ ہفت سالہ کے وقت اُن بستیوں کی تعداد تیرہ تھی۔ ان بستیوں کی اصلی تاریخ جنرل ولف کی کیوبک کی فتح (ابراہیم کی بلندیوں Heights of Abraham) سے شروع ہوتی ہے

جنگ آزادی کی وجوہات

(۱) انگریز آباد کار اپنے وطن

سے ناراض ہو کر اپنی خود داری کو قائم رکھنے کی خاطر امریکہ جا آباد ہوئے تھے۔ مگر کچھ تو مادرِ وطن کی محبت اور کچھ غیر ملکی حکومتوں کے ڈر سے ابھی تک انہوں نے انگلینڈ کے بادشاہ کی اطاعت سے سر نہ پھیرا تھا۔ اور انگلینڈ بھی ابھی تک انہیں اپنے قبضہ میں سمجھ کر اس پر حکومت کرتا رہا تھا۔ اس قبضہ اور حکومت کی غرض یہ تھی۔ کہ انگلستان کی تجارت اور دولت بڑھے۔ چنانچہ پارلیمنٹ نے انگلستان کے مفاد کی خاطر کئی ایسے قانون پاس کئے۔ جن سے امریکن بستیوں کو بہت خسارہ میں رہنا پڑا۔ نیویگیشن ایکٹ کے مطابق امریکہ کی بستیوں کو غیر ممالک سے تجارت کرنے کے لئے صرف انگریزی جہازوں میں مال منگوانا پڑتا تھا۔ اور انگلینڈ سے تجارت کرتے وقت بھی صرف انگریزی جہازوں کو ہی برتنے کا حکم تھا۔ اس ایکٹ نے بستیوں کے لئے اپنے جہاز بنانے ممنوع قرار دئے تھے۔ نیز بستیوں کو کئی اشیاء خود تیار کرنے سے منع کیا جاتا۔ اور انہیں وہ اشیاء انگلستان سے منگوانے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ تاکہ انگریزوں کا روزگار چلتا رہے۔ ان جابرانہ احکام کے باعث آبادکار انگلستان سے خوش نہ تھے۔

(۵) جنگ ہفت سالہ سے پیشتر بستیوں کو ہمیشہ یہ خطرہ رہا کرتا تھا۔ کہ کہیں کینیڈا۔ اور لوئی سی آنا وغیرہ کے فرانسیسی ان کی بستیوں پر قبضہ نہ کر لیں۔ لیکن جب جنگ ہفت سالہ کے بعد امریکہ سے فرانس کی طاقت کا خاتمہ ہو گیا۔ تو بستیوں کا ڈر بھی ہمیشہ کے لئے جاتا رہا۔ اس لئے اب وہ خود داری کے جذبہ سے متاثر ہو کر پارلیمنٹ کے امریکہ

میں جاری کردہ سخت احکام کے خلاف شور مچانے لگے۔

(3) جنگ ہفت سالہ میں فرانس سے لڑنے میں انگریزوں کو بہت سا روپیہ خرچ کرنا پڑا۔ اور اس لئے اُن کا قومی قرضہ بھی بہت بڑھ گیا۔ اب پارلیمنٹ نے نو آبادیوں سے اخراجات جنگ کے ایک حصہ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ لیکن کوئی تسلی بخش جواب نہ ملنے پر 1765ء میں پارلیمنٹ نے سٹیمپ ایکٹ (Stamp Act) پاس کیا۔ جس کی رُو سے امریکہ والوں پر لین دین کے کاغذات پر اور دیوانی عدالتوں میں سٹیمپ لگانا پڑتا تھا۔ بستیوں نے اس ایکٹ کے برخلاف سخت واویلا کیا اور کہا۔ کہ جب ہمارے نمائندے برطانیہ کی پارلیمنٹ میں نہیں لئے جاتے۔ تو پارلیمنٹ کو ہم پر ٹیکس لگانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ No Taxation without Representation۔ کیونکہ ٹیکس لوگوں کی رضامندی سے ہی لگایا جا سکتا ہے ÷

(۴) اس ایجیٹیشن سے متاثر ہو کر 1766ء میں سٹیمپ ایکٹ منسوخ کر دیا گیا۔ لیکن اسی سال راکنگھم (Rockingham) کی وزارت نے ایک ڈیکلیریٹری ایکٹ (Declanatory Act) کے ذریعے اس اصول کو تسلیم کر لیا۔ کہ انگلستان کی پارلیمنٹ کو بستیوں پر ٹیکس لگانے کا حق حاصل ہے۔

(5) 1768ء میں پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کر کے امریکہ کی بستیوں میں جانے والے کاغذ۔ شیشہ۔ رنگ اور چائے پر محصول لگا دیا۔ اس پر آباد کاروں نے از سر نو شورش شروع کر دی اور کئی جگہ بلوے بھی ہوئے۔

(6) اس پر لارڈ نارتھ نے 1773ء میں چائے کے سوائے تمام اشیاء پر سے محصول ہٹا دیا۔ لیکن بستیوں والے اسی ضد پر اڑے رہے کہ پارلیمنٹ کو بستیوں پر ٹیکس لگانے کا کوئی حق نہیں۔ چنانچہ جب ایسٹ انڈیا کمپنی کے چائے سے بھرے ہوئے جہاز بوسٹن (Boston) کی بندرگاہ میں پہنچے تو آبادکاروں نے قلیوں کے بھیس میں جہاز میں پہنچ کر چائے کو سمندر میں پھینک دیا۔ اس واقعہ کو تاریخ میں بوسٹن ٹی پارٹی (Boston Tea Party) کہتے ہیں۔

اس پر انگریزوں نے بوسٹن کی بندرگاہ کو تجارت کے لئے بند کر دیا۔ اور میساچوسٹس (Massachusetts) کی بستی کو جس کا صدر مقام بوسٹن تھا۔ چارٹر سے محروم کر کے اسے براہ راست انگلینڈ کے ماتحت کر دیا۔ اور وہاں مارشل لا جاری کر دیا۔

(7) اس پر جارجیا کے سوائے تمام بستیوں کے نمائندوں نے فلیڈلفیا کے مقام پر ایک کانفرنس کر کے اعلان کیا۔ کہ انگلستان کو بستیوں پر ٹیکس لگانے کا کوئی حق نہیں۔ اور ہم اس وقت تک انگلستان سے کوئی تعلقات نہ رکھیں گے۔ جب تک کہ وہ ہمارے حقوق کو تسلیم نہ کرے۔

(8) بستیوں کے اس بائیکاٹ نے لارڈ نارتھ پر ظاہر کر دیا۔ کہ امریکہ کو جبر سے قابو میں رکھنا محال ہے۔ چنانچہ اس نے فروری 1775ء میں اعلان کیا۔ کہ جو بستیاں شاہی اخراجات کے لئے کچھ سالانہ رقم منظور کریں گی۔ اُن کو ہر قسم کے شاہی ٹیکسوں سے آزاد کر دیا جاوے گا۔ یہ

رعایت حالات کے مطابق ناکافی تھی۔ اور اس وقت دی گئی۔ جبکہ پانی سر سے گذر چکا تھا۔ اور اب بستیوں کو قابو میں رکھنا بہت مشکل ہو چکا تھا۔ اس پر 1775ء کے شروع میں پارلیمنٹ نے بستیوں کو باغی قرار دے کہ اُن کی سرکوبی کے لئے افواج بھیج دیں۔

واقعات

(۱) بوسٹن کے گورنر نے امریکن ملیشیا (Militia) کے اسلحہ خانے کو اپنے قبضے میں کرنے کا حکم دیا۔ جس پر انگریزی فوج اور بستیوں کی ملیشیا میں لیکسنگٹن (Lexington) کے مقام پر 1775ء میں پہلی لڑائی ہوئی۔ جس میں بستیوں کو فتح ہوئی۔

(2) بنکر ہل (Benkers Hill) 1775ء۔ اس کے بعد بنکر ہل کے مقام پر دونو افواج کی جنگ ہوئی۔ جس میں انگریزوں کو فتح ہوئی۔ اور انہوں نے بوسٹن پر قبضہ کر لیا۔

(3) اعلانِ آزادی

Declaration of Independence

بنکر ہل کی شکست کے بعد تمام بستیوں نے فلے ڈلفیا کے مقام پر ایک اور کانفرنس منعقد کی۔ جس نے جنرل واشنگٹن کو بستیوں کی افواج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا اور ۴ر جولائی 1776ء کو ایک اعلان کیا۔ کہ ہم تیرہ بستیاں آئندہ سے انگلستان سے بالکل آزاد ہیں اور ان تیرہ بستیوں کو ملا کر انہیں ریاست ہائے امریکہ (United States of America) کا نام دیا گیا۔

(۴) بروک لن (Brooklyn) کی جنگ۔ اگست 1776ء

میں انگریزی جنرل سر ولیم ہو نے واشنگٹن کو بروک لن کے مقام پر شکست دی۔ اور نیو یارک پر قبضہ کر لیا اور سارا سردی کا موسم وہیں گذارا۔

(5) **فلے ڈلفیا۔** ۱۷۷۷ء میں موسم گرما شروع ہوتے ہی سر ولیم ہو نے فلے ڈلفیا کو فتح کر لیا۔

(6) **جنرل برگائن** (Burgoyne) نے کینیڈا سے ایک انگریزی فوج کے ساتھ جنوب کی طرف کوچ کیا۔ لیکن بستیوں کی افواج نے اکتوبر ۱۷۷۷ء میں اسے سارا ٹوگا (Saratoqa) کے مقام پر گھیر کر اس سے ہتھیار ڈلوا لئے۔ اور اس کی آٹھ ہزار فوج کو قید کر لیا۔

(7) **فرانس اور سپین کا جنگ میں شامل ہونا**

سارا ٹوگا پر انگریزی افواج کے ہتھیار ڈالنے کا اثر یورپین ممالک پر بہت پڑا۔ فرانس اور سپین نے جو جنگ ہفت سالہ کی شکست کا بدلہ لینے پر تلے ہوئے تھے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی آزادی کو تسلیم کر کے انگریزوں کے برخلاف ۱۷۷۸ء میں اعلان جنگ کر دیا۔ اور ۱۷۸۰ء میں ہالینڈ نے بھی امریکہ کی حمایت میں انگریزوں سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ اور فریڈرک اعظم شاہ پرشیا اور کیتھرائن دوم والئے روس کی سرکردگی میں تمام شمالی حکومتوں نے انگریزوں کو اپنے ممالک کے جہازوں کی تلاشی لینے سے روکنے کے لئے ایک مسلح غیر جانبداری کا رویہ اختیار کر لیا۔

(8) اب فرانس کے ہزاروں والنٹیر امریکہ جا پہنچے اور امریکنوں سے مل کر انگریزوں سے لڑنا شروع کر دیا۔ انگریزی بحری فوقیت بھی تضعف یورپ کی متحدہ مخالفت کے سامنے قائم نہ رہ سکی۔

اس لئے امریکہ کو یورپ سے ہر قسم کی امداد ملنی شروع ہو گئی۔

(۹) اب جارج سوم نے لارڈ کارنوالس کو امریکہ کی انگریزی افواج کا کمانڈر۔ان چیف بنا کر بھیجا۔ اور اس نے جارجیا اور کیرولینا کی ریاستوں کو مطیع کرکے ورجینیا پر حملہ کر دیا۔ لیکن سردی کا موسم آ جانے اور افواج کی کمی کے باعث اسے یارکٹن (Yorktown) کی بندرگاہ کی طرف واپس ہٹنا پڑا۔ یہاں اسے امید تھی۔کہ انگریزی امیرالبحر راڈنی (Rodney) اپنی افواج سے اسے آ ملیگا لیکن انگریزی بیڑے کو فرانسیسی امیرالبحر گراسی (Admiral de Grasse) نے شکست دے کر بہت کچھ تباہ کر دیا تھا۔ اب واشنگٹن کی افواج نے خشکی کی طرف سے اور فرانسیسی بحری بیڑے نے سمندر کی طرف سے یارکٹن پر حملہ کر دیا۔ آخر ۱۷ر اکتوبر 1781ء کو لارڈ کارنوالس نے مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دئے۔

(۱۰) اپریل 1782ء میں ایڈمرل راڈنی نے امیرالبحر گراسی کو ڈومینیکا (Dominica) کے مقام پر شکست دی۔ اور انگریزی بحری فوقیت کو یورپ اور امریکہ کے سمندروں میں پھر سے قائم کر دیا۔

(۱۱) ہندوستان میں فرانسیسیوں نے انگریزوں کے دشمن حیدرعلی سلطان میسور کی مدد کی اور اس نے اور مرہٹوں نے انگریزوں کے برخلاف ہتھیار اٹھائے۔لیکن وارن ہیسٹنگز نے حالات کو جلدی ہی قابو میں کر لیا۔

(۱۲) امریکہ کی دیکھا دیکھی آئرلینڈ کے پروٹسٹنٹوں اور رومن

کیتھلک لوگوں نے ایک مسلح فوج تیار کی اور اس کے بل بوتے پر آئرش پارلیمنٹ نے 1782ء میں ڈیکلریشن آف لیجسلیٹو انڈی پنڈنس (Declaration of Legislative Independence) پاس کر کے آئرلینڈ کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔ اس پر پارلیمنٹ نے پوائننگس لاز کو منسوخ کر کے آئرش پارلیمنٹ کے آئرلینڈ کے لئے قوانین بنانے کے حقوق کو تسلیم کر لیا۔ اور اس طرح سے پروٹسٹنٹ آئرلینڈ کو مطمئن کر دیا۔

عہدنامہ ورسئے 1783ء (Treaty of Versailles) یہ جنگ عہدنامہ ورسئے کے مطابق 1783ء میں ختم ہوئی۔ اس کی اہم شرائط یہ تھیں:-

(1) برطانیہ اور یورپ کی تمام طاقتوں نے اضلاع متحدہ امریکہ کی آزادی کو تسلیم کر لیا۔

(2) انگریزوں کے پاس امریکہ میں کینیڈا۔ نیوفونڈ لینڈ اور نوواسکوشیا رہنے دئے گئے۔

(3) برطانیہ نے سپین کو فلوریڈا اور منارکا واپس کر دئے۔

(4) فرانس کو چندر نگر۔ ماہی وغیرہ مقامات واپس دئے گئے اور اسے جزائر غرب الہند اور افریقہ میں بھی کچھ علاقہ دیا گیا۔

جنگ آزادی در اصل ایک بڑی فوجی جنگ نہیں کہی جا سکتی۔ البتہ اسے ایک سیاسی جنگ کہا جا سکتا ہے کیونکہ امریکہ میں دونو پارٹیوں کے پاس کوئی بڑی زبردست فوج نہیں تھی۔ اور دونوں طرفوں کے اکثر

فوجی سپاہی نیم دلی سے (چونکہ وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے تھے) لڑ رہے تھے۔ انگلستان میں جارج سوم امریکہ کی آزادی کے راستے میں بڑی بھاری رکاوٹ تھا۔ لیکن وگ پارٹی امریکہ کی آزادی کی حامی تھی۔ دوسری طرف امریکہ میں جنوبی ریاستیں انگلستان سے تعلقات توڑنے کے حق میں نہ تھیں لیکن شمالی ریاستیں مکمل آزادی کی خواہاں تھیں۔ اس جنگ میں بڑے بھاری لشکروں کی لڑائی نہ ہونے کے باوجود اس جنگ سے بہت سے دور رس نتائج نکلے۔ امریکہ میں ایک ایسے عظیم ملک کا وجود پیدا ہو گیا جس نے آئندہ نہ صرف تجارت اور صنعت ہی میں یورپین ممالک کا مقابلہ کیا۔ بلکہ یورپ کے تمام ممالک سیاسی جنگوں میں بھی اس کی مالی۔ اخلاقی اور فوجی مدد کے خواہاں رہنے لگے۔ انگریزی ساکھ کو ہر لحاظ سے دھکا لگا۔ اور اس جنگ آزادی نے فرنچ ریوولیوشن کی بنیاد رکھ دی۔ آئرلینڈ کو علیحدہ پارلیمنٹ مل گئی۔ اور جارج سوم جیسے زبردست بادشاہ کو پارٹی گورنمنٹ کے اصولوں کو ماننا پڑا۔

Q. What do you understand by the French Revolution? Describe the causes that led to its outbreak. **Imp.**

(P. U. 1929, 30)

سوال۔ انقلاب فرانس سے تم کیا سمجھتے ہو۔ نیز اس کے وجوہات بیان کرو۔

انقلاب فرانس | انقلاب فرانس سے مراد وہ تحریک ہے۔ جو 1789ء میں فرانس میں پیدا ہوئی۔

اور جس نے شاہی خاندان کے اکثر ممبران اور امراء سلطنت کا خاتمہ کر کے فرانس میں جمہوری حکومت قائم کی۔ اور امراء اور چرچ کی خاص رعائتیں چھین کر سب لوگوں کو مساوات۔ آزادی اور اخوت (برادرانہ سلوک) کی تعلیم دی۔

وجوہات اس انقلاب کی بڑی بڑی وجوہات حسب ذیل تھیں:۔

لوئیس چہاردہم کی لڑائیاں اور عوام پر ٹیکس:۔ فرانس کا بادشاہ لوئیس چہاردہم بڑا بہادر اور پرلے درجہ کا حریص تھا۔ اس نے اپنی شہرت کی خاطر تمام یورپ میں فتنہ و فساد کی آگ لگا رکھی تھی۔ جرمنی۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ ہالینڈ اور برطانیہ کو اس کی طامع اور جابرانہ خواہش نے بڑی بڑی خونریز لڑائیوں کی لپیٹ میں لا کر بے شمار مالی اور جانی نقصان پہنچایا۔ جہاں اُس نے یورپ کی تمام حکومتوں سے فرانس کا لوہا منوایا۔ وہاں فرانس کو بھی ناقابل برداشت ٹیکسوں کے بوجھ کے تلے دبا دیا۔ جب تک فتوحات کی واہ وا جاری رہی۔ فرانس کے عوام نے ٹیکسوں کے نشتر کو کم محسوس کیا۔ لیکن جب لوئیس چہاردہم کے جانشینوں کے زمانے میں یہ واہ وا بند ہو گئی۔ تو انہوں نے محسوس کیا۔ کہ یہ ٹیکس تو فرانس کا کچومر نکال رہے ہیں۔ سڑکوں پر چلنے۔ دریاؤں کے پلوں پر سے گذرنے۔ فصل کاٹنے۔ مکانوں اور جھونپڑیوں کی تعمیر نمک کا استعمال غرضیکہ روٹی پکانے کے تنوروں پر بھی ٹیکس لگا دیئے گئے۔

(۲) ٹیکسوں کی غیر منصفانہ تقسیم مالیہ زمین اتنا زیادہ

تھا۔ کہ گورنمنٹ کا گھر پورا کرنے کے بعد کاشتکاروں کے پاس کھانے کو بھی مشکل سے کچھ بچتا تھا۔ اور پھر لطف یہ کہ امرا اور بڑے بڑے پادری عام ٹیکسوں سے مستثنٰی تھے۔ گورنمنٹ ان سے ڈرتی تھی۔ اور اسی لئے ان سے ٹیکس وصول کرنے کی جرأت نہ کرتی تھی۔

(۳) کاشتکاروں کی خستہ حالت۔ فرانس کے تمام قوانین امرا کے آرام اور فائدے کو مدِ نظر رکھ کر بنائے جاتے تھے۔ غریب کاشتکاروں کو اجازت نہ تھی۔ کہ اپنے کھیتوں کے گرد باڑ لگا سکیں۔ کیونکہ اس سے امرا کے گھوڑوں اور کتوں کو شکار کرتے ہوئے رُکنا پڑتا تھا۔ کسی کاشتکار کی مجال نہ تھی۔ کہ کسی امیر شکاری کو کہے کہ خدا کے واسطے ہم پر رحم کرو اور ہماری فصلوں کو تباہ و برباد نہ کرو۔ اور اگر کوئی فریاد کرے تو عدالتیں امراء کی اپنی تھیں۔ اور غربا کو قید کرا دینا کوئی مشکل کام نہ تھا۔

(۴) امراء اور سرکاری عہدہ دار۔ سلطنت کے بڑے بڑے افسر عدالتوں کے جج اور مجسٹریٹ۔ فوجوں کے بڑے بڑے عہدیدار۔ بادشاہ کے مشیر اور اہلکار تمام کے تمام امراء اور پادریوں کے بالائی طبقے سے لئے جاتے تھے۔ کسی غریب کا بچہ کبھی خواب میں بھی یہ خیال نہ کر سکتا تھا۔ کہ وہ کبھی حکومت کا ایک رکن بن سکتا ہے۔

(۵) ناقص انتظامِ حکومت۔ بادشاہ مطلق العنان اور غیر ذمہ دار تھا۔ کسی قسم کی اسمبلی یا انجمن نہیں تھی۔ جو اُسے غربا پر رحم کرنے کا مشورہ دے سکے۔ بادشاہ اور اس کے مشیر بڑے فضول خرچ اور عیاش تھے۔ اور بیدردی سے ملک کا روپیہ خرچ کرتے تھے۔ فرانس کے عوام انگلستان کے چھوٹے سے جزیرے کی پارلیمنٹ اور اس کے

کارناموں کو دیکھتے تھے۔ لیکن مجبور تھے۔ اور موقعہ کی تلاش میں تھے

(۶) ان حالات نے والٹیر (Voltaire) - روسیو (Rousseau) اور ڈڈیرٹ (Diderot) جیسے فلاسفروں کو جنم دیا۔ والٹیر کو خدا اور مذہب میں اعتقاد نہیں تھا۔ اس نے لوگوں کو بتایا کہ خدا اور مذہب کا ڈر پادریوں نے اپنے اقتدار اور لوٹ کو قائم رکھنے کے لیئے بنایا ہے۔

روسیو کی تعلیم اس سے مختلف تھی۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ قدرت نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے۔ اور خدا کی نظر میں شاہ وگدا پادری اور غریب جولاہا سب برابر ہیں۔ اور وہ ہر ایک کو اس کے مرنے پر اس کے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دیتا ہے لیکن اس دُنیا میں اپنی غرضوں کو پورا کرنے کے لئے بادشاہوں نے انسان کو غلام بنا رکھا ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ غلامی کی زنجیروں کو کاٹ کر آزاد ہو جاویں۔ لہٰذا اُس نے آزادی۔ مساوات اور اخوت کی تعلیم دی۔ اس نے عوام کو یہ بھی بتایا کہ حکومت کا خزانہ ان ہی کے ادا کردہ ٹیکسوں سے بھرتا ہے۔ اور جنگوں میں وہی اپنی بہادری اور شجاعت سے دشمن کے دانت کھٹے کرتے ہیں۔ بادشاہ اور اس کے اراکین نہ تو ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ ملک کو بچانے کے لئے کچھ کام کرتے ہیں۔ اس لیئے عوام ہی ملک کے اصلی وارث ہیں اور بادشاہ اور اس کے درباری ان کے محافظ اور ملازم۔ نیز اس نے عوام کو بتایا۔ کہ اگر ایک غریب آدمی جرأت کر کے اٹھ کھڑا ہو۔ تو اُس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

(7) امریکہ کی جنگِ آزادی میں فرانس کے بے شمار والنٹیرز بستیوں کو آزاد کرانے کے لئے بھرتی ہو کر لڑ چکے تھے۔ اور انگریز جیسی زبردست قوم سے مقابلہ کر کے امریکن آباد کاروں کو آزاد کرا چکے تھے۔ اب ان لوگوں کے دل میں اپنے ملک کو بھی ظالم بادشاہوں کے پنجے سے رہائی دلانے کے خیالات پیدا ہوں گئے۔

(8) ۱۷۸۸ء میں فرانس میں سخت قحط پڑا۔ جس سے ٹیکسوں کی ادائیگی ناممکن ہو گئی۔

(9) فوری وجہ۔ بادشاہ لوئیس شانز دہم نے دیکھا۔ کہ ملک قرضے کے نیچے دبا ہوا ہے۔ صرف سود کی مقدار ہی اتنی ہے کہ اس کی ادائیگی ایک امرِ محال ہے۔ رعایا آگے ہی ٹیکسوں سے نالاں ہے۔ اور ٹیکسوں کے اور بوجھ اٹھانے کے بالکل ناقابل۔ اس لئے اس نے تقریباً ڈیڑھ سو سال کی فراموش کی ہوئی سٹیٹس جنرل (States Gereral) کے انتخاب کا حکم دیا۔ چنانچہ مئی ۱۷۸۹ء میں لوگوں کی اس نمائندہ جماعت کا اجلاس ہوا۔ اور بڑے غور و خوض کے بعد سٹیٹس جنرل کا نام قومی جماعت (National Assembly) رکھا۔ اس اسمبلی نے فیصلہ کیا۔ کہ امرا اور اعلےٰ طبقے کے لوگوں پر بھی ویسے ہی ٹیکس لگائے جاویں۔ جیسے غربا پر ہیں۔ نیز بادشاہ کے مطلق العنانی کے اختیارات میں کمی کر کے اسے اسمبلی کے سامنے جوابدہ بنایا۔ بادشاہ نے یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر اس قومی جماعت کو برخاست کرنے کا حکم دیا۔ لیکن قوم کے نمائندگان نے اپنا کام ختم کرنے سے پیشتر برخاست

ہونے سے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس عدول حکمی پر فوج کی مدد لینی چاہی۔ اس پر پیرس کے لوگ ہتھیار لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے بسٹائل (Bastille) پر حملہ کر کے کل پولیٹیکل اور خوفناک قسم کے قیدیوں کو چھڑا لیا۔ اور بادشاہ ملکہ کو حراست میں لے لیا۔ ۱۷۹۱ء میں بادشاہ حراست سے نکل بھاگا۔ لیکن گرفتار ہو گیا۔

واقعات ۱۷۹۲ء میں آسٹریا اور پرشیا نے اس خوف سے کہ کہیں ان کی رعایا بھی فرانسیسوں کی طرح بادشاہ اور امرا کے خلاف اٹھ کھڑی نہ ہو۔ فرانس کے برخلاف فوج کشی کر دی۔ اس پر لوگوں نے بادشاہ اور ملکہ کو قتل کر دیا۔ اور فرانس میں قہر کا دور (Reign of Terror) شروع ہو گیا۔ ہزاروں امرا اور افسروں کو فرانس کے ہر بڑے شہر اور قصبے میں قتل کر دیا گیا۔ اس قتل عام کے بعد ۱۷۹۵ء میں فرانس میں پارلیمنٹ انگلستان کے طرز پر دو ایوان بنائے گئے اور حکومت کا کام پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی کے سپرد ہوا۔ جسے ڈائرکٹری (Directory) کہتے ہیں۔

انگلستان اور انقلاب فرانس (۱) انقلاب پسندوں سے ہمدردی۔ شروع شروع میں عام انگریزوں کا رویہ انقلاب پسندوں کے ساتھ بڑا ہمدردانہ تھا۔ کیونکہ مدبرین کا خیال تھا۔ کہ فرانس میں ذمہ دار حکومت جاری ہونے کے بعد دونو اقوام ایک دوسرے کی دوست بن جاوینگی اور لڑائی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ینگر پٹ (Younger Pitt) نے بھی جو ان دنوں انگلستان کا وزیر اعظم تھا۔ اس انقلاب

کو خوش آمدید کہا۔ لیکن تھوڑے دور نے انگلستان کے بڑے بڑے سیاست دانوں کو اس کا مخالف بنا دیا۔ چنانچہ جب فرانس نے ۱۷۹۲ء دنیا کے ممالک کے باشندوں سے اپیل کی۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے ممالک میں جمہوری حکومتیں قائم کریں۔ اور اس غرض کے لئے فرانس کی انقلاب پسند فوج اُن کی امداد کریگی تو پٹ نے انقلابی تحریک کو انگلستان میں پھیلنے سے روکنے کے لئے کئی ایک سخت تجاویز اختیار کیں

(۱) پٹ نے پارلیمنٹ میں اصلاح کی تحریک کو بند کر دیا۔ کیونکہ وہ وقت ایسی تحریکوں کے لئے خطرناک تھا۔

(2) ہیبئس کارپس ایکٹ کو معطل کر دیا۔ اور تمام جائز پولیٹیکل جلسے بھی ممنوع قرار دے دئے۔

(3) غیر ملکیوں کے لئے ایک قانون پاس کرکے ان میں سے مشتبہ لوگوں کو ملک بدر کر دیا۔

(4) جن جن سیاسی انجمنوں یا کلبوں پر فرانسیسی انقلاب پسندوں کی حمایت کا شبہ تھا۔ ان کے لیڈروں کو قید خانہ میں بند کر دیا۔

(5) بادشاہ کے خلاف کوئی کلمہ منہ سے نکالنا جرم قرار دیا گیا۔

انگلستان نے فرانس کے خلاف اعلانِ جنگ کیوں کیا؟

(۱) فرانس نے آسٹریا اور پرشیا کی افواج کو والمی (Valmy) کے مقام پر شکست دے کر اپنی حکومت کو اتنی وسعت دے دی کہ یورپ کا توازنِ اقتدار

خطرے میں پڑ گیا۔

(2) فرانس کے انقلاب پسندوں نے ہالینڈ و بلجیم پر حملہ کرکے وہاں جمہوری حکومت قائم کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور اس طرح سے رودبار انگلستان کے پار کی بندرگاہوں کا فرانسیسی اقتدار میں آ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

(3) فرانس کے انقلاب پسندوں نے یورپ کے تمام ممالک کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ملکوں کے بادشاہوں سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے انقلاب لائیں اور انہیں فرانسیسی فوجی مدد کا یقین دلایا۔

(4) 1793ء میں فرانس نے پہل کرکے انگلینڈ اور ہالینڈ کے بر خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

واقعات پہلا دور۔ ۹۳ء سے ۱۸۰۲ء تک۔

اس پر انگلستان بھی آسٹریا۔ پرشیا۔ سپین۔ اٹلی اور ہالینڈ سے مل کر فرانس سے برسر پیکار ہو گیا۔ اور اپنے بے شمار مالی ذرائع سے فرانس کے شاہ پرستوں اور اتحادیوں کی مدد کرنی شروع کر دی۔

انہی دنوں فرانس کے شاہ پرستوں نے بھی بغاوت کر دی۔ اور انگریزوں نے اپنا بحری بیڑا اُن کی مدد کے لئے **ٹولون** (Toulon) کے مقام پر بھیجا۔ جسے فرانسیسی توپ خانہ کے ایک **نوجوان کارسیکن کپتان نپولین بوناپارٹ** (Napoleon Bonaparte) نے شکست فاش دی اور بغاوت کو دبا دیا۔ ۹۶ء میں ڈائرکٹری نے نپولین کو فوج کی کمان دے کر اٹلی میں آسٹریا کے مقابلے

کے لیئے بھیجا۔ اس بہادر جرنیل کی سرکردگی میں فرانسیسی افواج نے بہادری اور شجاعت کے وہ کارنامے دکھائے۔ کہ نپولین کا نام چار دانگ عالم میں مشہور ہو گیا۔ فرانس کی فاقہ مست اور بجم برہنہ فوج کے ساتھ نپولین نے اٹلی میں پہنچکر آسٹریا کو شکست فاش دے کر فرانس کی غریب سپاہ کو سامان رسد اور اسلحہ سے بے نیاز کر دیا۔ اور پھر آسٹریا کو صلح پر مجبور کیا۔ پرشیا اور سپین نے بھی ہار مان لی۔ اور ہالینڈ پر فرانس نے قبضہ کر کے وہاں ایک جمہوری حکومت قائم کر دی لیکن انگلستان کا چھوٹا سا جزیرہ مقابلہ پر ڈٹا رہا۔ اس پر نپولین نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔

بحری جنگ

۱۷۹۶ء میں فرانس اور سپین کے بحری بیڑوں کو رودبار انگلستان میں جمع ہونے کا حکم ہوا۔ تاکہ انگلستان پر حملہ کیا جاوے۔ اس کی رکاوٹ میں انگریزی ایڈمرل جروس (tervis) اور اس کے بہادر نائب نیلسن (Nelson) نے ۱۴ فروری ۱۷۹۷ء کو راس سینٹ ونسنٹ (Saint Vincent) کے پاس ہسپانوی بیڑے پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔ اور پھر چند ماہ بعد امیر البحر ڈنکن (Din can) نے ولندیزی بیڑے کو کیمپر ڈون (Camperdown) سے ذرا پرے شکست دی۔

گو انگریزوں نے ہسپانوی اور ولندیزی بیڑوں کو تباہ کر دیا لیکن فرانسیسی بیڑہ ابھی تک بدستور صحیح و سالم موجود تھا۔ فرانسیسیوں نے اپنی سپاہ انگلینڈ پر حملہ کرنے کے لئے اپنی شمالی بندرگاہوں میں رودبار انگلستان کے فرانسیسی کنارے

پر جمع کرنی شروع کر دی۔ انگریزوں نے بھی اس کے مقابلے کے لئے خوب تیاریاں شروع کر دیں۔ لیکن ۱۷۹۸ء میں نپولین نے بحیرہ روم کے اپنے بحری بیڑے کی مدد سے مصر کی طرف کوچ کر دیا۔ اور جزیرہ مالٹا پر قبضہ کرنے کے بعد وہ مصر میں فرانسیسی فوج لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور مصریوں کو شکست دے کر آسانی سے مصر پر قبضہ کر لیا۔

اس کا ارادہ تھا کہ یہاں سے مشرق کی طرف چل کر ہندوستان پر حملہ کرے۔ ٹیپو سلطان میسور نے اسے ہندوستان آنے اور امداد دینے کا وعدہ بھی کیا۔ امیرالبحر نیلسن نے نپولین کے مالٹا اور مصر کی طرف جانے کی خبر سن کر اپنے بحری بیڑے سے اس کا پیچھا کیا۔ اور جب وہ مصر کی فوجوں کو شکست دینے اور قاہرہ پر قبضہ کرنے میں مشغول تھا۔ نیلسن نے اس کے بحری بیڑے کو خلیج ابوکیر میں (دریائے نیل کے دہانے پر) ۱۷۹۸ء میں شکست دے کر تباہ کر ڈالا۔ لیکن اس شکست کے باوجود اس نے ہندوستان پر حملے کا خیال نہ چھوڑا۔ اور ترکوں کی افواج کو جافہ کے مقام پر شکست دے کر عکہ (Acre) کے مقام پر ترکوں کو گھیر لیا۔ اتنے میں انگریزی کمک بھی پہنچ گئی اور اب ترکوں اور انگریزوں نے مل کر نپولین کو عکہ کا محاصرہ اٹھانے پر مجبور کیا۔

فرانس کے برخلاف دوسرا اتحاد

انگریزوں نے نپولین کی مصر میں غیر حاضری اور اس کے بحری بیڑے کی تباہی پر یورپین ممالک کو روپے کی مدد دے کر ایک دفعہ اور متحد کرنے کی

کوشش کی۔ چنانچہ روس۔ آسٹریا۔ نیپلز اور ٹرکی نے انگلستان کے ساتھ مل کر ۱۷۹۹ء میں دوسرا اتحاد قائم کیا۔ اور اتحادیوں نے ایک سال کے اندر ہی نہ صرف فرانس سے وہ تمام علاقے چھین لئے۔ جو فرانس نے انقلابی جنگوں کے دنوں میں حاصل کئے تھے۔ بلکہ فرانس پر حملہ بھی کر دیا۔ نپولین اس دوسرے اتحاد کی خبر سن کر واپس فرانس آ گیا۔ اور لوگوں نے اُسے کونسل اول یا صدر حکومت جمہوری بنا دیا۔

اب ۱۸۰۰ء میں نپولین نے کوہ ایلپس (Alps) کو عبور کر کے اٹلی میں مقیم آسٹروی افواج کو میرنگو (Marengo) کے مقام پر شکست دی اور اسی سال اس کے جرنیل موریو (Moreau) نے ہوہن لنڈن (Hohenlinden) کے مقام پر آسٹریا کو ایک اور شکست دے کر دوسرے اتحاد کا خاتمہ کر دیا۔ آسٹریا اور روس نے نپولین سے صلح کر لی۔ اور ۱۸۰۱ء میں روس نے پرشیا۔ سویڈن اور ڈنمارک سے مل کر انگریزوں کے خلاف غیر جانبدار ممالک کی ایک مسلح لیگ (Armed Neutrality) قائم کر دی۔

اس پر نیلسن نے اچانک کوپن ہیگن پر ۱۸۰۱ء میں حملہ کر کے ڈنمارک کے بحری بیڑے پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کے جلد ہی بعد زار روس کے قتل ہو جانے پر یہ لیگ خود بخود ٹوٹ گئی۔

اب فریقین جنگ سے تنگ آ گئے تھے۔ اس لئے عہد نامہ امینز (Amiens) کے مطابق ۱۸۰۲ء میں انگلینڈ اور فرانس میں صلح ہو گئی۔ اس عہد نامے کی بڑی بڑی شرائط

بہ تھیں۔

(۱) انگلستان نے فرانس کی جمہوری حکومت کو تسلیم کر لیا۔ اور اس نے جو علاقے فرانس یا اس کے ساتھیوں سے جنگ کے آغاز سے ۱۸۰۲ء تک فتح کئے تھے۔ واپس کر دینے کا وعدہ کیا۔

(2) انگلستان نے جزیرہ مالٹا کو خالی کر دینے کا وعدہ کیا۔

(3) فرانس نے جنوبی اٹلی میں اپنے فتح کئے ہوئے علاقوں سے دست برداری اختیار کر لی +

جنگ کا دوسرا دَور ۱۸۰۳ء سے ۱۸۱۵ء تک

دوبارہ جنگ کے شروع ہونے کی وجوہات۔

(۱) عہدنامہ ایمینز کے مطابق فرانس کی طاقت اور اقتدار بہت بڑھ گیا تھا۔ جو انگریزوں کو پسند نہ تھا۔ اور وہ اس طاقت کو کم کر کے توازنِ اقتدار قائم کرنا چاہتے تھے۔

(2) نپولین نے سوئٹزرلینڈ پر حملہ کر کے وہاں جمہوری حکومت قائم کرنی چاہی۔

(3) انگریزوں نے جزیرہ مالٹا کو خالی کرنے کی بجائے مستحکم کرنا شروع کر دیا۔

واقعات انگلینڈ پر حملہ کی تیاری۔ اس وقت ہالینڈ پر نپولین نے قبضہ کیا ہوا تھا۔ یورپ کے تمام ممالک اول تو اس کی فضیلت کو تسلیم کر چکے تھے۔ لیکن اگر کسی ملک نے انگریزی روپیہ کے سہارے فرانس

کے بر خلاف ہتھیار اٹھانے کی کوشش بھی کی تو نپولین کے زبردست ہاتھ نے اسے فوراً دبا دیا۔ برّاعظم کے اکثر ممالک کے لوگوں نے کئی جگہ فرانس کی افواج کو انقلابی افواج سمجھ کر اُن کا استقبال بھی کیا۔ لیکن انگلینڈ کی حالت بالکل مختلف تھی۔
وہاں نپولین کو نہ صرف حکومت بلکہ ایک قوم سے واسطہ پڑا۔ ہئی ۱۸۰۴ء میں اب نپولین فرانس کا شہنشاہ بن گیا۔ اُس نے ایک دفعہ اور انگلینڈ کو فتح کرنے کا ارادہ کیا اور بولون کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر تمام شمالی بندرگاہوں کو فرانسیسی افواج سے بھر دیا۔ اور رودبار انگلستان کو عبور کرنے کے لئے مناسب موقعہ کا انتظار کرنے لگا۔ ایک سال اسی انتظار میں گذر گیا۔ نپولین نے اپنے بحری افسروں سے کہا کہ مجھے چھ گھنٹہ تک رودبار انگلستان پر قبضہ کرنے دو۔ اور پھر ہم ساری دنیا کے مالک بن جاویں گے۔ لیکن انگریزی بیڑے نے رودبار پر ایک گھنٹہ کے واسطے بھی اس کا قبضہ نہ ہونے دیا کیونکہ فرانسیسی بیڑے کا اکثر حصّہ بولوٹن اور بریسٹ کی بندرگاہوں میں تھا۔ جسے انگریزی بیڑہ باہر نکلنے نہ دیتا تھا۔ اور سپین کے اکثر جہاز کیڈز کی بندرگاہ میں تھے۔ وہ بھی رودبار میں پہنچ نہ سکتے تھے۔

ٹریفالگر (Trafalgar) کی لڑائی 1805ء

اب نپولین نے ایک چال چلنی چاہی اس نے سپین اور فرانس کے بیڑے کے امیرالبحروں کو حکم دیا۔ کہ وہ جزائر غرب الہند کی طرف کوچ کرکے امریکہ کے انگریزی مقبوضات پر حملہ کرنے کا بہانہ کریں اور جب انگریزی بیڑہ اُن کے تعاقب

میں جاوے۔ تو وہ واپس مڑ کر رودبارِ انگلستان میں آ جاویں اور فرانسیسی فوجوں کو انگلستان کے ساحل پر اتار دیں۔ چنانچہ ٹولون کا فرانسیسی بیڑہ ایک طوفانی دن آنکھ بچا کر بندرگاہ سے نکل کر سپین کی بندرگاہ کیڈز میں جا پہنچا۔ اور وہاں سے جزائر غرب الہند کی طرف چل پڑا۔ بحیرہ رُوم کے انگریزی بیڑے کے کمانڈر نیلسن نے جزائر غرب الہند تک ان کا تعاقب کیا۔ لیکن مخالفین یورپ کی طرف واپس آ چکے تھے۔ مگر وہ بجائے رودبار انگلستان کی طرف آنے کے پھر سپین کی بندرگاہ کیڈز کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں ۲۱ر اکتوبر ۱۸۰۵ء کو راس ٹریفالگر کے قریب نیلسن کے برطانوی جہازوں سے مقابلہ کیا۔ انگریزوں کو اس جگہ کامیابی کی امید نہ تھی۔ لیکن نیلسن کے مشہور الفاظ نے کہ انگلینڈ آج ہر ایک انگریز سے امید کرتا ہے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کرے گا۔ انگریزوں میں جوش بھر دیا۔ اور وہ اس بہادری سے لڑے کہ دشمن کو شکست فاش ہو گئی۔ بہادر نیلسن اس جنگ میں کام آیا۔ اس شکست نے نپولین کی انگلستان پر حملہ کرنے کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

فرانس کے خلاف تیسرا اتحاد

ٹریفالگر کی شکست نے انگریزی اقتدار کو ایک دفعہ اور زندہ کر دیا۔ اور وزیر اعظم پٹ کی کوششوں سے یورپ کے ممالک انگلینڈ۔ روس۔ آسٹریا۔ نیپلز اور سویڈن نے مل کر نپولین کے خلاف تیسری دفعہ اتحاد کر لیا۔ اب نپولین نے فرانس کی شمالی بندرگاہوں سے فوج ہٹا کر جرمنی کی طرف کوچ کیا۔ اور ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء کو آسٹرلٹز (Austerlitz) کے مقام پر روس

اور آسٹریا کی متحدہ افواج کو ایسی شکست فاش دی۔ کہ آسٹریا نے عہدنامہ پریس برگ (Pressburg) کے مطابق جرمنی اور اٹلی میں نپولین کی برتری کو تسلیم کر لیا۔ اب نپولین نے آسٹریا کی سرحد کے ساتھ کئی دوست آزاد سلطنتوں کی ایک قطار قائم کر دی اور نیپلز سے بوربون خاندان کے بادشاہ کو وہاں سے نکال کر وہاں کی حکومت اپنے بھائی جوزف (Joseph) کے حوالے کر دی شمالی اور وسطی اٹلی کا علاقہ آگے ہی نپولین کے ماتحت تھا اور نپولین خود وہاں بادشاہ اٹلی کے طور پر حکومت کرتا تھا۔ اس نے اپنے دوسرے بھائیوں کو ہالینڈ اور ویسٹ فیلیا Westphalia کے بادشاہ بنا دیا

پٹ کی وفات

آسٹرلٹز اور پریس برگ (Pressburg) نے پٹ کو اتنا صدمہ پہنچایا۔ کہ انگلینڈ کا یہ بڑا آدمی ۲۳ر جنوری ۱۸۰۶ء کو یہ کہتا ہوا کہ **اوہ! میرا وطن میں تجھے کس حالت میں چھوڑ رہا ہوں۔** اس دنیا سے گذر گیا۔ اس کی وفات پر مختلف پارٹیوں کے قابل انسانوں کو ملا کر ایک متحدہ وزارت قائم کی گئی۔ اسی سال فاکس (Fox) کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور گرینول کے استعفیٰ سے نئی وزارت ۱۸۰۷ء میں ٹوٹ گئی اور ٹوری حکومت بر سر اقتدار آ گئے۔

جینا اور فرائڈ لینڈ

آسٹریا سے فارغ ہو کر نپولین نے پرشیا کا رخ کیا۔ اور ۱۴ر اکتوبر ۱۸۰۶ء کو پرشیا کی افواج کو جینا (Jena) کے مقام پر شکست دے کر تباہ کر دیا۔ اور آخر شاہ پرشیا نے ہتھیار ڈال دئے۔ اب نپولین نے روس کے زار سکندر کو ۱۸۰۷ء میں فرائڈ لینڈ (Fried land) کے مقام پر شکست دے کر عہدنامہ ٹلسٹ (Tilsit)

کرنے پر مجبور کیا۔ جس کی رُو سے زار روس نے اتحاد سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اور کانٹی ننٹل سسٹم کو تسلیم کر لیا۔ اور نپولین کو ہندوستان پر حملہ کرنے میں مدد کا اقرار کیا۔ نپولین اور روس دوست بن گئے اور انہوں نے یورپ کو آپس میں منقسم کر لیا۔ روس نے نپولین کے دشمن سویڈن سے فن لینڈ کا علاقہ چھین کر اپنی سلطنت سے ملا لیا۔ اور ترکوں سے بھی بہت سا علاقہ لے لیا۔ نپولین نے پرشیا کو بھی ایک چھوٹی سی ریاست رہنے کو دے کر باقی علاقہ اپنی عملداری میں شامل کر لیا؛

کانٹی نینٹل سسٹم (Continental System) ۱۸۰۶ء

جب نپولین نے محسوس کیا۔ کہ وہ ہندوستان پر حملہ کر کے انگلینڈ کو صدمہ نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی انگلینڈ پر براہ راست حملہ کر سکتا ہے۔ تو اس نے اس ملک کی تجارت کو تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تاکہ نہ انگلینڈ کے پاس روپیہ ہو اور نہ وہ یورپین ممالک کو روپیہ دے کر نپولین کے خلاف کر سکے۔ چنانچہ اس نے برلن ڈگریز (Berlin Decrees) کے مطابق اعلان کر دیا۔ کہ انگلستان کی **تمام بندرگاہیں ناکہ بندی کی حالت میں ہیں۔ اور کوئی قوم یا ملک جو فرانس سے تعلق رکھتا ہے۔ انگلستان کے ساتھ کسی قسم کے تجارتی تعلقات نہیں رکھ سکتا۔** انگلستان نے اس کے خلاف احکام کونسل (Orders in Council) جاری کر کے غیر جانبدار ممالک کو فرانس سے اس شرط پر تجارت کرنے کی اجازت دی۔ کہ وہ فرانس جانے سے پہلے انگلستان کی کسی بندرگاہ سے ہو کر

جاویں۔ نپولین کے احکام سے یورپ کی تجارت کو بڑا صدمہ پہنچا۔ چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ اور لوگوں میں فرانس کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔

جنگ جزیرہ نما
(Peninsular War)
۱۸۰۸ء — ۱۸۱۴ء

وجوہات - (۱) پرتگال نے کانٹی نینٹل سسٹم کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر نپولین نے پرتگال پر حملہ کر کے اسے اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ اور وہاں کا بادشاہ بھاگ کر برازیل چلا گیا۔

(۲) سپین کے بادشاہ چارلس ششم اور اس کے لڑکے فرڈی نینڈ کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اور دونو نے نپولین کو ثالث مان لیا۔ اب نپولین نے دونوں کو تخت سے محروم کر کے اپنے بڑے بھائی **جوزف** (Joseph) کو ۱۸۰۸ء میں سپین کا بادشاہ بنا دیا۔

(۳) انگریزوں نے سپین والوں کو نپولین کی بے انصافی کے خلاف مدد کا وعدہ کیا۔ اور پرتگال نے بھی سپین کی مدد کا اقرار کیا۔

واقعات (۱) ۱۸۰۸ء میں سر آرتھر ولزلی (Sir Arthur Wellesley) نے فرانسیسیوں کو پرتگال سے نکال دیا۔

(۲) اسی سال سر جان مور اور فرانسیسیوں میں کورونا (corunna) کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ جس میں سر جان مارا گیا۔

(۳) ۱۸۰۹ء میں نپولین کو آسٹریا کی بغاوت کے باعث سپین سے غیر حاضر رہنا پڑا۔ وہاں اُس نے ویگرام کی جنگ میں آسٹریا کو شکست فاش دے کر اس کی طاقت کو توڑ دیا۔ نپولین کی غیر

حاضری میں سر آرتھر ولزلی نے فرانسیسی افواج کو تیلویرہ (Talvara) کے مقام پر شکست دی۔ لیکن فرانسیسی جرنیل سولٹ (Soult) کی آمد پر اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اسی سال سر آرتھر ولزلی کو اس کی خدمات کے عوض ڈیوک آف ولنگٹن بنا دیا گیا۔

(۴) آسٹریا اور جرمنی کی بغاوت کو دبانے کے بعد نپولین نے 1810ء میں سپین پر حملہ کر کے اپنے بھائی جوزف کو ایک دفعہ اور میڈرڈ کے تخت پر مستحکم کر دیا۔

(5) 1812ء میں زار روس اور فرانس کے درمیان زار کے کانٹی نینٹل سسٹم پر عمل نہ کرنے کے باعث جھگڑا ہو پڑا۔ جس کے باعث بہت سی فرانسیسی فوج کو سپین چھوڑنا پڑا۔ ولنگٹن نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر 1813ء میں جنگ سالامانکا (Salamanca) اور جنگ وٹوریہ (Vitoria) میں بادشاہ جوزف کو شکست دے کر سپین سے نکال دیا۔

مہم ماسکو

وجہ۔ زار روس نے نپولین کے کانٹی نینٹل سسٹم کو روس کی تجارت کے راستے میں روکاوٹ سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر نپولین نے چھ لاکھ سپاہ سے روس پر چڑھائی کر دی۔

واقعات۔ روسیوں نے نپولین سے جنگ کرنا بے سود سمجھ کر دارالخلافہ کی طرف واپس ہٹنا شروع کر دیا۔ اس طرح سے نپولین بغیر کسی بڑی مزاحمت کے ماسکو تک پہنچ گیا۔ یہاں روسیوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن شکست کھائی۔ اور شہر خالی کر کے بھاگ گئے ماسکو پر نپولین کا قبضہ ہو گیا۔ لیکن چند روز کے بعد ماسکو میں مقیم چند روسیوں نے دارالخلافہ کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر

دیا۔ اس لئے نپولین کو مجبوراً واپس لوٹنا پڑا۔ اتنے میں سردی کا موسم آ گیا۔ خوراک اور سامان رسد کی کمی۔ برف اور سردی کی شدت اور پس ماندہ فرانسیسوں پر کاسکوں کے حملے نے فرانسیسی فوج کو بہت تباہ کر دیا۔ چنانچہ چھ لاکھ میں سے صرف ساٹھ ہزار سپاہی واپس جرمنی پہنچے۔

چوتھا اتحاد

ماسکو کی مہم کی ناکامیابی سے یورپ کے ممالک کو ایک دفعہ اور نپولین کے بر خلاف کھڑے ہونے کی جرأت ہو گئی۔ چنانچہ انگلینڈ۔ روس۔ آسٹریا۔ پرشیا اور سویڈن نے مل کر نپولین کا مقابلہ کیا۔ لیکن ڈرسڈن کے مقام پر ۱۸۱۳ء میں شکست کھائی۔ اس فتح نے نپولین کے سپاہیوں کو آگے سے بھی کمزور کر دیا۔ آخر ۱۹، اکتوبر ۱۸۱۳ء کو لیپزگ (Leipzig) کے مقام پر فرانسیسوں کو شکست فاش ہوئی۔ اب نپولین بھاگ نکلا اور ۳۱، مارچ ۱۸۱۴ء کو اتحادی افواج پیرس میں داخل ہو گئیں۔ اس کے چھ دن بعد نپولین تخت سے دست بردار ہو گیا۔ اور اسے جزیرہ ایلبا (Elba) میں نظربند کر دیا گیا۔

پہلا عہدنامہ پیرس

اس کی رو سے (۱) فرانس سے وہ تمام علاقے چھین لئے گئے۔ جو اس نے انقلاب فرانس کے بعد فتح کئے تھے۔

(2) لوئی شانزدہم کے بھائی کو لوئی ہشردہم کے نام سے فرانس کا بادشاہ بنا دیا گیا۔

(3) اتحادیوں نے فرانس سے مفتوحہ علاقہ کو آپس میں بانٹنے کے لئے وی آنا میں ایک کانفرنس شروع کی۔

تیسرا دور۔ یک صد دن کی حکومت۔

نپولین کو جزیرہ ایلبا میں آرام سے رہنا منظور نہ ہؤا۔ جب اس نے سُنا کہ اتحادی مفتوحہ علاقے کی تقسیم کے متعلق آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تو وہ چپکے سے فرانس واپس آ گیا۔ اور فرانس کے لوگ ایک دفعہ اور اس کے گرد جمع ہو گئے۔ لوئی ہژدہم تخت چھوڑ کر بھاگ گیا۔

واٹرلو (Waterloo) کی جنگ۔

اتحادیوں نے نپولین کی آمد کی خبر سن کر اپنے تفرقات کو مٹا کر پھر سے اپنی افواج کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ اتحادی افواج نے ڈیوک آف ولنگٹن کے ماتحت بلجیم میں سے بڑھنا شروع کیا۔ اور پرشیا کی افواج جنرل بلوچر (Blucher) کے ماتحت انگریزی افواج سے ملنے کے لئے برسلز کے قریب آ پہنچیں اب نپولین نے ۱۶ جون ۱۸۱۵ء کو جنرل بلوچر پر حملہ کر کے اسے پیچھے ہٹا دیا۔ اور اپنے جرنیل گروچی (Grouchy) کو بلوچر کا تعاقب کرنے کا حکم دیا۔ اور خود باقی ماندہ فوج سے ولنگٹن کی افواج پر ۱۸ جون ۱۸۱۵ء کو واٹرلو کے مقام پر حملہ کر دیا۔ حملہ اتنا سخت تھا۔ کہ ڈیوک آف ولنگٹن جیسا جنگ آزمودہ جرنیل بھی دعا مانگنے لگا۔ کہ خدایا! یا تو بلوچر کو مدد کے لئے بھیج۔ یا جلدی رات لے آ۔ تاکہ اسکی تاریکی میں ہم پیچھے ہٹ سکیں۔ اتحادیوں کی خوش قسمتی سے جنرل گروچی نے کوچ کرنے میں سُستی کی اتنے میں جنرل بلوچر کی افواج نے عین اس وقت جبکہ نپولین کی افواج پورے زور سے انگریزی افواج پر حملہ کر رہی تھیں۔

فرانسیسی افواج پر حملہ کر دیا۔ فرانسیسی دل کھول کر لڑے۔ لیکن شکست کھائی۔ نپولین قید ہو گیا۔ اور اسے سینٹ ہلینا (Saint Helena) میں نظر بند کر کے بھیج دیا گیا۔ جہاں اس نے ۱۸۲۱ء میں وفات پائی۔

پیرس کا دوسرا صلحنامہ

شرائط۔ (۱) لوئی ہژدہم کو پھر فرانس کے تخت پر بٹھایا گیا۔
(2) فرانس کی حدود وہی رکھی گئیں۔ جو انقلاب سے پہلے تھیں۔
(3) فرانس کو ایک بھاری رقم بطور تاوان جنگ دینی پڑی۔

نپولین کی غلطیاں

(۱) نپولین انقلاب فرانس کا شہرت یافتہ تھا۔ لیکن اس نے انقلاب کے بنیادی اصولوں مساوات۔ آزادی اور اخوت (Equality, Liberty and Fraternity) کو بالائے طاق رکھ کر اپنے آپ کو ایک بھاری سلطنت کا شہنشاہ بنانے کی کوشش کی

(2) اس میں کوئی شک نہیں کہ خشکی پر کوئی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ لیکن انگلستان پر قبضہ کرنے کے لئے اُسے ایک زبردست بحری بیڑے کی ضرورت تھی۔ جو وہ اکٹھا نہ کر سکا۔ اس لئے اس نے انگلستان کی تجارت کو تباہ کرنے کے لئے کانٹی نینٹل سسٹم پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس اصول کو بغیر ایک زبردست بحری بیڑے کے یورپ کے ممالک سے منوانا ناممکن تھا۔ اس لئے پرتگال اور روس نے مخالفت کی۔ اور یورپ کے دیگر ممالک بھی اسی سبب سے نپولین سے ناراض ہو گئے۔

(3) سپین فرانس کا قدیمی دوست تھا۔ وہاں کے پرانے خاندان کو

زبردستی تخت سے ہٹا کہ اس نے سپین کو ناراض کر دیا۔
اور یورپ میں پہلی دفعہ اس کو ایک قوم سے لڑنا پڑا۔
جس کو وہ کبھی بھی مکمل طور پر فتح نہ کر سکا۔
(۴) ماسکو کی مہم میں نپولین کی فوج کا کثیر حصہ مارا گیا۔
اور جو باقی بچ رہے۔ وہ بھوک سردی اور بیماری سے
اتنے کمزور ہو گئے تھے۔ کہ اتحادیوں کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے

Q. Give a short account of the effects of French Revolution upon European countries.

سوال۔ فرانسیسی انقلاب کا یورپ کے ممالک پر کیا اثر ہوا؟
فرانسیسی انقلاب نہ صرف بادشاہوں کی خود مختارانہ حکومت
کے خلاف بغاوت تھی۔ بلکہ سوسائٹی کے نسلی امتیاز
اور ذات پات کو توڑنے کے لئے ایک سرگرم
کشمکش تھی۔ جس نے یورپ کی تمام قوموں کے کاشتکاروں
مزدوروں اور غرباء کو بڑے بڑے پادریوں اور امیر لوگوں کا
سخت مخالف بنا دیا۔ تمام یورپ میں فیوڈل سسٹم کے زمانے
(۱۰۵۰ء) سے لیکر ۱۷۸۵ء تک بڑے بڑے جاگیردار اور زمیندار
اپنے مزارعین کو خادموں اور زر کے نوکروں سے بھی بد تر
سمجھتے تھے۔ وہ زمین میں فصل بھی۔ زمیندار کی مرضی کے مطابق
ہی بو سکتے تھے۔ اور ان کی بہو بیٹیوں کی عصمت بھی مالکان زمین
کے رحم پر تھی۔ ان حالات میں تمام یورپ میں یہ عام خطرہ تھا
کہ جلدی ہی کہیں نہ کہیں لوگوں کے غصے کی آگ بھڑک کر امراء
اور اراکین حکومت کے ملئے تباہی کا باعث بنے گی۔ لیکن یہ آگ

فرانس میں بھڑکی۔ کیونکہ فرانس دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ خوشحال اور زیادہ ترقی یافتہ تھا۔ اور چونکہ لوئیس چہارم دہم کے بعد فرانس کے بادشاہ بہت کمزور اور کم ہمت نکلے۔ اور انہوں نے اس عزت اور شہرت کو جو فرانسیسی سپاہ و عوام نے لوئیس چہارم دہم کے زمانے میں حاصل کی تھی۔ برباد کرکے فرانس کو بدنام اور بزدل بنا دیا تھا۔ اور اپنی احمقانہ حکمت عملی سے ملک کی مالی حالت کو دیوالیہ پن کے کنارے تک پہنچا دیا تھا اور چونکہ فرانسیسی تعلیم یافتہ طبقہ کے دلوں میں والٹیر اور روسیو کے خیالات پختہ طور پر جاگزیں ہو چکے تھے۔ لیکن اس انقلاب کی گونج قریب قریب یورپ کے ہر ایک ملک میں پہنچی۔

اثرات

(۱) ہر ایک ملک کے باشندوں نے فیوڈل سسٹم کی قیود کی کڑیوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ اور اسی ایک بات کے باعث فرانسیسی انقلاب کو صرف فرانسیسی تاریخ کا ایک واقعہ نہیں کہا جاتا۔ بلکہ دنیا کی تاریخ میں اسے ایک Epoch سمجھا جا رہا ہے۔

(2) اس انقلاب نے فیصلہ کر دیا۔ کہ آئندہ یورپ کے اندر بادشاہوں کا راجیہ نہیں ہوگا۔ بلکہ لوگ خود اپنی مرضی سے اپنی حکومت کا انتظام کریں گے۔ اس انقلاب کے ساتھ ہی بادشاہوں کے مسئلہ حق آسمانی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اس حق کی جگہ لوگوں کا آسمانی حق قائم ہو گیا۔

(۳) آئندہ سے یورپی ممالک کی حدود فتوحات کی بنا پر نہ رہی۔ اور

نہ ہی یہ حدود اس بنا پر قائم رکھی جا سکیں۔ کہ فلاں بادشاہ کو یہ ملک ورثے میں ملا تھا۔ بلکہ ملکوں کی حدود کا فیصلہ قدرتی حدود اور وہاں کے لوگوں کی مرضی پر رکھا گیا۔

(۴) لوگوں میں یہ خیال مستحکم ہو گیا۔ کہ سرمایہ داروں کی ایک چھوٹی سی جماعت کا اپنی دولت کے زور سے کمزوروں غریبوں اور مزدوروں کی ایک بڑی جماعت پر حکومت کرنا بہت ظلم ہے۔

(5) یورپ کے تمام ممالک اپنے ملکی حالات میں اتنے محو ہو گئے۔ کہ سب نے غیر ممالک میں بستیاں بسانے کا خیال ترک کر دیا۔ اور اس میدان میں صرف انگلستان ہی رہ گیا۔

(6) جنوبی افریقہ انگریزوں کے قبضے میں چلا گیا۔

(7) نپولین نے اٹلی کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کی جگہ متحدہ اٹلی کی بنیاد رکھی تھی۔ عہدنامہ پیرس کے بعد اٹلی کو پھر کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور یہ ساری ریاستیں آسٹریا کے زیر اثر تھیں۔ لیکن لوگ متحدہ اٹلی کے خیال کو نہ بھول سکے۔

(8) فرانس میں بادشاہت قائم کر دی گئی۔ لیکن بادشاہ کو اب پارلیمنٹ کے صلاح مشورے پر چلنا ضروری ہو گیا۔

(۹) جرمنی کی مغربی ریاستوں کو پرشیا کے حوالے کر کے اسے جرمنی میں سب سے بڑی طاقت بنا دیا گیا۔ اور اس طرح سے موجودہ جرمنی کی بنیاد رکھی گئی۔

Q. Give a short account of Ireland during the reign of George III. How was the Union of England and Ireland brought about? (P. U. 1938)

سوال۔ جارج سوم کے عہد حکومت میں آئر لینڈ کی حالت کا مختصر حال بیان کرو۔ اور نیز بتاؤ۔ کہ انگلستان اور آئر لینڈ کا اتحاد کیسے ہوا۔

آئر لینڈ کی حالت

جارج سوم کی تخت نشینی کے وقت آئر لینڈ میں ایک علیحدہ پارلیمنٹ تھی جس کے ممبر صرف پروٹسٹنٹ ہی ہو سکتے تھے۔ لیکن آئر لینڈ کے باشندوں کی اکثریت رومن کیتھلک تھی۔ جن پر پروٹسٹنٹ حکام طرح طرح کے ظلم ڈھاتے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر طویل قید اور جلا وطنی کی سزا دی جایا کرتی تھی۔ آئر لینڈ کی پروٹسٹنٹ پارلیمنٹ بھی برائے نام تھی۔ کیونکہ اسے بھی انگلستان کی پریوی کونسل کی منظوری کے بغیر کوئی قانون بنانے کا اختیار نہ تھا۔ اس لئے پروٹسٹنٹ بھی انگلینڈ سے خوش نہ تھے۔ اس کے علاوہ آئر لینڈ کی تجارت اور صنعت کو بھی انگریزی فوائد کی خاطر قربان کیا جاتا تھا۔ اس لئے جب امریکہ کی بستیوں نے انگلستان سے جنگ چھیڑی۔ تو آئر لینڈ کے لوگوں نے بھی اپنے ملک کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔ اور ہنری گریٹن (Henry Grattan) کی سرکردگی میں آئر لینڈ میں کافی شورش برپا ہو گئی۔ آخر برٹش پارلیمنٹ نے آئرش پارلیمنٹ کو اپنے قانون بلا منظوری پریوی کونسل بنانے کا اختیار دے دیا

اور صنعت و حرفت اور تجارت میں بھی کئی رعائتیں کر دیں۔
فرانسیسی انقلاب کے شروع ہونے پر رومن کیتھولک لوگوں کو اپنی پارلیمنٹ کے لئے ممبر چننے کے لئے ووٹ دینے کا حق دیا گیا۔ لیکن کسی رومن کیتھولک کو پارلیمنٹ کا ممبر بننے کا اختیار نہ دیا گیا۔ اس پر آئرش شورش باقاعدہ جاری رہی اور آخر 1798ء میں آئرلینڈ میں بغاوت ہو گئی۔ اس بغاوت کو سختی سے دبا دیا گیا۔ وزیر اعظم پٹ نے تمام شورش اور بد امنی کو دور کرنے کے لئے علاج یہ سوچا کہ آئرلینڈ اور انگلستان کی پارلیمنٹوں کو ایک کر دیا جائے۔ مگر آئرش لوگ اس بات پر رضامند نہ تھے۔ اس لئے پٹ نے آئرش پارلیمنٹ کے پروٹسٹنٹ ممبروں کو رشوتیں دے کر اور رومن کیتھولک لوگوں پر سے قانونی بندشیں ہٹانے کا وعدہ کر کے آئرش پارلیمنٹ سے 1800ء میں **ایکٹ آف یونین** (Act of Union) پاس کرا لیا۔ جس کی رو سے:۔

(۱) آئرلینڈ کی علیحدہ پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔

(2) آئرلینڈ کو ایک سو ممبر ہوس آف کامنز میں اور اٹھائیس امراء اور چار بشپ ہوس آف لارڈز میں بھیجنے کا حق دیا گیا۔

(3) دونو ممالک کے جھنڈوں کو ملا کر یونین جیک بنایا گیا۔

(4) آئرش لوگوں کو تجارتی معاملات میں انگریزوں کے برابر حقوق دئے گئے۔

(5) برطانیہ کی حکومت کے خرچ کا $\frac{3}{17}$ حصہ آئرلینڈ کے سر پر ڈالا گیا۔ وزیر اعظم پٹ نے رومن کیتھولک لوگوں کو مذہبی

آزادی دلانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ناکامیاب رہا۔اس پر اس نے استعفا دے دیا۔

Q. Bring out the importance of the work of the Younger Pitt as Prime Minister.

Imp.

سوال۔ ینگر پٹ کے وزارت کے کام کی اہمیت بیان کرو

ینگر پٹ کے خصائل

ینگر پٹ۔ ولیم پٹ دی ایلڈر۔ کا بیٹا تھا۔ جو 1759ء میں پیدا ہوا۔ اکیس برس کی عمر میں وہ پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ اور چوبیس برس کی عمر میں 1783ء میں وزیر اعظم بن گیا۔ یہ شخص بڑا دیانتدار محنتی اور مضبوط ارادے کا شخص تھا۔ اگرچہ وہ باپ کی طرح ذہین نہیں تھا۔ لیکن بڑا فصیح لیکچرار۔ قابل مدبر اور اعلےٰ پایہ کا مالی وزیر تھا۔ وہ دو دفعہ انگلستان کا وزیر اعظم بنا۔

پہلی دفعہ 1783ء سے 1801ء تک

دُوسری دفعہ 1804ء سے 1806ء تک

پہلی وزارت کے کارنامے

مالی اصلاحات (۱) پٹ دی ینگر آزاد تجارت (Free Trade) کا قائل تھا۔ اس لئے اس نے غیر ممالک سے آنے والی اشیاء پر سے محصول ہٹانے کی کوشش کی۔ چنانچہ فرانس سے تجارتی معاہدہ کر کے دونو ممالک کی بہت سی اشیاء ایک دوسرے ملک میں بلا محصول آنی جانی شروع ہو گئیں۔ اسی طرح

آئر لینڈ اور انگلستان میں آزاد تجارت جاری کر دی گئی۔

(2) اس نے انگلستان کی آمدنی کا ایک حصّہ ہر سال علیحدہ رکھنا شروع کر دیا۔ اس فنڈ کو (Sinking Fund) کہتے ہیں اس سے اس کا مدعا یہ تھا۔ کہ اس فنڈ کی رقم ہر سال بڑھتی جاوے اور سود در سود کے حساب اتنی ہو جاوے کہ انگلستان کے قومی قرضہ کا کچھ حصّہ ادا کیا جا سکے۔

(3) **پٹس انڈیا بل۔** 1784ء میں پٹ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہندوستانی حکومت کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک بل پاس کرایا۔ جس کی رُو سے کمپنی کے سیاسی اور تجارتی معاملات کو علیحدہ کر کے سیاسی معاملات کی نگرانی کے لئے ایک بورڈ آف کنٹرول بنایا۔ جس کا صدر۔ بادشاہ کا ایک وزیر ہوتا تھا۔

(4) **پارلیمنٹری اصلاح۔** صنعتی انقلاب اور دیگر وجوہات کے باعث کئی پرانے شہر بالکل اجڑ گئے تھے۔ اور کئی نئے آباد ہو گئے تھے۔ اس لئے پارلیمنٹ میں اصلاح کی ضرورت تھی پٹ نے اس مطلب کے لئے ایک بل پیش کیا۔ لیکن ممبران اور بادشاہ کی مخالفت کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اور آخر انقلاب فرانس کے ہو جانے پر اس اصلاح کو ملتوی کر دیا گیا۔

(5) انقلاب فرانس کے بعد یہ خدشہ پیدا ہو گیا۔ کہ کہیں فرانس کی دیکھا دیکھی انگلستان میں بھی انقلاب نہ ہو جاوے۔ اس لئے پٹ نے انقلاب کی روک تھام کے لئے کئی سخت قوانین پاس کئے:۔

(1) ہیبیس کارپس ایکٹ کو معطل کر دیا۔

(2) انقلابی انجمنوں اور کلبوں کو خلاف قانون قرار دے دیا۔

(3) پولیٹیکل جلسے بھی ممنوع قرار دے دئے۔

(4) غیر ملکی مشتبہ لوگوں کو ملک سے باہر نکال دینے کے لئے ایک قانون پاس کرایا۔ اور جہاں کہیں کوئی انقلاب پسند نظر آیا۔ اُسے سختی سے دبایا۔ اس کے علاوہ یورپ کے کئی ممالک کے ساتھ وقتاً فوقتاً اتحاد کر کے انقلابی فرانس اور نپولین کو زک پہنچانے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

(5) آئرلینڈ اور انگلستان کی پارلیمنٹوں کو ملحق کر کے ایک کر دیا۔ اور آئرش رومن کیتھلک لوگوں پر سے مذہبی پابندیاں دور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بادشاہ کی مخالفت نے اِسے کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس پر اس نے استعفےٰ دے دیا۔ اس کی دُوسری وزارت صرف دو سال رہی۔ اس عرصہ میں انگریزوں نے ٹریفالگر کی بحری لڑائی میں فرانسیسی بیڑے کو شکست دی۔ اور پٹ نے یورپ کے کئی ممالک کو نپولین کے خلاف مدد کر کے متحد کیا۔ لیکن آسٹرلٹز کی شکست نے اس کو سخت صدمہ پہنچایا۔ اور اسی صدمہ سے وہ اخیر جنوری 1806ء میں چل لبسا۔

Q. Write a short note on Duke of Wellington. **Imp.**

ڈیوک آف ولنگٹن پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

ڈیوک آف ولنگٹن

اس وقت تک انگلستان نے جتنے جرنیل پیدا کئے ہیں ڈیوک آف ولنگٹن کا درجہ سب سے اعلےٰ ہے۔ اسے لوگ عام طور پر

Iron Duke کہا کرتے تھے۔ وہ 1769ء میں پیدا ہوا۔ جوان ہو کر ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں ہندوستان میں چلا گیا۔ جہاں سر آرتھر ولزلی نے اپنے بھائی لارڈ ولزلی گورنر جنرل کے عہد حکومت میں ٹیپو سلطان میسور اور مرہٹوں سے کئی لڑائیاں لڑیں۔ جن میں سے اسئی بڑی مشہور ہے:

1808ء میں اسے جزیرہ نما کی جنگ شروع ہو جانے پر سپین بھیجا گیا۔ یہاں اس نے تلویرا۔ سلمانکا اور وٹوریہ کے مقامات پر فرانس کو شکست دی۔ اور آخر ڈیوک آف ولنگٹن کا خطاب حاصل کیا۔

1815ء میں نپولین کو واٹرلو کے میدان میں شکست فاش دی۔ جنگی کارناموں نے اس کو دنیا بھر میں مشہور کر دیا۔ پالیٹکس میں وہ ٹوری خیالات کا تھا۔ اور اسی لئے اصلاحات کا مخالف تھا۔ 1828ء سے 1830ء تک وزیر اعظم بھی رہا۔ اس وقت حالات اتنے بدل چکے تھے۔ کہ اسے رومن کیتھلک لوگوں کو مذہبی آزادی دینے کا قانون پاس کرنا پڑا۔ 1832ء میں اس نے پارلیمنٹ کے ریفارم بل کی سخت مخالفت کی۔ لیکن وہ بل پھر بھی پاس ہو گیا۔ اُس نے 1852ء میں وفات پائی۔

Q. Write short notes on Nelson, Napoleon Bonaparte and General Washington.

Imp.

سوال ۔ نیلسن اور نپولین بونا پارٹ پر اور جنرل واشنگٹن پر مختصر نوٹ لکھو۔

نیلسن نیلسن 1758ء میں نارفوک کے ایک پادری کے ہاں پیدا ہوا۔ بارہ برس کی چھوٹی سی عمر میں وہ بحری بیڑے میں بھرتی ہو گیا۔ اور ترقی کرتے کرتے امیر البحر بن گیا۔

بحری جنگ میں اسے وہ قابلیت حاصل تھی - جو نپولین کو بڑی لڑائیوں میں حاصل تھی - وہ کوئی ایسی بحری لڑائی نہ لڑا جس میں وہ کامیاب نہ ہوا ہو - ۱۷۹۸ء کی دریائے نیل اور ۱۸۰۵ء کی ٹریفالگر کی جنگوں نے اس کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے - اور اگرچہ خود ٹریفالگر کی جنگ میں کام آیا لیکن اس نے نپولین کے انگلستان کو مطیع کرنے کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا - لارڈ نیلسن بڑا عالی حوصلہ - بے خوف اور دور اندیش جرنیل تھا - اور وہ وطن کی خدمت کرنے میں خاص فخر سمجھتا تھا - مرتے وقت اس کے آخری الفاظ یہ تھے "Thank God I have done my duty."

نپولین بوناپارٹ

نپولین دنیا کے مشہور ترین جرنیلوں میں سے ایک گذرا ہے - وہ ۱۷۶۹ء میں جزیرہ کارسیکا کے ایک وکیل کے ہاں پیدا ہوا - بچپن میں اس کی صحت اتنی اچھی نہ تھی - لیکن ماں نے بہادروں کے قصے کہانیاں سنا سنا کر اس کی رگوں میں جوش بھر دیا تھا - اور اس کے دل میں دنیا کا ایک مشہور آدمی بننے کی امنگ پیدا کر دی تھی - ذرا بڑا ہو کر وہ برائن کے ملٹری سکول میں داخل ہو گیا - وہاں سے فوجی ٹریننگ لینے کے بعد اسے فوج میں ایک چھوٹا سا عہدہ مل گیا - اس کی خوش قسمتی سے انہی دنوں فرانس میں انقلاب برپا ہو گیا - اور اتحادیوں نے فرانس کی جمہوری حکومت کو کچلنے کے لئے چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا - ٹولون کے محاصرہ کے وقت نپولین توپ خانہ کا ایک کپتان تھا - وہاں اس نے اپنی بے خوفی

اور جنگی قابلیت سے انگریزوں اور فرانسیسی شاہ پرستوں کو شکست دی اور افسران کو اپنی اعلےٰ جنگی لیاقت کا قائل کر دیا۔

1796ء میں اسے اٹلی کی فوج کا افسرِ اعلیٰ بنا کر آسٹریا سے لڑنے کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے آسٹروی افواج کو شکست دے کر نہ صرف اٹلی سے ہی نکال دیا۔ بلکہ آسٹریا کے دارالخلافے وی آنا کو بھی گھیر لیا۔ جس پر آسٹریا نے مجبور ہو کر فرانس سے صلح کر لی۔ 1798ء میں نپولین نے ہندوستان کی فتح کے ارادہ سے مصر پر حملہ کیا۔ اور اسے فتح کر کے وہ ٹرکی کی طرف بڑھا۔ لیکن نیلسن نے اس کے بحری بیڑے کو دریائے نیل کی لڑائی میں تباہ کر کے اس کے منصوبے کو پورا نہ ہونے دیا۔ انہی دنوں یورپی ممالک نے دوبارہ فرانس پر حملہ کر دیا۔ اس لئے نپولین کو مجبوراً فرانس واپس آنا پڑا۔ پیرس پہنچ کر اس نے ڈائرکٹری کی حکومت کو برطرف کر کے تین کونسلوں کی حکومت قائم کی۔ اور لوگوں نے اسے کونسل اوّل بنا دیا۔ اب اس نے اتحادیوں کو شکستیں دے کر انہیں 1802ء میں عہدنامہ امینز (Treaty of Amiens) کرنے پر مجبور کیا۔ اس کے دو سال بعد وہ فرانس کا شہنشاہ بن گیا۔ اور خود پوپ نے تاج شاہی اس کے سر پر رکھا۔ انگریزوں سے پھر جنگ چھڑ جانے پر نپولین نے سپین اور فرانس کے بحری بیڑے کو رود بار انگلستان میں اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن نیلسن نے اس کے بیڑے کو ٹریفالگر کی لڑائی میں تباہ کر دیا۔ اس شکست کا بدلہ اس نے آسٹریا اور روس کو آسٹرلٹز اور پرشیا کو جینا اور روس کو ایک دفعہ اور فرائیڈ لینڈ کے مقامات پر شکست دے کر لیا۔ انہی دنوں نپولین نے کانٹی نینٹل سسٹم جاری کر کے انگریزی

تجارت کو تباہ کرنا چاہا۔ جس پر پرتگال اور روس سے اس کی
بھر بگڑ گئی۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے نپولین نے سپین کے بادشاہ
کو تخت سے ہٹا کر وہاں کی حکومت اپنے بھائی جوزف کے حوالے
کر دی تھی۔ جس پر سپین میں بغاوت ہو گئی۔ جزیرہ نما کی لڑائیوں
اور ماسکو کی مہم نے اس کی فوجی طاقت کو کمزور کر دیا۔ اور آخر
اتحادیوں نے 1813ء میں اسے لیپزگ کے مقام پر شکست دی۔
جس پر وہ فرانس کے تخت سے دست بردار ہو کر ایلبا میں چلا
گیا۔ مگر وہ وہاں زیادہ عرصہ نہ ٹھہرا۔ اور 1815ء کے شروع میں
پھر فرانس آ پہنچا۔ فرانسیسیوں نے اسے پھر سر آنکھوں پر رکھ لیا۔
اور وہ ایک دفعہ اور فرانس کا شہنشاہ بن گیا۔ مگر ڈیوک آف
ولنگٹن اور جنرل بلوچر کی متحدہ افواج نے اسے واٹرلو کے
میدان میں شکست فاش دی۔ اور اسے دوسری دفعہ گرفتار کر
لیا گیا۔ اور اب کے اسے قید کر کے سینٹ ہلینا کے جزیرہ میں
بھیج دیا گیا۔ جہاں 1821ء میں اس نے وفات پائی۔

کیریکٹر نپولین اپنے زمانے کا قابل ترین جرنیل اور ایک اعلےٰ
پایہ کا منتظم تھا۔ آئندہ آنے والی حکومت نے اپنے
قوانین کی بنیاد اس کے جاری کردہ نپولین کوڈ پر رکھی۔ وہ
اتنا مستقل مزاج باحوصلہ اور نڈر انسان تھا۔ کہ میدان جنگ
میں توپ کے گولوں کے درمیان کھڑا رہتا۔ اور کہا کرتا تھا۔ کہ ابھی
تک وہ گولی ہی نہیں بنی جس نے مجھے مارنا ہے۔ سخت
سردی کے دنوں میں ایلپس پہاڑ کی برفانی چوٹیوں سے بھوکوں اور
ننگوں کی فرانسیسی سپاہ کو گذار کر آسٹریا کی مسلح اور اپ ٹو ڈیٹ
فوج کو شکست دینا اسی بہادر جرنیل کا حوصلہ تھا۔ اسے اپنے آپ

پر بجید اعتماد تھا اور وہ کسی بات کو ناممکن نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ کہا کرتا تھا۔ کہ لفظ **ناممکن صرف بیوقوفوں کی لغت میں ملتا ہے**۔ وہ ایک بے نظیر انسان تھا۔ اور دنیا اب تک ایسا جرنیل پیدا نہیں کر سکی۔ ان خوبیوں کے باوجود اس میں ایک بڑا بھاری نقص بھی تھا۔ وہ بڑا حریص تھا۔ اور یورپ میں ایک واحد حکمران بننا چاہتا تھا۔ اسی ایک نقص نے کئی ملکوں کو اس کا دشمن بنا دیا۔ اور آخر یہی نقص اس کی تباہی کا باعث بنا۔

جنرل واشنگٹن جارج واشنگٹن 1732ء میں امریکہ کی ایک ریاست ورجینیا میں پیدا ہوا۔ وہ انیس (19) برس کی عمر میں ورجینیا کی ملیشیا میں بھرتی ہوا۔ اور اپنی قابلیت سے ترقی کر کے 1755ء میں بستی کی فوج کا سپہ سالار بن گیا۔ جب 1775ء میں جنگ آزادی شروع ہوئی۔ تو تمام بستیوں نے متحد ہو کر اسے امریکن افواج کا کمانڈر انچیف بنا دیا۔ اس جنگ میں امریکہ کی فتح اسی کی دُور اندیشی اور قابلیت کا نتیجہ تھی۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد بستیوں کے لوگوں نے اسے اضلاع متحدہ امریکہ کا پہلا صدر منتخب کیا۔ اس نے 1799ء میں وفات پائی۔

Q. Give a brief account of the Industrial Revolution in England and also describe its chief effects upon the country. V. Imp.

(P. U. 1935, 36, 37, 38)

سوال۔ انگلستان کے صنعتی انقلاب کا مختصر حال بیان کرو۔ نیز بتاؤ کہ اس کا ملک پر کیا اثر ہوا۔

صنعتی انقلاب جارج سوم کے زمانے میں انگلستان نے

صنعت و حرفت اور ذرائع آمد و رفت میں حیرت انگیز تبدیلی کر کے ملک کی حالت کو بالکل ہی تبدیل کر دیا۔ اس تبدیلی کو صنعتی انقلاب کہتے ہیں۔

برطانیہ کی تجارتی ترقی

جارج سوم کے عہد حکومت کے شروع کے ایام تک برطانیہ عموماً تاجروں اور کاشتکاروں کا ملک تھا۔ عہد نامہ یوٹریکٹ نے انگلستان کی تجارت کو خاص طور پر چمکا دیا۔ برسٹل کے سوداگروں نے حبشی غلاموں کی تجارت سے خوب ہاتھ رنگے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی فتوحات فرانسیسی بستیوں پر انگریزی قبضے اور کئی نئی انگریزی نو آبادیات کے قائم ہو جانے کے باعث انگلستان تجارت میں تمام یورپین ممالک سے بڑھ گیا۔ امریکہ کی علیحدگی نے برطانیہ کی اس فوقیت کو کچھ عرصے کے لئے روکا۔ لیکن باہمت انگریز تاجروں نے جلدی ہی اس کمی کو پورا کر لیا۔

خاندان ہینوور کے انگلستان کے تخت پر بیٹھنے کے وقت تک لوگ عموماً دیہات میں رہتے اور کھیتی باڑی پر گذارہ کرتے تھے۔ اس زمانے میں ملک میں بڑے بڑے کارخانے نہیں تھے۔ بلکہ لوگ اپنے دیہاتی گھروں ہی میں بُری بھلی دستکاری کیا کرتے تھے۔ اور اس دستکاری کے کام میں گھر کے تقریباً تمام ممبر اپنی اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیا کرتے تھے۔ اس دستکاری کو گھریلو دستکاری (Cottage Industry) کہا جاتا تھا۔ اس طریق سے تمام لوگوں کے کام کرنے کے باوجود پیداوار کم ہوتی تھی۔ لیکن بُرا بھلا کھانا سب کو میسر آتا تھا۔ اور اس انتظام سے بیکار اور بھوکا آدمی شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتا تھا۔

ایجادات کا زمانہ

جارج سوم کے زمانے میں چند ایجادوں نے ملک کی پیدا کرنے کی طاقت میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔

(1) 1764ء میں جیمز ہارگریوز (James Hargreaves) نے ایک نئی قسم کا چرخہ ایجاد کیا۔ جسے سپننگ جینی (Spinning Jenny) کہتے ہیں۔ اس کی مدد سے ایک آدمی ایک ہی وقت میں دس دھاگے کات سکتا تھا۔

(2) 1769ء میں آرک رائٹ (Arkwright) نے واٹر فریم (Water-frame) یا پانی سے چلنے والی مشین ایجاد کی۔

(3) کرامپٹن (Crompton) نے مذکورہ بالا دونو ایجادوں کو ملا کر ایک مشین ایجاد کی۔ جسے وہ خچر (میول) (Mule) کہا کرتا تھا۔ یعنی یہ مشین پانی سے چلتی تھی۔ اور ایک ہی وقت میں کئی تاگے نکالا کرتی تھی۔

(4) 1786ء میں کارٹ رائٹ (Cartright) نے پانی کی بجائے بھاپ سے چلنے والی مشین ایجاد کی۔ جس کا نام پاورلوم (Power-loom) رکھا۔

(5) اس سے کچھ عرصہ پہلے بھاپ سے چلنے والے انجن ایجاد ہو چکے تھے۔ اور جیمز واٹ (James Watts) کی ہنرمندی نے ان انجنوں کو اس طرح سے ترقی دی کہ ان کی بدولت بڑی بڑی مشینیں آسانی سے چلنے لگیں۔

(6) جان روبک (John Roebuck) کی دریافت نے کہ لوہے کی کچی دھات کو لکڑی کے کوئلہ کی جگہ پتھر کے کوئلے

سے بھی پھیلایا جا سکتا ہے۔ لوہے اور کوئلے کی صنعتوں کو بہت زیادہ فروغ دیا+

ذرائع آمد و رفت میں ترقی

مشینوں کے ذریعے ملک کی پیداوار کی ترقی کے ساتھ ساتھ ملک کے ذرائع آمد و رفت کو بھی بڑا فروغ ملا۔ تمام بڑے بڑے شہروں کو سڑکوں کے ذریعے ملا دیا گیا۔ اور ان سڑکوں کی مرمت اور درستی کے لئے سڑکوں پر ٹرن پائیکس (Turnpikes) تعمیر کر کے لوگوں سے ٹیکس وصول کرنے کا طریقہ نکالا گیا۔ دریاؤں پر پل بنائے گئے۔ اور ۱۷۷۷ء میں پہلا لوہے کا پل تیار کیا گیا۔ اور ۱۷۹۰ء میں لوہے کا پہلا جہاز بنا۔ ایک قابل انجنیئر برنڈلے (Brindley) نے مانچسٹر سے لورپول تک دریا کو گہرا کر کے پہلی جہازی نہر تیار کی اور سکاٹ لینڈ کے ایک انجنیئر میکڈم (Macdam) نے پتھر کوٹ کر پکی سڑکیں بنانے کا طریقہ ایجاد کیا۔ ان ایجادوں نے ملک کے اندر تھوڑے ہی عرصہ میں نہروں اور سڑکوں کا جال پھیلا دیا۔ ان نہروں نے ٹیمز۔ ٹرنٹ۔ سیورن اور مرسے کے دریاؤں کو ملا کر مال و اسباب کو ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچانا آسان کر دیا۔ لیکن ان سب ایجادوں سے بڑھ کر جارج سٹیفنسن (George Stephenson) کا گاڑیاں کھینچنے کا انجن تھا جو ترقی کرتے کرتے ریلوے انجن میں تبدیل کر دیا گیا۔

ان تمام ایجادوں اور ذرائع آمد و رفت کی ترقی نے ملک کی پیداوار کو بےحد ترقی دی۔ پرانی گھریلو دستکاریوں کی جگہ ملک کے اندر جگہ جگہ کارخانے قائم ہو گئے:

صنعتی انقلاب کے اثرات

(۱) ملک میں دولت بہت زیادہ ہو گئی۔ اور دولت کی اسی زیادتی سے انگریزوں نے نپولین جیسے طاقت ور جرنیل اور بادشاہ کو نیچا دکھا دیا۔

(2) گھریلو دستکاریاں تباہ ہو گئیں اور ملک کے اندر فیکٹری سسٹم جاری ہو گیا۔ ملک میں جگہ جگہ بڑے بڑے کارخانے اور ورک شاپ کھل گئے۔

(3) ان کارخانوں کے مالک لکھ پتی اور کروڑ پتی تھے۔ جو غریب مزدوروں کی محنت کے طفیل اپنی دولت کو بڑھا رہے تھے۔ مزدوروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو گیا۔ کہ سرمایہ دارو کی دولت انہی کی کمائی ہوتی ہے۔ اس لئے مالک اور کارندوں یا مزدوروں میں جھگڑے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔

(4) کئی پرانے شہر اجڑ گئے۔ اور بہت سے نئے شہر کوئلے اور لوہے کی کانوں کے نزدیک آباد ہو گئے۔

(5) لوگوں نے کھیتی باڑی میں فائدہ نہ دیکھ کر کارخانوں میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور اس لئے انگلستان کو اناج کے لئے دوسروں کا محتاج ہونا پڑا۔

(6) مزدوروں نے اپنے حقوق کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے ٹریڈ یونین اور لیبر یونین وغیرہ وغیرہ جماعتیں بنا لیں۔ اور گورنمنٹ کو بھی مزدوروں کی حمایت میں کئی قانون بنانے پڑے۔

(7) کئی نئے شہر آباد ہو گئے۔ جن کی آبادی لاکھوں تک جا پہنچی

لیکن انہیں پارلیمنٹ میں ممبر بھیجنے کا کوئی حق نہ تھا۔ اس کے برعکس کئی بالکل اُجڑے ہوئے قصبوں کو ایک یا دو ممبر بھیجنے کا اختیار تھا۔ اس بے انصافی کو دُور کرنے کے لئے ملک میں پارلیمنٹ کی اصلاح کی تحریک زور پکڑنے لگی۔

(8) کئی آدمیوں کا کام اب ایک مشین نے کرنا شروع کر دیا نیز کارخانوں میں عورتوں اور بچّوں کو بھی کام مل جانے کے باعث مردوں کی بیکاری میں بہت اضافہ ہوگیا

(۹) صنعتی انقلاب کے باعث گورمنٹ کو اناج کی فکر ہوئی۔ اس لئے اس نے کھیتی باڑی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرکے ملک میں زرعی انقلاب لانے میں مدد دی؛

Q. How was the Agrarian Revolution brought about ?

سوال۔ انگلینڈ میں زرعی انقلاب کیسے پیدا ہوُا۔ اوراس کا نتیجہ کیا نکلا۔

زرعی انقلاب

وجہ۔ صنعتی انقلاب کے باعث بہت سے لوگ کھیتی باڑی کو چھوڑ کر کارخانوں میں ملازمت کے باعث شہروں میں چلے گئے تھے۔ اس لئے دیہات میں فصل بونے اور کاٹنے کے لئے مزدوروں کی کمی ہو گئی۔ لہٰذا ملک کی زرعی پیداوار میں بھی بہت کمی واقع ہو گئی۔ اس پر وزیر اعظم ٹوّن شینڈ (Townshend) نے کئی ایک زرعی اصلاحات جاری کیں۔

(۱) کھیتی باڑی کا کام مشینوں اور کلوں سے ہونا شروع ہوگیا

(2) مشینوں کے آسانی سے استعمال کے لئے چھوٹے چھوٹے کھیتوں کو ملا کر انہیں بڑے بڑے ٹکڑہ جات اراضی میں تبدیل کر دیا۔

(3) زمین میں بدل بدل کر فصل بونے کا طریقہ جاری کیا گیا۔ جس سے سال میں کئی فصلیں حاصل کرنی ممکن ہو گئیں۔

(4) کئی قسم کی مفید کھادیں ایجاد ہوئیں۔

(5) مویشیوں کی پرورش کے لئے۔ عمدہ قسم کی روٹ کراپ (Root Crop) بونے کا طریقہ رائج کیا گیا۔ جس سے چارہ کی بہتات ہو گئی۔

ان تمام باتوں نے انگلینڈ کی زرعی پیداوار میں بہت اضافہ کر دیا۔

Q. Give a brief account of English political life after the Peace of 1815.

سوال۔ 1815ء کی صلح کے بعد انگلینڈ کی سیاسی حالت پر نوٹ لکھو۔

1818ء سے 1820ء تک کی سیاسی حالت

انگریزی بحری فوقیت نے انگریزی تاجروں کو مالا مال کر دیا۔ اور وہ اتنے دولت مند ہو گئے۔ کہ یورپ کے شہزادے بھی ان سے رشک کرنے لگے۔ دنیا بھر میں عیش کے اتنے سامان موجود نہ تھے۔ جتنے کہ انگلستان کے دارالخلافے لنڈن میں تھے۔ صلحنامہ پیرس کے بعد جب بلوچر نے لنڈن کو دیکھا

تو اس کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ "What a city to loot" لیکن عوام کی حالت اس کے برعکس بہت قابل رحم تھی۔

طویل انقلابی جنگوں کے باعث انگلستان کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی۔ ٹیکس بے شمار اور بھاری تھے۔ قومی قرضہ بہت زیادہ بڑھ گیا۔ صلح کے ہو جانے کے باعث انگلستان کی صنعتی اشیاء کی مانگ کم ہو جانے کی وجہ سے تجارت میں بھی کمی واقع ہو گئی۔ افواج اور مزدوروں کی علیحدگی نے ملک کی بیکاری میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔

غلّہ کے قوانین نے غریب مزدوروں کے لئے روٹی بہت مہنگی کر دی۔ گورنمنٹ نے پولیٹیکل جلسوں کے انعقاد کو بند کر دیا۔ اور لیڈروں کو گرفتار کر کے عوام کی زبان کو سختی سے بند کرنے کی کوشش کی۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ملک میں جگہ جگہ شورشیں شروع ہو گئیں۔ اور مزدوروں نے مشینوں اور کلوں کو روٹی کی قلت اور مہنگے ہونے کا ذمہ وار ٹھیرا کر کارخانوں پر حملہ کر دیا۔ اور کئی مشینوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ لنکا شائر کے لوگوں نے اپنی شکایات کو حکام تک پہنچانے کے لئے مانچسٹر کے ایک بنجر میدان میں جلسہ کیا۔ جسے گھوڑ سوار پولیس نے بڑی سختی سے لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔ پولیس کے اس لاٹھی چارج کرنے کے باعث کئی موتیں واقع ہو گئیں۔ اس واقعہ کو مانچسٹر کا قتل عام (Massacre of Manchester) کہتے ہیں۔ گورنمنٹ اس واقعہ سے اتنی ڈر گئی۔ کہ اس نے پبلک جلسوں کے انعقاد پر آگے سے بھی

زیادہ بندشیں لگا دیں۔ ان حالات میں جارج سوم نے جو کئی سالوں سے اندھا اور پاگل ہو گیا تھا ۱820ء میں انتقال کیا:

Q. What do you understand by Corn Laws? What were their effects?

سوال ۔ قوانین غلہ سے کیا مراد ہے۔ اور اُن کا کیا اثر ہوُا ۔؟

قوانین غلہ زمینداروں کی سہولت کے لئے پارلیمنٹ نے ۱815ء میں ایک قانونِ غلّہ پاس کیا جس کے مطابق غیر ملکی غلہ کی در آمد پہ اتنا محصول لگا دیا گیا کہ وہ انگلستان میں ۸۰ شلنگ فی کوارٹر سے کم نرخ پر نہ بک سکے۔ اس قانون سے زمینداروں کو بہت فائدہ ہوُا کیونکہ اُن کی پیداوار کی قیمت بہت بڑھ گئی۔ لیکن عوام کے لئے روٹی کا حاصل کرنا محال ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوُا کہ غرباء آلوؤں پہ گذارہ کرنے لگے۔

جارج چہارم ۱820ء سے ۱830ء

Q. Describe character of George IV and state why his reign is called the Period of Reforms. Give a summary of th r forms undertaken during his reign. Imp.

سوال۔ جارج چہارم کا چال چلن بیان کرو اور بتاؤ

کہ اس کا عہد حکومت اصلاحات کا زمانہ کیوں کہلاتا ہے۔ نیز اس کے زمانے میں کون کون سی اصلاحات کی گئیں؟

کیریکٹر

جارج سوم اپنی عمر کے آخری سالوں میں اندھا۔ بہرہ اور پاگل ہو گیا تھا۔ اس لیئے اس کا بڑا لڑکا جارج 1811ء سے بادشاہ کی وفات تک بطور ریجنٹ کام کرتا رہا۔ ولی عہدی کے زمانہ میں وہ وگ پارٹی کا حامی تھا۔ لیکن 1820ء میں تخت نشین ہوتے ہی اس نے ٹوری پارٹی کی حمایت شروع کر دی۔ یہ بادشاہ کاہل۔ خود غرض۔ عیاش اور بزدل ہونے کے باعث لوگوں میں ہر دل عزیز نہ تھا۔ اس کی خانگی زندگی بھی اچھی نہ تھی۔ اس کی ملکہ کیرولین (Caroline) اس سے بیزار ہو کر اٹلی میں جلا وطنی کے دن بسر کر رہی تھی۔ تاجپوشی کے موقعہ پر وہ انگلینڈ میں آ گئی۔ اور تاجپوشی کی رسم کی تقریب کے سلسلہ میں گرجے میں جا پہنچی۔ لیکن جارج نے اسے گرجے سے نکال دیا۔ اس ہتک سے اس کے دل پر اتنا صدمہ ہوا۔ کہ وہ شکستہ دل ہو کر جلدی ہی مر گئی۔ ملکہ کیرولین سے اس بُرے سلوک نے بادشاہ کو اور بھی لوگوں کی نظروں سے گرا دیا۔

اصلاحات کا زمانہ (Period of Reforms)

جارج چہارم کے تخت نشین ہونے کے وقت تک فرانس کی انقلابی جنگ کے اکثر اثرات ختم ہو چکے تھے اور اب ملک میں امن و امان تھا۔ چنانچہ وہ تمام اصلاحات جو انقلاب فرانس کے باعث ملتوی کر دی گئی تھیں۔ اب جاری کر دی گئیں۔ جارج چہارم اور ولیم چہارم کا سارا عہدِ حکومت ملک کے اندر کئی قسم کی اصلاحات نافذ کرنے ہی گذر گیا۔ اس

لئے ان دونوں بادشاہوں کے دورِ حکومت کو اصلاحات کا زمانہ کہتے ہیں۔

بڑی بڑی اصلاحات

1822ء میں لارڈ کیننگ کی ٹوری وزارت قائم ہوئی۔ جس میں سر رابرٹ پیل کو ہوم سیکرٹری کا عہدہ ملا۔ پیل نے ضابطہ فوجداری۔ پولیس اور جیل کے انتظام میں کئی اصلاحات جاری کیں۔ جن میں سے ذیل کی اصلاحات مشہور ہیں۔

(۱) **ضابطہ فوجداری کی اصلاحات۔** اب تک انگلستان کے قانون کے مطابق دو سو سے زیادہ ایسے جرائم تھے۔ جن کی سزا موت تھی۔ ان میں سے اکثر جرائم بالکل معمولی نوعیت کے تھے۔ مثلاً:۔ کسی سڑک پر مُنہ پر سیاہی مل کر کھڑا ہونا۔ ویسٹ منسٹر کے پل کو نقصان پہنچانا۔ جیب کترنا۔ چھوٹے چھوٹے درختوں کو کاٹنا۔ ممنوع مقامات سے مچھلی پکڑنا۔ خطوط لکھ کر کسی کو دھمکی دینا۔ پانچ شلنگ یا اس سے زیادہ قیمت کی کوئی چیز چرانا۔ خرگوش مارنا۔ جعل سازی کرنا وغیرہ وغیرہ جرائم کے بدلے پھانسی کی سزا دی جاتی تھی۔ پیل نے ایک سو کے قریب معمولی جرائم کے بدلے سزائے موت ہٹا کر ان کے واسطے معمولی سزائیں مقرر کیں۔ اور اس طرح سے غربا کے دلوں سے حکومت کے خلاف نفرت کے جذبے کو کم کر دیا۔

(2) **پولیس کی اصلاح۔** ملک میں جرائم کی تعداد کو گھٹانے کے لئے پولیس میں اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور کمزور اور نااہل پولیس کی جگہ بڑے بڑے قد آور اور

اور بارعب اشخاص کو پولیس میں جگہ دی گئی۔

(3) **کیتھلک لوگوں کی آزادی کا قانون۔** 1829ء۔ آئرلینڈ کے لوگوں کی اکثریت رومن کیتھلک مذہب کی حامی تھی۔ 1801ء کے قانون اتحاد کے پاس کرانے کے وقت ینگر پٹ نے ان لوگوں سے تمام مذہبی بندشیں دور کرنے کا اصرار کیا تھا۔ لیکن بادشاہ کی مخالفت کے باعث وہ اس اقرار کو پورا نہ کر سکا۔ اور وزارت سے مستعفی ہو گیا۔ اس وقت سے رومن کیتھلک لوگ اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے لگاتار جدوجہد کرتے رہے۔ 1823ء میں اس تحریک نے بہت زور پکڑ لیا۔ اور آخر رومن کیتھلک لوگوں نے اپنے لیڈر ڈینیل اوکانل (Daniel O'Connell) نامی ایک آئرش بیرسٹر کو کلیئر (Clare) کے علاقے سے پارلیمنٹ کا ممبر منتخب کیا۔ ڈینیل اوکانل کو معلوم تھا۔ کہ رومن کیتھلک ہونے کے باعث وہ پارلیمنٹ میں نہیں بیٹھ سکتا۔ لیکن اس نے اپنے کیس (Case) کو ایک آزمائشی کیس بنایا۔

اب پارلیمنٹ کو خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ اگر اسے پارلیمنٹ میں نہ بیٹھنے دیا گیا۔ تو تعجب نہیں کہ آئیندہ انتخاب میں آئرلینڈ بہت سے رومن کیتھلک ممبروں کو بھیجے۔ اس طرح سے پارلیمنٹ کے سامنے دو ہی راستے رہ گئے۔ یا تو اوکانل کو پارلیمنٹ کا ممبر تسلیم کرے۔ یا آئرلینڈ کی $\frac{4}{5}$ آبادی کو ووٹ کے حقوق سے محروم کر دے۔ اس دوسری صورت میں ایک خطرناک خانہ جنگی شروع ہو جانے کا احتمال تھا۔ اس لئے ڈیوک آف ولنگٹن

نے وقت کی نزاکت کو دیکھ کر رائے عامہ کے سامنے سر جھکا دیا اور 1829ء میں کیتھلک لوگوں کی آزادی کا قانون (Catholic Emancipation Act) پاس کر کے اُن پر سے تقریباً تمام پابندیاں ہٹا دیں۔

لارڈ کیننگ کی غیر ملکی پالیسی

وی ۱۸۱۸ کی کانگریس کے بعد یورپ کے تاجداروں خصوصاً آسٹریا۔ پرشیا اور رُوس نے مل کر انقلابی خیالات رکھنے والوں کی بغاوتوں کو سختی سے دبانا شروع کر دیا۔ اور جب سپین۔ اٹلی پرتگال وغیرہ ممالک کے باشندوں نے اپنے حکمرانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے۔ تو غیر ملکی حکومتوں کی سپاہ کی مدد سے اُنہیں کچل دیا گیا۔ لارڈ کیننگ نے آسٹریا۔ پرشیا اور روس کی اس زبردستی کے خلاف آواز اُٹھائی۔ مگر اس سے زیادہ انقلابی جماعتوں کی اور کوئی مدد نہ کی۔ لیکن جب سپین کی امریکہ کی بستیوں نے سپین کے خلاف بغاوت کی۔ تو امریکہ کے پریذیڈنٹ منرو نے غیر ممالک کو سپین کی بستیوں میں اپنی سپاہ بھیجنے سے متنبہ کیا۔ اور کہا۔ کہ شمالی اور جنوبی امریکہ کے ممالک میں اضلاع متحدہ امریکہ یورپ کی کسی حکومت کی مداخلت کو گوارہ نہیں کر سکتا۔ اس مسئلے کو منرو ڈاکٹرین (Monrœ Doctrine) کہتے ہیں۔ لارڈ کیننگ نے اضلاع متحدہ کی تائید کی۔ اور کہا کہ اگر یورپین ممالک امریکہ کی سپین کی باغی بستیوں کے خلاف فوج بھیجنے کی کوشش کریں گے۔ تو انگریزی بحری بیڑہ اس کی مخالفت کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوُا کہ امریکہ کی ہسپانوی بستیاں آزاد ہو گئیں +

یونان کی آزادی

یونان ترکوں کی مملکت کا ایک صوبہ تھا۔ جس نے 1821ء میں ٹرکی کے خلاف بغاوت کی۔ فرانس اور انگلستان کے ہزارہا والنٹیروں نے یونانی افواج میں شامل ہو کر ٹرکی سے جنگ کی۔ مشہور شاعر لارڈ بیرن (Byron) اسی جنگ میں 1824ء میں مارا گیا تھا۔ 1825ء میں ٹرکی کے مصری بحری بیڑے نے یونان کو سخت تنگ کیا۔ اور قریب تھا۔ کہ یونان ہتھیار ڈال دے۔ کہ لارڈ کیننگ نے فرانس اور روس کے ساتھ مشورہ کرکے سلطان ٹرکی پر زور ڈالا۔ کہ وہ یونان کو آزاد کر دے۔ اور تینوں ممالک کا ایک مشترکہ بحری بیڑہ سلطان پر زور ڈالنے کے لئے یونان کی طرف روانہ بھی کر دیا۔ جس نے 1827ء میں مصری بیڑے کو تباہ کرکے ترکوں کو یونانی علاقے سے نکالنا شروع کر دیا۔ اس پر 1829ء میں سلطان ٹرکی نے یونان کو انگلستان روس اور فرانس کی سرپرستی میں ایک آزاد ملک تسلیم کر لیا۔

ولیم چہارم

1830ء سے 1837ء

تخت نشینی

جارج چہارم 1830ء میں لاولد مر گیا۔ اور اس کی جگہ اس کا بھائی ولیم چہارم بادشاہ بنا۔ یہ بادشاہ سادہ مزاج اور نیک سیرت انسان تھا۔ اس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ بحری سفروں میں صرف کیا تھا۔ اس لئے لوگ اس کو ملاح بادشاہ (Sailor King) کہا کرتے

تھے۔

Q. Write short notes on :—

Reform Bill of 1832, the Abolition of Slavery, the Poor Law Amendment Act, the Factory Act and Municipal Corporation Act.

V. Imp.

سوال۔ مفصلہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو:۔

1832ء کا ریفارم بل۔ غلامی کی منسوخی۔ قانون غریباں میں ترمیم۔ فیکٹری ایکٹ اور میونسپل کارپوریشن ایکٹ۔

ریفارم بل 1832ء

اُس وقت کی پارلیمنٹ مندرجہ ذیل وجوہات کے باعث لوگوں کی نمائندہ جماعت نہ تھی۔

وجوہات:۔ (۱) قدیم زمانے سے بادشاہ حکومت کو چلانے اور روپیہ کی منظوری لینے کے لئے اپنی مرضی کے مطابق جن حلقوں سے چاہتا۔ ممبر بلا لیا کرتا تھا۔ سٹوارٹ اور ٹیوڈر بادشاہوں کے زمانے میں بھی یہی رواج تھا۔ اس طرح سے صرف چند حلقوں کے نمائندے ہی پارلیمنٹ میں بیٹھا کرتے تھے۔

(2) صنعتی انقلاب کے باعث بہت سے لوگ دیہات کو چھوڑ کر صنعتی مرکزوں میں جاکر آباد ہو گئے تھے۔ اس طرح سے پرانے شہر اُجڑ گئے تھے۔ اور اُن کی جگہ نئے شہر آباد ہو چکے تھے۔ مانچسٹر۔ شفیلڈ۔ لیڈز برمنگھم وغیرہ شہروں کو پارلیمنٹ میں ایک نمائندہ بھی بھیجنے کی اجازت نہ تھی حالانکہ گیٹن (Gatton) اور اولڈ سرم (Old Sarum)

جیسے پرانے اجڑے ہوئے شہروں یعنی Rotten Boroughs کو جن میں شاذ و نادر ہی ایک آدھ گھر آباد رہ گیا تھا۔ دو دو ممبر بھیجنے کا حق حاصل تھا۔

(3) حلقہ ہائے انتخاب بڑے بڑے زمینداروں اور امراء کے ماتحت ہوتے تھے۔ اور یہ امیر و زمیندار اپنی مرضی کے مطابق اپنے مزارعین سے ووٹ حاصل کر لیا کرتے تھے۔

(4) ملک کے اندر ووٹ دینے کی قابلیت کی شرطیں یکساں نہ تھیں بعض جگہ بڑے بڑے دولتمند آدمیوں کو ووٹ دینے کا حق نہ تھا۔ اور بعض جگہوں میں معمولی حیثیت کے لوگ بھی ووٹر بن سکتے تھے۔

(5) بغیر روپے کے پارلیمنٹ کی ممبری حاصل کرنی بہت مشکل تھی۔ رشوت عام تھی۔

(6) گورمنٹ کے اخراجات کا بہت بڑا حصہ وہ لوگ ادا کرتے تھے۔ جو ووٹ دینے کے حق سے محروم تھے۔

(7) جولائی 1830ء میں فرانس میں پھر انقلاب ہو گیا۔ اور لوگوں نے چارلس دہم کو تخت سے ہٹا کر لوئیس فلپ کو بادشاہ بنایا۔ اور ملک کے اندر انگلستان جیسا پارلیمنٹری طرز حکومت جاری کیا۔ اگست 1830ء میں بلجیم نے بغاوت کرکے ہالینڈ سے آزادی حاصل کر لی۔ ستمبر میں جرمنی کی کئی ریاستوں میں انقلاب شروع ہو گیا۔ اور پولینڈ اور اٹلی میں بھی انقلابی شورش پیدا ہو گئی۔ برّ اعظم کی ان تحریکوں اور شورشوں نے انگلستان پر بھی اثر ڈالا۔ لندن۔ برمنگھم اور کئی مقامات میں خفیہ پولیٹیکل انجمنیں قائم ہو گئیں اور بادشاہ کا لندن

کی گلیوں سے گزرنا غیر محفوظ ہو گیا۔ غرضیکہ انگلستان میں انقلابی تحریک زوروں پر ہو گئی۔ اور لوگ پارلیمنٹ میں اصلاح کرنے پر تُل گئے

ریفارم بل

1831ء میں پارلیمنٹ میں ریفارم بل پیش ہوا۔ ہؤس آف کامنز نے اسے پاس کر دیا۔ لیکن ہؤس آف لارڈز نے اسے رد کر دیا۔ اس پر ہؤس آف لارڈز کے خلاف ہزار ہا جلسے منعقد ہوئے۔ بہت سی جگہوں پر شورشیں ہوئیں۔ ڈیوک آف ولنگٹن کے بنگلے کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ دئے گئے۔ اور کئی شہروں میں فساد برپا ہو گئے۔ اب حکومت نے 1832ء میں ایک دفعہ اور ریفارم بل پیش کیا۔

ہؤس آف کامنز نے اسے پاس کر دیا۔ لیکن خطرہ تھا۔ کہ ہؤس آف لارڈز اسے پاس نہیں ہونے دیگا۔ اس پر وزیر اعظم لارڈ گرے نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ نئے لارڈ بنا کر ہؤس آف لارڈز کے ممبروں کی تعداد میں اس طرح سے اضافہ کرے کہ یہ بل پاس ہو جاوے۔ بادشاہ نے اسے منظور کر لیا۔ اس پر ہؤس آف لارڈز کے کئی ممبروں نے ووٹ نہ دئے اور بل پاس ہو گیا۔

اس بل کے مطابق مفصلہ ذیل تبدیلیاں ہوئیں۔

(1) خستہ۔ اجڑے ہوئے اور اُن تمام حلقوں سے جن کی آبادی دو ہزار سے کم تھی۔ پارلیمنٹ میں ممبر بھیجنے کا حق چھین لیا گیا اور جن کی آبادی دو اور چار ہزار کے درمیان تھی۔ انہیں صرف ایک ممبر بھیجنے کی اجازت دی گئی۔

(2) شرط ۱ کے مطابق جو نشستیں خالی ہوئیں۔ بڑے بڑے آباد

حلقوں اور نئے شہروں میں تقسیم کر دی گئیں ۔مانچسٹر۔برمنگھم۔شیفیلڈ لیڈز وغیرہ بڑے بڑے شہروں کو دو دو ممبر انتخاب کرکے بھیجنے کا حق دیا گیا۔

(3) ہر ایک بالغ آدمی کو جو شہر میں دس پونڈ سالانہ کرایہ دیتا تھا۔ یا دیہات میں دس پونڈ کی مالیت کی زمین رکھتا تھا۔ ووٹ دینے کا حق حاصل ہو گیا۔

ریفارم بل کا اثر

اس بل نے پارلیمنٹ کو بڑے بڑے زمینداروں کے قبضے سے نکال کر متوسط طبقے کے لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا۔ اگرچہ اب کاشتکاروں اور دوکانداروں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو گیا۔ لیکن مزدور پیشہ لوگوں کا اب بھی پارلیمنٹ کے انتخاب میں مطلقاً کوئی ہاتھ نہ تھا۔ تاہم ووٹروں کی تعداد آگے سے دگنی ہو گئی ؛

غلامی کی منسوخی
1833ء (Abolition of Slavery)

ملکہ الزبتھ کے زمانے سے لیکر انگلستان کے لوگ افریقہ سے حبشی عورتوں اور مردوں کو پکڑ کر امریکہ میں لے جا کر بھیڑ بکری کی طرح بیچ دیا کرتے تھے۔ اس قبیح تجارت کے بر خلاف کئی دفعہ آواز اٹھائی گئی۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ آخر ولیم ولبر فورس (William Wilberforce) اور کلارک سن (Clarkson) کی تحریک سے 1807ء میں پارلیمنٹ نے غلاموں کی تجارت کو ممنوع قرار دے دیا۔ لیکن جو غلام انگلستان اور بستیوں میں پہلے سے موجود تھے۔ وہ بدستور غلام ہی رہے۔

اس پر ولبر فورس کے ساتھیوں نے اپنے کام کو جاری رکھا

آخر 1833ء میں ریفارم شدہ پارلیمنٹ نے غلامی کی منسوخی کا قانون پاس کر دیا۔ جس کی رُو سے ساری سلطنت برطانیہ میں غلام رکھنا ممنوع قرار دے کر سلطنت کے سارے غلاموں کو ۳۸ پونڈ فی غلام کے حساب خرید لیا۔ اور خزانہ شاہی سے دو کروڑ پونڈ خرچ کر کے تمام غلاموں کو رہا کر دیا۔

قانون غربا میں ترمیم

اس قانون کی رُو سے مضبوط اور ہٹے کٹے غریب آدمیوں کی امداد کی جگہ صرف بوڑھوں۔ اپاہجوں اور ناکارہ غربا کو سرکاری مدد کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور حکم ہؤا کہ بیکار غربا کے لئے کام بھی مہیا کیا جاوے۔

میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1835ء

اس ایکٹ کی رُو سے شہر کے اُن باشندوں کو جو ٹیکس ادا کرتے تھے۔ اپنے شہر کے انتظام کیلئے ایک نمائیندہ کمیٹی بنانے کا اختیار دیا گیا۔ اور اس کمیٹی کو سڑکوں کی مرمت۔ ابتدائی تعلیم۔ روشنی۔ آب رسانی وغیرہ کے کام سپرد کیئے گئے۔

جیل کی اصلاحات

اس وقت تک انگلستان کے جیل خانوں میں روشنی۔ ہوا اور حفظانِ صحت کے اصولوں کا مطلق کوئی دھیان نہیں دیا جاتا تھا۔

نیز ان جیل خانوں میں ہر قسم کے مجرموں کو بلا لحاظ جرم کی نوعیت کے اکٹھا رکھا جاتا تھا۔ کم عمر اور نوجوان نئے قیدیوں کو عادی مجرموں کے ساتھ ایک ہی کمرے میں بند کر دیا جاتا تھا۔ اس سے نئے مجرموں کے اخلاق پر بھی بہت برا اثر پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ جیلر کو فیس دینے کے بغیر

کوئی قیدی اپنی قید کی میعاد گزار دینے پر بھی جیل سے رہا نہ ہو سکتا تھا۔ ان بیکس انسانوں کی زندگیاں کس مپرسی کی حالت میں ہی گذر جاتی تھیں۔ اٹھارھویں صدی کے اخیر میں ایک رحم دل انگریز **جان ہورڈ** نے جیل خانوں کا معائنہ کرکے اُن کی حالت سدھارنے کا بیڑہ اٹھایا۔ چنانچہ جارج چہارم کے زمانہ میں جیل خانوں میں حفظانِ صحت کے اصولوں کا خیال رکھ کر روشنی۔ صفائی۔ ہوا اور دھوپ کا انتظام کیا گیا۔ اور قیدیوں کو وقت پر رہا کرنے کے احکام بھی جاری کئے گئے۔

فیکٹری ایکٹ

سرمایہ داروں نے اپنے کارخانوں میں عورتوں اور بچوں کو بھی ملازم رکھنا شروع کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مردوں کی نسبت کم اُجرت پر مل سکتے تھے۔ نیز روٹی کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے گھر کے صرف ایک آدمی کے لئے مزدوری کرکے اپنے بال بچّوں کا پیٹ بھرنا مشکل ہو گیا۔ اس پر گھر کی عورتوں اور بچّوں کو بھی روزی کمانے میں حصّہ لینا پڑا۔ چودہ چودہ گھنٹے کارخانوں میں کام کرنے کے باعث ان بچّوں اور عورتوں کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑنا شروع ہو گیا۔ اس پر لارڈ شفٹس بری (Shaftesbury) نے پارلیمنٹ سے ایک فیکٹری ایکٹ پاس کرایا۔ جس کی رُو سے دس سال سے کم عمر کے بچوں کا کارخانوں میں ملازم رکھنا ممنوع قرار دیا گیا۔ اور کارخانوں میں مزدوروں سے دس گھنٹہ سے زیادہ کام لینا بند کر دیا گیا۔

ملکہ وکٹوریہ

۱۸۳۷ء سے ۱۹۰۱ء تک

Q. Briefly describe the early life of Queen Victoria, her accession and the separation of England and Hanover.

سوال۔ ملکہ وکٹوریہ کی ابتدائی زندگی۔ تخت نشینی اور انگلستان اور ہینوور کی علیحدگی کا مختصر حال بیان کرو۔

وکٹوریہ کی ابتدائی زندگی

جارج سوم کے تین بڑے بیٹوں جارج چہارم، فریڈرک، اور ولیم چہارم کے لاولد مر جانے کے باعث انگلستان کا تخت اس کے چوتھے بیٹے ڈیوک آف کینٹ کا حق تھا۔ لیکن یہ ڈیوک بھی ۱۸۲۰ء میں مر گیا تھا۔ اس لئے اس کی اکلوتی بیٹی وکٹوریہ تخت کی اصلی وارث تھی۔ وکٹوریہ ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئی۔ اور ابھی دودھ پیتی بچی ہی تھی۔ کہ ۱۸۲۰ء میں اس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ لیکن اس کی بیوہ ماں نے یہ جانتے ہوئے کہ اس کی اکلوتی بچّی نے ایک دن انگلستان کا حکمران بنتا ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

تخت نشینی اور ہینوور کی علیحدگی

ملکہ وکٹوریہ ۱۸۳۷ء میں تخت پر بیٹھی چونکہ ہینوور کے قانون تخت نشینی کے مطابق کوئی عورت وہاں کی حکمران نہ بن سکتی تھی۔

اس لئے ملکہ کا چچا ارنسٹ ہینوور کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ اور اس وقت سے دونو ممالک ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ اس وقت ملکہ کی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی۔ شروع ہی سے وہ ایک نہایت رحم دل۔ پاکباز اور ہمدرد خاتون تھی۔ ملکہ نے اپنی حکومت کے پہلے چار سالوں میں اپنے سیاسی اتالیق لارڈ میلبورن کو اپنا وزیر اعظم بنائے رکھا۔ اس دوران میں ۱۸۳۹ء میں پینی پوسٹیج کا طریقہ (Penny Postage Scheme) جاری کیا گیا۔ جس سے ایک پینی کا ٹکٹ لگانے سے خطوط ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بلا لحاظ فاصلے کے بھیجے جانے لگے۔

ملکہ کی شادی

۱۸۴۰ء میں ملکہ نے اپنے ماموں زاد بھائی پرنس البرٹ (Prince Albert) سے شادی کر لی۔ اس شہزادہ نے ملکہ کو ایک نیک دل اور قابل حکمران بننے میں بڑی مدد دی۔ اس نے ملکہ کو سکھایا۔ کہ اگر حکمران عوام میں ہر دل عزیز ہونا چاہے۔ تو اس کے لئے ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنا نہایت ضروری ہے۔ نیز اسے ملک کی پارٹیوں سے بالکل علیحدہ اور بلند تر ہو کر رہنا چاہیئے۔ اس نے ملکہ کو بتایا۔ کہ زمانہ اتنا بدل گیا ہے۔ کہ جارج سوم کی طرح بادشاہت کے حقوق کو دوبارہ حاصل کرنے کی سعی کرنا بالکل لا حاصل ہے اس لئے وکٹوریہ کے زمانے میں تاج قوم اور سلطنت کے درمیان اتحاد کا ایک نشان رہ گیا۔ یا اب اس کا کام صرف یہ تھا کہ مختلف پارٹیوں کی حکومت کی مطلق العنانی کو اعتدال پر رکھے اور انتہا پسندوں کو من مانی کارروائی کرنے سے تھوڑا سا عرصہ روکے

رکھے۔ ملکہ کے چونسٹھ سالہ حکومت کے دوران میں کئی انقلاب آئے۔ جنہوں نے ملک اندر حکومت کو پہلے سے بہت زیادہ عوام کی مرضی کے تابع کر دیا۔ ان تبدیلیوں کے دوران میں تاج اور عوام کے نمائندوں کے درمیان تصادم ضروری تھا۔ لیکن ان تمام امور کے باوجود ملکہ اور پرنس البرٹ کی شخصیتوں نے تاج کی ہر دل عزیزی بدستور قائم رکھی۔

وکٹوریہ کی حکومت کے آغاز میں عوام کی حالت

ذرائع آمد و رفت۔ ملک کی عام سڑکیں ابھی کچی تھیں۔ جن پر آمد و رفت گھوڑا گاڑی کے ذریعے ہوتی تھی۔ ریلوے انجن ایجاد ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی اس کی رفتار دس بارہ میل فی گھنٹہ تھی۔ خطوط بھیجنے کا طریقہ بھی بڑا مہنگا تھا۔ اور خطوط پر ٹکٹ فاصلہ کے لحاظ سے کم و بیش لگتے تھے۔ 1839ء میں پینی پوسٹیج سسٹم جاری کر کے اس میں اصلاح کر دی گئی۔

تعلیمی حالت

تعلیم بڑی گراں تھی۔ کاغذ اور چھپائی مہنگی ہونے کے باعث کتابوں کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اس لئے صرف امیروں کے لڑکے لڑکیاں تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ عوام اور مزدور طبقہ عموماً ان پڑھ تھے۔

مجلسی زندگی

سرمایہ دار اور کارخانوں کے مالک شہزادوں کی طرح زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور وہ تجارت کے طفیل دن بدن زیادہ سے زیادہ امیر ہو رہے تھے۔ قوانینِ غلّہ نے اناج کو بہت مہنگا کر رکھا تھا۔ اس لئے بڑے بڑے زمیندار بھی بہت متمول ہو رہے تھے۔ پارلیمنٹ میں ابھی تک امیر طبقہ

کا زور تھا۔ اس کے برعکس غربا اور مزدوروں کی حالت بد سے بدتر ہو رہی تھی۔ مزدوری کی شرح بہت کم تھی۔ اور غیر ملکی اناج قانوناً ۸۰ شلنگ فی کوارٹر (تقریباً چودہ سیر) سے کم قیمت پر نہ بک سکتا تھا۔ اس لئے مزدوروں اور عوام کا روٹی حاصل کرنا ایک امرِ محال ہو گیا تھا۔ لہٰذا غربا قوانین غلہ کی منسوخی کے لئے چلاّ رہے تھے۔

پولیٹیکل حالت

ریفارم بل نے متوسط درجہ کے لوگوں کو پارلیمنٹ کے ممبر انتخاب کرنے کے لئے حق نمائندگی دے دیا تھا۔ لیکن ملک کی آبادی کی اکثریت غریب ہونے کے باعث اب بھی ووٹ دینے کے حق سے محروم تھی۔ آئرلینڈ کے لوگ انگلینڈ سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اور وہ اپنی علیحدہ پارلیمنٹ پر مصر تھے۔ کینیڈا میں رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ نیز انگریزی اور فرانسیسی ہونے کے اختلافات پیدا ہونے کے باعث فسادات ہو رہے تھے۔ ہندوستان میں بھی پنجاب سندھ اور افغانستان سے تعلقات بگڑنے کے خطرات پیدا ہو چکے تھے۔

غرضیکہ ساری سلطنت میں امن و امان مفقود تھا۔ اور ہر طرف ابتری کے آثار رُو نما تھے۔ ان حالات میں ملکہ نے حکومت کی باگ ڈور ہاتھ میں لی۔ اور نہایت صبر و تحمل اور مستقل مزاجی سے تمام مشکلات کو حل کر کے ملک کی سوشل اور پولیٹیکل حالت کو نہایت بہتر بنا دیا۔

Q. What do you understand by the Chartist Movement? How was it suppressed?
Imp. (P. U. 1927, 30, 36)

سوال۔ تحریک چارلسٹ سے کیا مراد ہے؟ اس تحریک کو کو کیسے دبا دیا گیا؟

چارلسٹ تحریک (Chartist Movement)

اٹھارھویں صدی کے شروع میں انگلستان میں ہر ایک کام مشین کے ذریعے ہوتا شروع ہو گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک میں بیکاروں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا۔ مزدوری پہلے ہی کم تھی۔ بیکاروں کے اضافہ نے اسے اور بھی کم دیا۔ قوانین غلّہ نے غریب مزدوروں کے لئے روٹی حاصل کرنا از حد مشکل بنا دیا۔ کارخانہ داروں اور زمینداروں کی حالت اُن سے بالکل مختلف تھی۔ مزدوروں کے خون اور پسینہ کی کمائی نے ان سرمایہ داروں کو مالا مال کر دیا تھا۔ اور اب انہیں دنیا میں ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامان میسر تھے۔ امیروں اور درمیانی طبقہ کے لوگوں کی حفاظت کے لئے پارلیمنٹ میں ان کے ممبران موجود تھے۔ لیکن غریبوں اور مزدوروں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ اور ان کے پولیٹیکل حقوق کوئی نہ تھے۔ بھوک اور بیکاری سے تنگ آ کر ان لوگوں نے اپنی انجمنیں قائم کر لیں۔ ان کا خیال تھا۔ کہ اگر پارلیمنٹ میں اُن کے بھی نمائندے ہوں۔ تو اُن کے حقوق کی بھی حفاظت ہو سکے گی۔

چنانچہ 1838ء میں ان لوگوں نے اوکانر (O'Connor)

کی صدارت میں ایک کانفرنس منعقد کر کے اپنے مطالبات کو ملک اور حکومت کے سامنے ایک عرضداشت کی شکل میں پیش کیا۔ جسے پیپلز چارٹر (People's Charter) کہتے ہیں۔ اور یہ تحریک چارٹسٹ تحریک (Chartist Movement) کے نام سے مشہور ہے۔

مطالبات۔ چارٹسٹس (Chartists) لوگوں کے مندرجہ ذیل مطالبات تھے:۔

(۱) ملک کے ہر ایک بالغ شخص کو حق رائے دہندگی (Universal Suffrage) دیا جاوے۔

(2) ووٹ پرچیوں کے ذریعے (Vote by Ballot) دیا جاوے۔

(3) پارلیمنٹ کا انتخاب سالانہ ہو۔

(4) پارلیمنٹ کا ممبر بننے کے لئے جائداد کی شرط اڑا دی جاوے۔

(5) پارلیمنٹ کے ممبران کو تنخواہ دی جاوے۔

(6) پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے ملک کو آبادی کے لحاظ سے مساوی حلقوں میں تقسیم کیا جاوے۔

تحریک کا خاتمہ چارٹسٹس نے اپنے مطالبات کو کئی دفعہ پارلیمنٹ کے سامنے رکھا۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس پر 1839ء میں انتہا پسند چارٹسٹ لوگوں نے اپنے پیروؤں کو منظم کر کے انہیں باقاعدہ ڈرل کرائی۔ اجلاس منعقد کرنے اور ملک میں شورش اور بلوے کرانے شروع کر دئے۔ اس پر گورنمنٹ نے اس تحریک کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔ اس تحریک کے حامیوں میں پھوٹ بھی پڑ گئی۔ جس سے بہت

سے لوگوں نے چارٹسٹس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ جب سے
یہ تحریک دب گئی۔ آخر 1846ء میں قانونِ غلہ کی منسوخی سے
روٹی سستی ہو جانے کے باعث یہ تحریک خود بخود بند ہو گئی
لیکن گورنمنٹ نے آہستہ آہستہ سوائے پارلیمنٹ کے سالانہ
انتخاب کے چارٹسٹس کے کل مطالبات کو مان لیا۔

Q. Write notes on :—Anti-Corn Law League, Repeal of Corn Laws, Free Trade and Protection. *(P. U. 1925, 34)*

مفصلہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھو:-
اینٹی کارن لا لیگ۔ قوانین غلہ کی تنسیخ۔ فری ٹریڈ اور پروٹیکشن۔

اینٹی کارن لا لیگ اور قوانین غلہ کی تنسیخ

پارلیمنٹ نے زمیندار ممبران اور زمیندار ووٹران کو خوش کرنے کی خاطر غیر ملکی اناج کے انگلستان میں داخلے پر اتنے بھاری محصول لگا دئے تھے۔ کہ وہ اناج ۸۰ شلنگ فی کوارٹر سے کم قیمت پر انگلستان کے اندر کسی حالت میں بھی بک نہ سکتا تھا۔ ان قوانین نے انگلستان کے زمینداروں کو تو مالا مال کر دیا۔ لیکن غریب مزدوروں کو پیٹ بھر کر کھانا حاصل کرنا بھی بہت مشکل ہو گیا۔ آخر کار سمجھدار لوگوں نے اس بات کو محسوس کر لیا۔ کہ جب تک قوانین غلہ کو منسوخ کر کے غیر ملکی غلہ پر سے ٹیکسوں کو ہٹا نہ دیا جاوے گا۔ غریبوں کی حالت سدھر نہ سکے گی۔ چنانچہ ان لوگوں نے مانچسٹر میں ایک انجمن قائم کی جس کا نام اینٹی کارن لا لیگ رکھا۔ اس لیگ کا بڑا مقصد یہ تھا۔ کہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈال کر اس کو مجبور کیا

جاوے کہ وہ غیر ملکی اناج پر سے محصول ہٹا دے۔ تاکہ غلّہ سستا ہو جاوے۔ اس انجمن کے سرکردہ ممبران میں سے رچرڈ کوبڈن (Richard Cobden) اور جان برائیٹ (John Bright) بہت مشہور تھے۔ انہوں نے ملک میں دورہ کر کے جگہ جگہ جلسے کئے۔ رسالے چھپوا کر تقسیم کئے اور قوانین غلّہ کے بر خلاف زبردست پروپیگنڈا کیا اور لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ کہ قوم کے ایک حصّہ کو مصنوعی ذرائع سے مدد دے کر قوم کی اکثریت کو سستی روٹی سے محروم کرنا سخت بے انصافی ہے۔ ان دنوں انگلستان کا وزیر اعظم سر رابرٹ پیل تھا۔ جو کنسرویٹو (Conservative) پارٹی کا لیڈر تھا۔ اُسے اس تحریک سے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ لیکن جب ۱۸۴۵ء 1845 میں آئرلینڈ کے آلوؤں کی فصل خراب ہو گئی تو ملک میں سخت قحط پڑ گیا۔ (کیونکہ غریبوں اور مزدوروں کا گذارہ ہی آلوؤں پر تھا۔) اور لوگ بھوکے مرنے لگے۔ تو سر رابرٹ پیل نے مجبور ہو کر ۱۸۴۶ء 1846 میں قوانینِ غلّہ کی تنسیخ کے لئے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا۔ جس سے اس کی اپنی پارٹی کے بہت سے ممبران اس سے علیحدہ ہو گئے۔ لیکن لبرل (Liberal) ممبران کی امداد سے یہ بل پاس ہو گیا۔

پروٹیکشن اور فری ٹریڈ

اکثر حکومتیں اپنے ملک کی صنعت و حرفت اور دیگر پیداوار کو غیر ممالک کی سستی اشیاء کے مقابلے سے بچانے کے لئے غیر ملکی اشیاء پر اتنا محصول لگا دیتی ہیں۔ کہ وہ اس ملک کی تیار کردہ اشیاء کے مقابلہ میں سستی نہ بک سکیں۔ تجارت کے اس

اصول کو پروٹکشن (Protection) اور اس اصول کے حامیوں کو پروٹیکشنسٹس (Protectionists) کہتے ہیں۔

اس کے بر خلاف وہ لوگ جو غیر ملکی اشیاء پر اس قسم کا محصول نہ لگا کر انہیں اپنے ملک کے اندر آنے کی کھلی اجازت دیتے ہیں۔ فری ٹریڈرز (Free Traders) کہلاتے ہیں ۔

Q. What do you know about Sir Robert Peel? Give a brief account of his administration. **V. Imp.** (*P. U. 1927, 36, 38*)

سوال - سر رابرٹ پیل کے متعلق تم کیا جانتے ہو - نیز اس کے عہد وزارت کا مختصر حال بیان کرو۔

سر رابرٹ پیل

ابتدائی حالات - سر رابرٹ پیل لنکا شائر کے ایک امیر سوداگر کے ہاں ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوا۔ بڑا ہو کر اس نے اوکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ ۱۸۰۹ء میں وہ پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ اور اپنی خدا داد قابلیت کی بدولت جلدی ہی انگلستان کا **ہوم سیکرٹری** اور **کنسرویٹو پارٹی** کا ایک سرکردہ لیڈر بن گیا۔

عہد وزارت

سر رابرٹ پیل ایک دیانت دار - موقع شناس اور معاملہ فہم وزیر تھا۔ وہ قدامت پسند تھا لیکن جب اسے یقین ہو جاتا۔ کہ کسی کام میں اصلاح ضروری ہے۔ تو وہ اپنی قدامت پسندی کو چھوڑ کر اصلاح کا حامی ہو جایا کرتا تھا۔ اس نے ہوم سیکرٹری کی حیثیت میں پولیس

جیل اور ضابطہ فوجداری میں بہت سی اصلاحات کیں اور تقریباً ایک سو کے قریب جرائم کی سزائے موت ہٹا کر اسے قید میں تبدیل کر دیا۔

پیل بطور وزیر اعظم

پیل دو دفعہ وزیر اعظم بنا۔ اس کی پہلی وزارت 1834ء میں صرف چند ماہ رہی۔ لیکن دوسری دفعہ وہ 1841ء سے 1846ء تک وزیر اعظم رہا۔ اس کی دوسری وزارت کے عہد کے مشہور واقعات حسب ذیل ہیں:-

(۱) پیل کو ملک کی صنعت کو ترقی دینے کا خاص خیال تھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ غیر ملکی اشیاء پر بھاری بھاری محصول لگانے کے باعث روئی اور کئی اور اشیاء کارخانہ داروں کو مہنگی ملنے کے باعث ملک کی صنعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ تو اس نے بہت سی اشیاء در آمد سے محصول ہٹا لیا۔ اس طرح سے گورمنٹ کی آمدنی میں جو خسارہ ہوا۔ اسے اس نے انکم ٹیکس لگا کر پورا کر لیا اس سے ملک کی صنعت کو بہت ترقی ہوئی؛

(2) قوانین غلّہ کی منسوخی

سر رابرٹ پیل قدامت پسند تھا اور اسے 1841ء میں پارلیمنٹ کے ممبران کی اکثریت کی حمایت صرف اس وجہ سے حاصل ہوئی تھی۔ کہ اس نے قوانین غلّہ کی تنسیخ کی مخالفت کی تھی۔ اینٹی کارن لا لیگ کی جد و جہد سے اس کو کوئی ہمدردی نہ تھی۔ لیکن جب آئرلینڈ میں آلوؤں کی فصل خراب ہو گئی۔ اور غریب لوگوں کی زندگی کے لالے پڑ گئے۔ تو اسے یقین ہو گیا۔ کہ غریبوں کو روٹی صرف اسی صورت میں میسر ہو سکتی ہے جبکہ قوانین غلّہ کو منسوخ کر دیا جاوے چنانچہ 1846ء میں اس

نے اپنی پہلی رائے کو تبدیل کرکے اور اپنی پارٹی کی مخالفت
کے باوجود قوانین غلّہ کو منسوخ کر دیا۔ اس قانون کے پاس
ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد پیل کو مستعفی ہونا پڑا۔ کیونکہ
پارلیمنٹ میں اب اس کی اکثریت نہیں رہی تھی۔ 1850ء میں
وہ گھوڑے سے گر کر مر گیا۔

Q. Describe the causes, main events and results of the Crimean War. Imp.

(P. U. 1927, 36)

سوال۔ جنگ کریمیا کے اسباب۔ مشہور واقعات اور
نتائج بیان کرو۔

کریمیا کا جزیرہ نما بحیرہ اسود کے شمال میں روس کے جنوبی
علاقے سے ملا ہوا ہے۔ چونکہ 1854ء سے 1856ء تک کے
دو سال روس اور اتحادیوں یعنی انگلستان فرانس اور ٹرکی
میں جنگ اسی جزیرہ نما میں ہوتی رہی اس لئے اس جنگ
کو جنگِ کریمیا کہتے ہیں۔

وجوہات۔ (۱) روس اپنے ملک کی تجارت کے لئے بحیرہ
اسود سے کھلے سمندر تک ایک آزاد راستہ چاہتا تھا۔ لیکن
روس کا یہ مقصد اس وقت تک پورا نہ ہو سکتا تھا۔ جب
تک کہ آبنائے ڈارڈنلز ترکوں کے قبضہ میں تھی۔
(2) روس کے زار نکولس نے یورپ کی تمام سلطنتوں
کو لکھا۔ کہ ٹرکی جسے وہ **یورپ کا ناتواں مریض**
(Sickman of Europe) کہا کرتا تھا۔ کے حصے بخرے
کرکے اسے آپس میں تقسیم کر لیا جاوے۔ لیکن اس

طرح کرنے سے مشرقی ممالک میں روس کی طاقت کے بہت زیادہ بڑھ جانے کا خطرہ تھا۔ اور انگلستان اس بات کو اپنے مفاد کے خلاف خیال کرتا تھا۔

(3) 1748ء کے انقلاب نے فرانس میں ایک دفعہ اور جمہوری حکومت قائم کر دی تھی۔ جس کا صدر نپولین اعظم کا بھتیجا لوئیس نپولین تھا۔ لیکن بھتیجے نے چچا کے نقش قدم پر چل کر فرانس میں اپنی شہنشاہت قائم کر لی تھی۔ اور اب اس کی خواہش تھی کہ فتوحات حاصل کر کے اپنی حکومت کی بنیادوں کو مستحکم کرے اس لئے اس نے روس کے خلاف انگلستان سے اتحاد کر لیا۔

(4) فوری وجہ۔ یروشلم میں گرجاؤں کے انتظام کے لئے یونانی اور لاطینی فرقوں کے پادریوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ یونانی پادریوں کو روس کی امداد حاصل تھی۔ اور لاطینی پادریوں کی پشت پر فرانس کا ہاتھ تھا۔ یہ جھگڑا بہت طول کھینچ گیا۔ اور آخر معاملہ فیصلہ کے لئے ٹرکی کی حکومت کے پاس پہنچا۔ جس نے روسی رسوخ کے بڑھ جانے کے خوف کے باعث فیصلہ لاطینی پادریوں کے حق میں کر دیا۔ اس پر زار نکولس نے مولڈیویا (Moldavia) اور ویلشیا (Wallachia) جو آج کل رومانیہ (Roumania) کی سلطنت بناتے ہیں۔ پر قبضہ کر لیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ وہ ٹرکی کے ان دو صوبوں کو اس وقت تک اپنے قبضے میں رکھے

گا۔ جب تک کہ ٹرکی یروشلم کے گرجوں کو بدستور سابق یونانی پادریوں کے حوالے نہ کر دے۔ اس پر فرانس اور انگلستان نے ٹرکی کی حمایت میں ہتھیار اٹھا لیئے۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔

واقعات۔ (۱) جنوری 1854ء میں روسیوں نے سنوپ (Sinope) پر قبضہ کرکے ترکوں کے ایک دستے کو تباہ کر دیا۔

(۲) انہی دنوں انگریزوں اور فرانسیسیوں کا مشترکہ بحری بیڑہ بحیرہ اسود میں داخل ہو گیا۔ اور انہوں نے ورنا (Varna) پر اپنی افواج کو جمع کرنا شروع کیا۔ اس پر روسیوں نے مولڈیویا اور ولیشیا کو خالی کر دیا۔

(3) اب اتحادیوں نے جزیرہ نما کریمیا پر حملہ کرکے سباسٹوپول (Sebastopol) کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ اور روسیوں کو الما (Alma) اور بیلا کلاوہ (Balaclava) کے مقامات پر شکست دی۔ بیلا کلاوہ کی جنگ میں انگریزی رسالے کے ایک دستے (چھ سو سواروں) (Light Brigade) نے نہایت بہادری سے دشمن پر حملہ کیا انہوں نے اپنی جانیں قربان کرکے رُوسی توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اتحادیوں نے سباسٹوپول کا محاصرہ کر لیا۔ اور اتحادی افواج نے ایک دفعہ اور انکرمان (Inkerman) کے مقام پر نومبر 1855ء میں روسیوں کو شکست دی۔ اس جنگ میں عام سپاہ نے تو خوب دادِ مردانگی ادا کی۔ لیکن ذرائع آمد و رفت اور سامان رسد و پوشش کی کمی نے ان افواج کو بہت تکلیف دی۔ بد انتظامی کا یہ حال تھا

کہ ان فوجیوں کے لیئے ایک جہاز بوٹوں کا بھرا ہوا بھیجا گیا۔ جس میں صرف ایک پاؤں کے بوٹ تھے۔ دوسرے پاؤں کے بوٹ ندارد تھے۔ بیماری اور سخت سردی نے ان کی مصیبتوں کو اور بھی بڑھا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نصف کے قریب انگریزی فوج ہسپتال میں جا پڑی۔ جہاں علاج کی کمی شاید بہتوں کو موت کے گھاٹ پار اتار دیتی لیکن ان کی خوش قسمتی سے مس فلورنس نائٹ انگیل (Miss Florence Nightingale) اپنی جاں نثار نرسوں کے دستے کو لے کر سقوطری پہنچ گئی۔ اور اس نے بڑی ہمت اور حوصلے سے ہزارہا زخمیوں کو موت کے پنجے سے بچا لیا۔ اس بد انتظامی کا موجب لارڈ ایبرڈین کی کمزور وزارت کو گردانا گیا۔ اور لوگ اس وزارت کے سخت مخالف ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ 1855ء میں لارڈ پامرسٹن (Palmerston) کو وزیر اعظم بنایا گیا۔ جس کے انتظام کی وجہ سے آخر ایک سال کے محاصرہ کے بعد ستمبر 1855ء میں اتحادیوں نے سباسٹوپول فتح کر لیا۔

اب طرفین جنگ سے تنگ آ گئے تھے۔ اس لیئے صلح ہو گئی ؛

صلحنامہ پیرس 1856ء

شرائط۔ (1) ٹرکی کو ایک خود مختار سلطنت رہنے دیا گیا۔ اور اس نے اقرار کیا۔ کہ وہ آئندہ اپنی عیسائی رعایا سے بہتر سلوک کرے گا۔

(2) بحیرہ روم میں کسی قوم کو بھی اپنا جنگی بیڑہ رکھنے کی اجازت نہ رہی۔

(3) زار روس نے اقرار کیا۔ کہ وہ سباسٹوپول کی دوبارہ قلعہ بندی نہیں کرے گا۔

Q. Give a short account of the ministry of Lord Palmerston. (*P. U. 1935*)

سوال ۔لارڈ پامرسٹن کی عہدِ وزارت کا مختصر حال بیان کرو

حالات زندگی

پامرسٹن 1784ء میں پیدا ہؤا۔ اور 1807ء میں پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ دو سال کے بعد ہی اسے وزیر جنگ بنا دیا گیا۔ 1830ء سے 1840ء تک وہ مختلف وزارتوں میں وزیر خارجیہ بنا رہا۔ اور آخر 1855ء میں وہ پہلی دفعہ وزیر اعظم بنایا گیا۔ اس کی وزارت کے عہد کے واقعات مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) جنگ کریمیا کو اس نے کامیابی سے سرے چڑھایا۔ چین کی 1857ء کی جنگ اور 1857ء کا غدر بھی اسی کے زمانے میں ہؤا۔ 1858ء میں فرانس کے بادشاہ نپولین III کی شکایت پر کہ انگلستان میں اس کے قتل کی سازش کی جا رہی ہے اس نے پارلیمنٹ میں **قتل کی سازش کا بل** (Conspiracy to Murder Bill) پیش کیا۔ لیکن پارلیمنٹ کی مختلف پارٹیوں نے اتحاد کرکے اس بل کو پاس نہ ہونے دیا۔ اس پر پامرسٹن مستعفی ہو گیا۔

دوسری وزارت 1859ء سے 1865ء تک۔ اس وزارت کے عہد میں پامرسٹن نے اٹلی کے اتحاد اور آزادی کے مطالبہ کو تسلیم کرانے میں بڑی مدد دی۔ نیز اس نے اضلاع متحدہ امریکہ کی شمالی اور جنوبی ریاستوں میں غلامی ہٹانے کے متعلق

جنگ میں باوجود کئی طرح کی ترغیب دئے جانے کے انگلستان کو غیر جانبدار رکھا۔ پرشیا اور آسٹریا کے مابین جرمنی میں فوقیت حاصل کرنے کے لئے 1866ء میں جنگ ہوئی۔ جس میں پرنس بسمارک کی کوششوں سے پرشیا کو فتح حاصل ہوئی اور شمالی جرمنی کی تمام ریاستیں پرشیا کی سرپرستی میں متحد ہو گئیں پامرسٹن نے نہایت دانشمندی سے انگلستان کو یورپین ممالک کے جھگڑوں سے نہ صرف آزاد ہی رکھا۔ بلکہ انگلستان کے رسوخ کو بہت کچھ بڑھا دیا۔ 1865ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔

Q. Write the changes brought about by second and third Reform Bills.

سوال۔ دوسرے اور تیسرے ریفارم بل سے کون کون سی تبدیلیاں ہوئیں؟

دوسرا ریفارم بل 1867ء

1832ء کے پہلے ریفارم بل نے متوسط طبقے کے لوگوں کو پارلیمنٹ میں نمائندگی کا حق دے دیا تھا۔ لیکن غربا اور مزدور ابھی تک اس حق سے محروم تھے۔ اور وہ اس کے حصول کے لئے باقاعدہ شورش کر رہے تھے۔ اس شورش سے متاثر ہو کر 1867ء میں لارڈ ڈربی کی وزارت کے زمانے میں ڈسرائیلی نے دوسرا ریفارم بل پاس کرایا۔ جس کی رو سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئیں۔

(۱) شہروں میں تمام مالکانِ مکانات کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو گیا۔

(2) شہروں میں ان تمام لوگوں کو جو ۱۰ پونڈ سالانہ کرایہ ادا کریں اور ایک ہی مکان میں ایک سال تک رہیں۔ ووٹ دینے کا حق مل گیا

(3) دیہات میں ۱۲ پونڈ کرایہ دینے والے اشخاص کو ووٹ دینے کا حق ملا۔

(4) دس ہزار سے کم آبادی والے شہروں کو دو کی جگہ ایک ممبر بھیجنے کا حق دیا گیا۔ اور اس طرح سے خالی نشستوں کو دوسری ضروری جگہوں میں تقسیم کیا گیا۔ لیڈز۔ لورپول مانچسٹر۔ برمنگھم۔ گلاسگو کو دو کی جگہ تین ممبر بھیجنے کی اجازت ہو گئی۔

دوسرے ریفارم بل سے شہروں کے تمام مزدوروں کو ووٹ دینے کا حق مل گیا۔ صرف دیہاتی مزدور اس حق سے محروم رہ گئے۔

تیسرا ریفارم بل

سنہ 1884ء

تبدیلیاں۔ (1) دیہات میں رہنے والے تمام مالکان کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو گیا۔

(2) ملک کو آبادی کے لحاظ سے برابر برابر حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

اس طرح سے لنڈن کو بائیس کی جگہ باسٹھ۔ لورپول اور مانچسٹر کو نو نو۔ گلاسکو اور برمنگھم کو سات سات علیٰ ہذا القیاس کئی اور مقامات کو بھی آبادی کے تناسب سے پارلیمنٹ میں پہلے سے زیادہ ممبران بھیجنے کا حق دیا گیا۔ اور پندرہ ہزار سے کم آبادی والے شہروں سے علیحدہ علیحدہ ممبر منتخب کرنے

کا حق چھین لیا گیا۔

Q. Give a brief account of the career and administration of Benjamin Disraeli and Gladstone. V. Imp.

(*P. U. 1933, 35, 36, 37, 38*)

سوال۔ بنجمن ڈسرائیلی اور گلیڈسٹون کی زندگی اور وزارت کا حال درج کرو۔

بنجمن ڈسرائیلی (Benjamin Disraeli)

ابتدائی زندگی:۔ بنجمن ڈسرائیلی جو بعد میں ارل آف بیکنز فیلڈ (Beacons Field) کے نام سے مشہور ہوا۔ ۱۸۰۴ء میں ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا۔ اس نے ایک پرائیویٹ سکول میں تعلیم پائی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے پولیٹیکل ناول لکھنے شروع کر دئے۔ اور اس میدان میں کافی شہرت حاصل کر لی۔ 1837ء میں وہ پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ اس کا لباس بڑا عجیب و غریب ہوا کرتا تھا۔ جب اس نے پہلی دفعہ پارلیمنٹ میں تقریر کی۔ تو دیگر ممبران نے اس کا خوب مذاق اڑایا۔ لیکن اس نے اس بات کی پروا نہ کی۔ اور سر رابرٹ پیل کی قدامت پسند پارٹی میں شامل ہو گیا۔ لیکن جب 1846ء میں پیل نے قوانینِ غلہ کی منسوخی کا بل پیش کیا۔ تو اس نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اس سے قدامت پسند پارٹی میں اس کی عزت بہت بڑھ گئی۔ 1866ء سے 1868ء تک ڈسرائیلی لارڈ ڈربی کی وزارت میں چانسلر آف دی ایکس چیکر رہا۔ 1867ء میں اس نے دوسرا

ریفارم بل پاس کرا کے شہروں کے کاریگروں اور مزدور طبقہ لوگوں کو پارلیمنٹ کے لئے ووٹ دینے کا حق دلوایا۔ 1868ء میں ڈسرائیلی صرف چند ماہ کے لئے وزیر اعظم رہا۔ دوسری دفعہ وہ 1874ء سے 1880ء تک وزیر اعظم رہا۔

ڈسرائیلی کا عہدِ وزارت

ایلیڈٹر اور ینگر پٹ کی طرح ڈسرائیلی بھی امپیریلسٹ (Imperialist) خیالات کا تھا۔ یعنی اس کی خواہش تھی کہ صلح یا جنگ جس طرح بھی ہو سکے۔ برطانیہ کی طاقت کا سکہ دوسرے ممالک سے منوایا جاوے۔ اور برطانوی سلطنت کو جہاں تک ہو سکے وسیع کیا جاوے یہی وجہ تھی۔ کہ اس نے غیر ممالک کے معاملات میں اکثر دخل دیا۔ اس کے عہدِ وزارت کے مندرجہ ذیل واقعات بہت مشہور ہیں۔

(۱) نہر سویز کے حصّوں کی خریداری

خدیو مصر اسمٰعیل پاشا ایک عیاش حاکم تھا۔ اس نے اپنی فضول خرچیوں کے باعث ملک کو دیوالیہ کی حد تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے انگریزوں کا قرضہ بھی دینا تھا۔ لہٰذا ڈسرائیلی نے اس سے نہر سویز کے حصّے چالیس لاکھ پونڈ کے عوض خرید کر لئے اور اس طرح نہر سویز کے نصف حصّے انگریزوں کی ملکیت ہو جانے کے باعث اس شاہراہ پر انگریزی اقتدار مستحکم ہو گیا۔

(۲) پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعے ملکہ وکٹوریہ کو قیصرۂ ہند کا لقب اختیار کرنے کا اختیار دیا۔ اور اس امر کے اعلان کے لئے 1877ء میں دہلی میں شاہی دربار کیا

گیا۔

(3) عہدنامہ برلن۔ ۱۸۷۷ء میں بلگیریا کی عیسائی رعایا نے سلطان ٹرکی کے خلاف بغاوت کی جسے ترکوں نے بڑی سختی سے کچل دیا۔ اس پر سرویہ اور مانٹی نیگرو میں بھی بغاوت ہوگئی اور انکی حمایت میں روس نے بھی ٹرکی کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے۔ سلطان ٹرکی کی افواج روسی مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ گئیں۔ اور روسی افواج قسطنطنیہ پر قبضے کے لئے بڑھیں۔ روس کا اس شہر پر قبضہ انگلستان کے مفاد کے خلاف تھا۔ اس لئے ڈسرائیلی کی گورنمنٹ نے ہندوستانی افواج کو مالٹا میں بھیج دیا۔ اور انگلستان میں والنٹیرز بھرتی کرنے شروع کر دئے۔ اور انگریزی بحری بیڑے کو بحیرہ مارمورہ میں بھیج دیا۔ اس پر روس نے سلطان ٹرکی سے چند شرائط منوا کر صلح کر لی۔ لیکن ڈسرائیلی نے زور دیا کہ اس صلحنامہ کی شرائط کو یورپ کے تمام بڑے بڑے ممالک کی ایک کانگرس کے سامنے رکھ کر اس میں مناسب تبدیلی کرنی ضروری ہے۔ اس پر برلن کے مقام پر صلحنامہ کو یورپین ممالک کی کانفرنس میں پیش کیا گیا۔ انگلستان کی طرف سے ڈسرائیلی خود اس کانفرنس میں شامل ہؤا۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ٹرکی سے انگریزوں کو سائپرس کا جزیرہ مل گیا۔ اور مشرق میں انگریزی مفاد زیادہ محفوظ ہو گئے۔ اور روس کے وقار کو سخت دھکا لگا۔

ڈسرائیلی برلن کے اس عہدنامہ کو فخریہ طور پر انگلستان کے لئے ایک باعزت سمجھوتہ کہا کرتا تھا۔ ملکہ نے

ڈسرائیلی کو اس خدمت کے صلہ میں ارل آف بیکنز فیلڈ (Beaconsfield) بنا دیا۔

(۱۸) ڈسرائیلی نے لارڈ لٹن وائیسرائے ہند کو لکھا۔ کہ وہ امیر کابل کو لکھے۔ کہ وہ روس کے مقابلہ میں انگریزی دوستی کو ترجیح دے۔ اور کابل میں ایک انگریزی ریذیڈنٹ رکھے۔ اس کے انکار پر افغانوں سے دوسری جنگ شروع ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ افغانستان کے تخت پر امیر عبدالرحمٰن کو بٹھایا گیا۔ جو انگریزوں کا دوست تھا۔ افغانستان کی اس جنگ اور افریقہ کی زولو لینڈ کی لڑائی میں انگریزوں کا بھاری نقصان ہوا۔ اور انگریزی وقار میں بھی کمی واقع ہو گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ۱۸۸۰ء میں نئے انتخابات میں ڈسرائیلی کی پارٹی کو شکست ہو گئی۔ اسکے ایک سال بعد ۱۸۸۱ء میں اس قابل مدبر کا اچانک انتقال ہو گیا۔ اور سارے ملک نے اس کی وفات پر افسوس کیا اور ملکہ نے خود اپنے ہاتھ سے اس کے کفن پر پھولوں کے ہار چڑھائے اس کے کام کی قدر کا اندازہ جرمنی کے مشہور وزیر پرنس بسمارک کے الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے جو کہا کرتا تھا۔ کہ "ڈسرائیلی ہی انگلستان ہے"۔ ('Disræli is England')

گلیڈ سٹون (Gladstone)

ملکہ وکٹوریہ کے زمانے کا تیسرا مشہور لیڈر گلیڈ سٹون (Gladstone) تھا۔ جو ڈسرائیلی اور اس کے خیالات کا سخت مخالف تھا۔

ابتدائی زندگی۔ گلیڈ سٹون ۱۸۰۹ء میں لورپول میں پیدا ہؤا۔ اس نے ایٹن اور آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ تعلیم سے

فارغ ہو کر اس نے پالیٹکس کی طرف رجوع کیا اور 1833ء میں پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ شروع شروع میں وہ قدامت پسند خیالات رکھتا تھا۔ مگر سر رابرٹ پیل کے آزادانہ تجارت اور قوانین غلّہ کی منسوخی کی دلائل سے متاثر ہو کر اس نے قدامت پسند پارٹی کو چھوڑ دیا۔ اور 1847ء میں لبرل بن گیا۔

اس نئی پارٹی میں شامل ہو کر اس نے اصلاحات کی حمایت شروع کر دی۔ اور رفتہ رفتہ اتنا مقبول عام ہو گیا۔ کہ انگلستان نے اسے چار دفعہ اپنا وزیر اعظم چنا۔ وہ ڈسرائیلی کے امپیریلسٹ خیالات اور جنگ و جدل کا سخت مخالف تھا۔ اس نے انگریزی طاقت کو ہر ممکن طریقے سے بڑھانے کی بجائے سلطنت میں امن و امان قائم رکھنے۔ تجارت کو ترقی دینے اور ملک کو مالدار بنانے کی کوشش کی۔ وہ آئرلینڈ کے لوگوں کی شکایات کو دُور کر کے انہیں ہوم رول دینے کا خواہشمند تھا۔

اس کے عہد وزارت کے مشہور واقعات مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلی وزارت 1868ء سے 1874ء تک۔

(۱) آئرش چرچ کی حکومت سے علیحدگی۔ آئرلینڈ کے باشندوں کی اکثریت رومن کیتھلک تھی۔ لیکن سرکاری چرچ پروٹسٹنٹ تھا۔ اس طرح سے کیتھلک لوگوں کو پروٹسٹنٹ پادریوں اور ان کے گرجاؤں کا خرچ برداشت کرنا پڑتا تھا۔ کیتھلک عوام گورنمنٹ کی اس بے انصافی سے سخت ناراض تھے۔ اس لئے گلیڈسٹون نے 1869ء میں ایک قانون Disestablishment and Disendowment Act پاس کر کے گورنمنٹ کا آئرش چرچ

سے تعلق توڑ دیا گیا اور پروٹسٹنٹ گرجاؤں کا خرچ حکومت کے خزانہ سے دینا بند کر دیا گیا۔ نیز گرجوں کی بہت سی زمینوں کو بھی چھین لیا گیا۔

(2) آئر لینڈ کا پہلا قانون اراضی ۱850ء

آئر لینڈ کے اکثر کاشتکار رومن کیتھلک تھے۔ اور زمینوں کے مالک پروٹسٹنٹ تھے۔ یہ مالکان کیتھلک لوگوں کو زمین ٹھیکہ پر دے دیا کرتے تھے۔ اور جب مزارعان اپنی زمین پر مکانات وغیرہ بناتے تھے۔ تو یہ مکانات وغیرہ مالکان کی ملکیت ہو جایا کرتے تھے۔ نیز مزارعان کا زمین سے بے دخل کرنا بھی مالکان کی مرضی پر تھا۔ گلیڈ سٹون نے ایک قانون پاس کرایا۔ جس کی رُو سے کسی مزارع کو اس وقت تک زمین سے بیدخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جب تک کہ وہ زرلگان ادا کرتا رہے۔ نیز بے دخلی کی صورت میں مالکان کے لئے مزارع کو مکانات وغیرہ کا معاوضہ دینا بھی ضروری قرار دے دیا گیا۔

(3) قانون تعلیم 1870ء

اس وقت تک انگلستان کے سکولوں کا خرچ ذاتی اصحاب دیا کرتے تھے اور کئی سکولوں کو سرکاری گرانٹ بھی دی جاتی تھی۔ 1870ء کے قانونِ تعلیم کی رُو سے انگلستان میں بورڈ بنائے گئے۔ جن کے ذمہ ابتدائی تعلیم کا فرض لگایا گیا۔ اور ان بورڈوں کو اخراجات پورا کرنے کے لئے ایجوکیشن ریٹ (Education Rate) لگانے کا اختیار دیا گیا۔ نیز سرکاری خزانہ سے ان بورڈوں کو امداد دی جانی منظور کی گئی۔

(4) بیلٹ ایکٹ (Ballot Act) 1872ء میں بیلٹ ایکٹ پاس کیا گیا۔ جس کی رُو سے خفیہ طور پر پرچیاں ڈالنے کا طریقہ شروع کر دیا گیا۔

(5) 1871ء میں پرشیا نے فرانس پر حملہ کرکے اسے شکست فاش دی اور اس سے لورین اور السّاس کے علاقے چھین لئے نیز جرمنی کی تمام ریاستوں نے متحد ہو کر پرشیا کے بادشاہ ولیم کو اپنا شہنشاہ بنا لیا۔ نیز اٹلی کی تمام ریاستیں بھی اسی سال ایک بادشاہ کے ماتحت متحد ہو گئیں۔

دُوسری وزارت 1880ء سے 1885ء تک - واقعات

(1) **بوئروں سے جنگ** پہلے پہل کیپ کالونی کے علاقے میں ڈچ لوگوں نے اپنی آبادی قائم کی تھی۔ لیکن نپولین کے عروج کے زمانے میں ہالینڈ فرانس سے مل گیا تھا۔ اس لئے انگریزوں نے کیپ کالونی پر قبضہ کر لیا۔ جب پر وہاں کے ڈچ لوگ جو بوئر کہلاتے تھے۔ کیپ کالونی کو چھوڑ کر ٹرانسوال میں چلے گئے۔ وہاں سونے کی کانیں معلوم ہونے پر انگریزوں نے بھی وہاں آباد ہونا شروع کر دیا۔ اس پر بوئروں اور انگریزوں میں ناراضگی بڑھ گئی اور جنگ تک نوبت پہنچی جس میں انگریزوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ اور آخر گلیڈ سٹون کی حکومت نے بوئروں کی آزادی کو تسلیم کر لیا۔

(2) **مصر میں بغاوت** نہر سویز کے اکثر حصے اب فرانس اور انگلستان کی حکومتوں نے خریدے ہوئے تھے۔ اس لئے اس نہر کی خاطر ان حکومتوں کو مصر کے اندرونی

انتظام میں دخل دینا پڑا۔ اور جب دیکھا کہ اسمٰعیل پاشا خدیو مصر وہاں امن و امان قائم نہیں رکھ سکتا۔ تو دونوں یورپین حکومتوں نے مصر کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اس پر عربی پاشا کی سرکردگی میں مصریوں نے بغاوت کر دی اب فرانس نے تو اس جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اور اپنی افواج کو مصر سے واپس بلا لیا۔ لیکن انگریزوں نے اس بغاوت کو فرو کر کے خدیو سے ایک عہدنامہ کیا۔ جس کی رُو سے خدیو مصر کا بادشاہ رہا۔ لیکن امن کی بحالی تک سلطنت کا انتظام عارضی طور پر انگریزوں کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

(۳) سوڈان کی بغاوت

سوڈان مصر کا ایک صوبہ تھا لیکن مصر پر انگریزی قبضہ ہو جانے کے باعث سوڈانیوں نے 1882ء میں محمد احمد جس نے مہدی ہونے کا دعوے کیا تھا۔ کی سرکردگی میں بغاوت کر دی جنرل گارڈن کو انگریزی فوج کے ساتھ مہدی کے مقابلہ کے لئے بھیجا گیا۔ مگر وہ خرطوم کے مقام پر گھر گیا۔ اور مہدی کے خرطوم فتح کر لینے پر گارڈن کو قتل کر دیا گیا۔ خوش قسمتی سے مہدی کی طاقت میں زوال آ گیا۔ جس سے اس نے مصر پر حملہ کرنا بند کر دیا۔ آخر 1898-99ء میں لارڈ کچنر نے سوڈان کو فتح کر کے انگریزی حکومت میں شامل کر لیا۔

(۴) تیسرا ریفارم ایکٹ 1884ء

تیسرے ریفارم ایکٹ کے مطابق دیہات نے کاریگروں مزدوروں اور دیگر اشخاص کو جن کا اپنا مکان ہو۔ حق نمائندگی مل گیا۔ نیز ملک کو آبادی کے لحاظ سے مساوی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

(5) آئرلینڈ کا دوسرا قانون اراضی

پہلے قانون اراضی کے پاس ہونے کے باوجود آئرلینڈ کی زمینوں کے پروٹسٹنٹ مالکان غریب مزارعین کو طرح طرح کے بہانوں سے بے دخل کر دیا کرتے تھے۔ اس لیئے گلیڈسٹون نے 1881ء میں دوسرا قانون اراضی پاس کیا۔ جس کی رُو سے زمینوں کا لگان واجبی مقرر کر دیا گیا۔ اور اس امر کے لئے خاص عدالتیں قائم کی گئیں۔

(6) آئرش ہوم رول اور سن فین

آئرلینڈ کے لوگ انگلستان سے متحدہ پارلیمنٹ رکھ کر خوش نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے آزادی حاصل کرنے کے لئے امریکہ میں مقیم آئرش لوگوں کی ایک فوج بنائی۔ اور اس فوج کی مدد سے آئرلینڈ سے انگریزوں کو نکالنا مقصود تھا۔ اس تحریک کو سن فین (Sinn Fein) تحریک کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آئرلینڈ کے محبّ وطن لوگوں نے ایک اور تحریک ہوم رول (Home Rule) جاری کی۔ جس کا مطلب قانون کے اندر رہ کر آئرلینڈ کو آزادی دلانا تھا۔ اس تحریک کی روح رواں ایک شخص پارنل (Parnell) تھا۔ یہ شخص ایک پروٹسٹنٹ امیر زمیندار کا بیٹا تھا۔ لیکن اسے آئرلینڈ کے کیتھلک لوگوں سے بڑی محبت تھی۔ پارنل پارلیمنٹ کا ممبر بھی تھا۔ اس نے تمام آئرش ممبروں کو متحد کرکے اپنی علیحدہ پارٹی بنا رکھی تھی۔ جس نے پارلیمنٹ کے کام میں طول طویل تقریروں کے ذریعے روکاوٹ ڈالنے کی پالیسی اختیار کرکے گورنمنٹ کو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ گلیڈسٹون

کو بھی آئرش لوگوں سے ہمدردی تھی۔ 1885ء میں لبرل پارٹی کو شکست ہونے پر گلیڈسٹون کو وزارت سے مستعفی ہونا پڑا۔

تیسری وزارت۔ فروری 1886ء سے اگست 1886ء تک

آئرش ہوم رول بل

گلیڈسٹون نے انگلستان کی پارلیمنٹ سے آئرش ممبران کو علیحدہ کر کے انہیں ڈبلن میں اپنی علیحدہ پارلیمنٹ دینے کے لئے ایک بل پیش کیا۔ جس سے اس کی پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی اور گلیڈسٹون کو مستعفی ہونا پڑا :

چوتھی وزارت۔ 1892ء سے 1894ء تک۔

1892ء میں گلیڈسٹون چوتھی بار وزیر اعظم بنا۔ اور 1893ء میں اُس نے دوبارہ آئرش بل کو پیش کیا۔ اب کی دفعہ یہ بل پہلے بل سے مختلف تھا۔ اور اس میں آئرلینڈ کے لئے دو ایوان مقرر کرنے کے علاوہ آئرش لوگوں کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ برٹش پارلیمنٹ میں بھی ۸۰ ممبر بھیج سکتے ہیں۔

یہ بل ہؤس آف کامنز نے پاس کر دیا۔ لیکن ہوس آف لارڈز نے اسے رد کر دیا۔ اس پر گلیڈسٹون نے استعفا دے دیا۔ اور پبلک لائف سے ہمیشہ کے لئے علیحدگی اختیار کر لی۔ 1898ء میں انگلینڈ کے اس بلند پایہ لبرل سیاست دان کا انتقال ہو گیا۔

Q. Who were the Bœrs? Give a brief account of the Bœr War. V. Imp.
(P. U. 1933, 36, 39)

سوال۔ بوئر کون تھے؟ نیز بوئر وار کا مختصر حال بیان کرو۔

بوئر کون تھے؟ ڈچ زبان میں کاشتکار کو بوئر کہتے ہیں۔ یہ لوگ ہالینڈ کے کاشتکار تھے۔ جو سترھویں صدی میں کیپ کالونی کے علاقہ میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ چونکہ ہالینڈ نے نپولین کی جنگوں میں فرانس کا ساتھ دیا تھا۔ اس لئے ۱۸۱۴ء میں انگریزوں نے کیپ کالونی پر قبضہ کر لیا۔ اس پر بوئر لوگوں نے کیپ کالونی کو چھوڑ دیا۔ اور نٹال میں جا کر آباد ہو گئے لیکن انگریز وہاں بھی جا پہنچے۔ اور نٹال کو بھی اپنے ماتحت کر لیا۔ اس پر زیادہ آزادی پسند بوئر لوگوں نے ٹرانسوال اور اورنج فری سٹیٹ میں اپنی نو آبادیاں قائم کر لیں۔ لیکن ڈسرائیلی کی وزارت میں 1877ء میں انگریزوں نے ٹرانسوال پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس پر بوئر لوگوں نے انگریزوں کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے۔ اور مجوبہ ہل **(Majuba Hill)** اور کئی دیگر مقاموں پر انگریزی افواج کو شکست دی۔ اس پر گلیڈسٹون کی حکومت نے 1881ء میں بوئروں کی ٹرانسوال اورنج فری سٹیٹ کو آزاد ریاست مان لیا۔

سونے کی کانیں 1886ء میں ٹرانسوال اور اورنج فری سٹیٹ میں سونے کی کانیں نکل آئیں۔ اس پر انگریزوں نے بھی اُدھر کا رُخ کیا۔ اور وہ بھاری تعداد میں وہاں جا پہنچے۔ بوئر گورنمنٹ کا انگریزوں سے سلوک کچھ اچھا نہ تھا۔ اور

نہ انہوں نے اپنے ملک میں انگریزوں کو شہریوں کے حقوق دئے اور نہ انہیں ووٹ دینے کا حق ملا۔ اس طرح سے دونو قوموں کے درمیان کشیدگی بڑھتی گئی۔ اور آخرکار ۱۸۹۹ء میں نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔

واقعات۔ پہلے پہل تو بوئروں کو خاصی کامیابی ہوئی۔ اور انہوں نے جنرل پال کروگر (Paul Kruger) اور جنرل بوتھا (Botha) کے ماتحت لیڈی سمتھ (Lady Smith) میفکنگ (Mafeking) اور کمبرلے (Kimberley) کے مقاموں پر ۱۸۹۹ء میں انگریزی افواج کو شکست فاش دی لیکن جب ہندوستان اور انگریزی بستیوں سے بھی کمک آن پہنچی اور جنرل رابرٹس و کچنر جیسے کمان افسر بھی جنوبی افریقہ جا پہنچے۔ تو لڑائی کا رُخ بدل گیا۔ اور انگریزوں نے بلوم فونٹین جوہانس برگ اور پری ٹوریہ کو فتح کر کے بوئروں کی طاقت کو توڑ دیا۔

بلنتیجہ۔ ۱۹۰۲ء میں فریقین کے درمیان صلح ہو گئی۔ ٹرانسوال اور اورنج فری سٹیٹ کو انگریزی سلطنت میں شامل کر لیا گیا۔ اور بوئروں نے ایڈورڈ ہفتم کو اپنا بادشاہ مان لیا۔ لیکن اس صلح کے بعد بھی دو سال تک آزادی پسند بوئر گوریلا وارفیر (Guerilla Warfare) کے ذریعے انگریزوں کو تنگ کرتے رہے۔ ۱۹۰۹ء میں بوئروں کی نوآبادیوں کو جنوبی افریقہ کی دوسری ریاستوں سے ملا کر حکومتِ خود اختیاری دے دی گئی۔ اس آزاد حکومت کا پہلا وزیر اعظم پال کروگر مقرر ہوا۔ جو جنگ کے ایام میں بوئروں کا سپہ سالار تھا۔

Q. Give a brief account of the progress made by England during the reign of Queen Victoria with special reference to expansion of British Empire.

سوال - ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں انگلستان نے کیا ترقی کی - خاصکر وسعتِ سلطنت و ذرائع آمدورفت میں ترقی کا مختصر حال بیان کرو -

ملکہ وکٹوریہ نے 64 سال کی حکومت کے بعد ۲۲ جنوری 1901ء کو وفات پائی - اس نیک ملکہ کے عہدِ حکومت میں انگلستان نے ہر پہلو میں ترقی کی -

ا - برٹش ایمپائر - (ا) **افریقہ کی نو آبادیاں** - 1814ء میں انگریزوں نے کیپ کالونی پر قبضہ کیا تھا - 1843ء میں نٹال اور اس کے بعد 1901ء میں ٹرانسوال اور اورنج فری سٹیٹ کو بوئروں سے فتح کر کے انگریزی حکومت میں ملایا گیا - 1889ء میں سیسل رہوڈس **(Cecil Rhodes)** کے ماتحت "برٹش ساؤتھ افریقہ کمپنی" قائم کی گئی - جس نے روڈیشیا کے علاقے پر قبضہ کر کے اسے انگریزی حکومت میں ملا دیا - شمال میں مصر اور سوڈان پر بھی انگریزی قبضہ ہو گیا - اور نہر سویز مکمل طور پر انگریزی حفاظت میں کر لی گئی -

(ب) **کینیڈا** - 1840ء میں کینیڈا کو ذمہ دار حکومت دی گئی - اور 1867ء میں کینیڈا - لیبریڈار اور شمالی امریکہ کے دیگر برٹش مقبوضات کو ملا کر **ڈومینین آف کینیڈا**

(Dominion of Canada) کے نام سے متحد کر کے اس علاقے کو ایک گورنر جنرل کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور اس ڈومینین کے انتظام کے لئے ایک فیڈرل پارلیمنٹ بنائی گئی جس کا صدر مقام اوٹاوہ بنایا گیا۔ اس سلطنت کے ہر ایک صوبے کو علیحدہ پارلیمنٹ دے کر انہیں اندرونی انتظام کے لئے آزاد کر دیا گیا۔

1885ء میں کینیڈین پیسفک ریلوے (Canadian Pacific Railway) کے کھل جانے۔ اور سٹیم سے چلنے والے جہازوں کی ترقی نے آمد و رفت میں بہت آسانی کر دی۔

(ج) آسٹریلیا۔ جارج سوم کے عہد حکومت میں کپتان کک نے آسٹریلیا کو دریافت کیا تھا۔ چونکہ آب و ہوا انگلینڈ سے بہت مختلف تھی۔ اس لئے گورنمنٹ انگلستان نے پہلے پہل اسے انگلستان کا کالا پانی بنایا۔ لیکن بعد میں عام انگریز بھی وہاں جاکر آباد ہونے لگے۔ 1851ء میں وہاں سونے کی کانیں دریافت ہو گئیں۔ جس پر چاروں طرف سے آبادکار وہاں پہنچنے لگے۔ اور نیو سوتھ ویلز۔ وکٹوریہ۔ جنوبی آسٹریلیا کوئینز لینڈ اور مغربی آسٹریلیا کی بستیاں قائم ہو گئیں۔ آسٹریلیا کی اعلیٰ چراگاہیں بھی نو آبادکاروں کے لئے باعث کشش تھیں۔ 1856ء میں ان بستیوں کو اپنے ملک کے انتظام کے لئے حکومت خود اختیاری دی گئی۔ اور آخر 1901ء میں یہ تمام بستیاں ایک فیڈرل یونین کے ذریعے متحد کر دی گئیں۔ اور اس کا نام کامن ویلتھ آف آسٹریلیا (Commonwealth of Australia) رکھا گیا۔ بادشاہ کی طرف

سے ایک گورنر جنرل اس کامن ویلتھ کا نگران ہے۔
(۵) نیوزی لینڈ۔ 1829ء میں نیوزی لینڈ پر قبضہ کیا گیا۔ یہ زرخیز مجمع الجزائر جلد ہی آباد ہو گیا۔ پہلے پہل یہ علاقہ نو مختلف صوبوں میں منقسم تھا۔ لیکن 1875ء میں اسے ایک بستی میں متحد کر کے ایک گورنر کے ماتحت کر دیا گیا۔ 1907ء میں ملک کے انتظام کے لئے ایک پارلیمنٹ بنائی گئی۔ جو اپنے کاموں کے لئے عوام کے سامنے جواب دہ ہے:
(۶) ہندوستان۔ ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں سندھ۔ پنجاب۔ کشمیر اور سرحدی صوبہ و بلوچستان کے علاقوں کے علاوہ اودھ۔ ستارا ناگ پور۔ جھانسی وغیرہ کی ریاستیں انگریزی حکومت میں شامل کی گئیں۔ 1857ء کے غدر کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ہندوستان کا انتظام براہِ راست تاج برطانیہ کے ماتحت ہو گیا۔ 1877ء میں ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند بن گئی۔
(2) ذرائع آمد و رفت۔ تمام برٹش ایمپائر کے اندر ریلوں کا جال بچھا دیا گیا۔ بری و بحری تار برقی جاری کر دی گئی۔ بائیسکل اور موٹر کار کا رواج شروع ہو گیا۔ سٹیمروں نے ایک ملک سے دوسرے ملک میں سامان تجارت نہایت کم شرح کرایہ پر پہنچانا شروع کر دیا۔ ملک کے اندر پینی پوسٹیج سسٹم جاری ہوا۔ ہندوستان کے ڈاک خانہ میں ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ اور دو پیسہ کا لفافہ جاری کیا گیا۔
(3) اصلاحات 1867ء اور 1884ء کے ریفارم بلوں نے شہری اور دیہاتی مزدوروں کو حق نمائندگی دیا۔ آئرش قانون اراضی

کے ذریعے آئرش مزارعان کو زمین سے بے دخل کرنے پر کئی ایک پابندیاں لگا دی گئیں۔ نیز ان کے زرِ لگان کو کم اور واجب بنا دیا گیا۔ آسٹریلیا اور کینیڈا کو درجہ نوآبادیات دیا گیا۔ ۱۸۷۰ء کے قانونِ تعلیم کے ذریعے ابتدائی تعلیم کا ذمہ دار انگلستان کے مختلف علاقوں کے سکول بورڈوں کو بنایا گیا۔ اور ۱۸۸۱ء میں پرائمری تعلیم کو انگلستان میں لازمی اور ۱۸۹۱ء میں مفت کر دیا گیا۔ جس سے برطانیہ سے جہالت کا خاتمہ ہو گیا۔

(۴) سوشل ترقی۔ مزدوروں کی حالت کو سنوارنے کے لئے کئی قانون بنائے گئے۔ ان کو اپنی انجمنیں بنانے کی اجازت ہو گئی۔ ٹریڈ یونین اور لیبر پارٹی قائم کی گئیں۔

(5) سائنس کی ترقی۔ ایکس رے۔ کلورا فارم۔ ٹیلیفون۔ بجلی۔ فوٹو گرافی کی ایجادیں اور علم جراحی میں کمال اسی ملکہ کے زمانہ میں ہؤا۔

(6) علم و ادب میں ترقی۔ ملکہ وکٹوریہ کا عہد حکومت اہلِ قلم کے عروج کا بھی زمانہ تھا۔ ورڈز ورتھ۔ ٹینی سن براؤننگ۔ کیٹس جیسے شاعر۔ تھیکرے۔ ڈکنز۔ ٹیپون سن۔ چارلس لیمب۔ میکالے۔ کارلائل۔ رسکن جیسے ناول نویس و مصنف اور مِل اور سپنسر جیسے فلاسفر اسی زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔

خاندانِ ونڈسر

ایڈورڈ ہفتم سنہ 1901ء سے سنہ 1910ء

|

جارج پنجم سنہ 1910ء سے سنہ 1936ء

|

ایڈورڈ ہشتم جنوری سنہ 1936ء سے دسمبر سنہ 1936ء تک (تخت سے دست بردار ہو گیا)

جارج ششم سنہ 1936ء سے

ایڈورڈ ہفتم

Q. Describe the character, the internal and external policy of Edward VII and state why he is called the Peacemaker. Imp.

(*P. U. 1938*)

سوال - ایڈورڈ ہفتم کا کیرکٹر - اس کی ملکی اور خارجیہ پالیسی بیان کرو - نیز بتاؤ - کہ اس کو ایڈورڈ صلح کُن کیوں کہتے ہیں ؟

ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی اور کیرکٹر

ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر اُس کا بڑا بیٹا ایڈورڈ ہفتم انگلستان کا بادشاہ بنا - اس وقت اس کی عمر ۶۰ سال کی تھی - وہ ایک بڑا رحم دل - سمجھ دار اور خوش اخلاق شخص تھا - اس نے ولیعہدی کے زمانے میں تمام یورپ اور برٹش ایمپائر کے مختلف حصّوں کی سَیر کی تھی - اس لئے اس کی ذاتی واقفیت بھی بہت تھی - رعایا اس کو بہت پسند کرتی تھی - ایڈورڈ ہفتم کی شادی ڈنمارک کی شہزادی الیگزینڈرا سے ہوئی تھی - قیصر ولیم شہنشاہِ جرمنی اس کی بہن وکٹوریہ کا بیٹا تھا - اس کی بیٹی ماڈ (Maud) ناروے کے بادشاہ ہاکن (Haakon) سے بیاہی ہوئی تھی - نکولس دوم زارِ روس کی شادی ایڈورڈ ہفتم کی بہن ایلیس (Alice) کی لڑکی ایلکس (Alix) سے ہوئی تھی غرضیکہ یورپ کے تقریباً تمام بڑے تاجدار ایڈورڈ ہفتم کے نزدیکی رشتہ دار تھے - اور وہ اس کی عزّت کرتے تھے ؂

خارجی پالیسی

ایڈورڈ ہفتم نے تخت پر بیٹھتے ہی محسوس کیا - کہ یورپین ممالک رشک و حسد کی آگ میں جل رہے ہیں - جرمنی - آسٹریا اور اٹلی نے آپس میں اتحاد کر لیا ہے - اور روس اور فرانس ان کے مقابلے میں آپس میں مل گئے ہیں اور وہ برطانیہ کو بھی اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اس طرح سے یورپ دو مخالف کیمپوں میں تقسیم ہو رہا ہے - اور جنگ کے بادل قریب آ رہے ہیں ؂

(۱) اس جنگ کے خطرے کو دُور کرنے کے لئے ایڈورڈ ہفتم نے پیرس جاکر وہاں کی جمہوری حکومت کے صدر سے ملاقات کی۔ اور پھر صدر فرانس کو لنڈن میں مدعو کیا۔ اور اس طرح سے ۱۹۰۴ء میں دونو ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ اور مصر و مراکو کے جھگڑے کا خاتمہ کیا گیا ؎

(2) جاپان سے دوستی۔ 1905ء میں انگلستان اور جاپان کے درمیان ایک عہدنامہ ہؤا۔ جس کی رُو سے دونو نے لڑائی کے دوران میں ایک دوسرے کی مدد کا اقرار کیا ؎

(3) روس سے عہد و پیمان۔ افغانستان اور ایران کی سرحدوں اور ان کے اندرونی تعلقات کے متعلق برطانیہ اور روس میں مدت سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ ایڈورڈ ہفتم کی کوششوں سے اس جھگڑے کا باہمی دوستی کے ذریعے فیصلہ کر لیا گیا ؎

(4) یورپین ممالک کی کانفرنسیں۔ بادشاہ ایڈورڈ نے جنگ کے خطرے کو ہٹانے کے لئے یورپ کے مختلف ممالک میں کانفرنسیں منعقد کرائیں۔ جہاں یورپ میں امن و امان بحال رکھنے کے متعلق تجاویز سوچی گئیں۔ مذکورہ بالا وجوہات کے باعث ایڈورڈ ہفتم کو صلح کُن بادشاہ کہا جاتا ہے ؎

Q. Give the important events of the reign of Edward VII. (*P. U. 1938*)

سوال۔ ایڈورڈ ہفتم کے عہدِ حکومت کے مشہور واقعات بیان کرو؟

1۔ جنگ بوئر کا خاتمہ۔ ۱۹۰۲ء میں بوئروں نے ایڈورڈ ہفتم کو اپنا بادشاہ مان لیا۔ اور اس طرح بوئروں کی جنگ کا خاتمہ ہوا *

2۔ قانونِ تعلیم۔ ۱۹۰۲ء میں ایک قانونِ تعلیم پاس ہوا۔ جس کی رُو سے گلیڈسٹون کے سکول بورڈوں کو ہٹا کر سکولوں کا انتظام کوئنٹی کونسلوں کو دیا گیا۔ اور ان کونسلوں کو ابتدائی تعلیم کے علاوہ اعلیٰ تعلیم کو پھیلانے کے لئے بھی کچھ اختیارات دیئے گئے *

3۔ قانونِ محصول میں ترمیم (Tariff Reform)

مسٹر بالفور کی وزارت کے ایک ممبر مسٹر جوزف چیمبرلین نے جو اس وقت وزیر نوآبادیات تھا۔ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا۔ کہ آئندہ آزاد تجارت کی جگہ غیر ملکی مال کی برطانیہ میں درآمد پر محصول عاید کیا جاوے۔ لیکن برٹش نوآبادیوں کے مال پر غیر ممالک کے مال کی نسبت محصول کی شرح کم رکھی جاوے۔ اس پالیسی کو نوآبادیوں کو رعایت یا (Imperial Preference) کہتے ہیں۔ چیمبرلین کا خیال تھا۔ کہ اِس طرح سے نوآبادیوں اور برطانیہ کے تعلقات آگے سے زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔ لیکن ملک نے اس کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ اِس تجویز سے غلّہ پر محصول لگ جانے کے باعث روٹی کے مہنگا ہو جانے کا خطرہ تھا۔ جب پارلیمنٹ میں یہ بل فیل ہو گیا۔ تو وزارت مستعفی ہو گئی۔ اور لبرل ممبر مسٹر ایسکوتھ وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اس کے زمانے میں کئی ایک اصلاحات ہوئیں *

۴ - بوڑھوں کی پنشن

۱۹۰۸ء میں ضعیف العمری کی پنشن کا ایکٹ (Old Age Pension Act) پاس ہوا۔ جس کی رُو سے ستّر سال سے زیادہ عمر کے بوڑھوں کے لئے پانچ شلنگ فی ہفتہ پنشن مقرر ہوئی۔ بشرطیکہ ان کی سالانہ آمدنی ۲۱ پونڈ سے کم ہو۔ اس کے بارہ سال بعد اس پنشن کو دُگنا کر دیا گیا۔

5 - بچّوں کی حفاظت کا قانون

(Protection of Children Act)

۱۹۰۸ء میں بچّوں کی حفاظت کا قانون پاس ہوا۔ جس کی رُو سے کم عمر بچّوں کا عام جگہوں میں تمباکو پینا جرم قرار دیا گیا۔

6 - کان کنوں کا قانون

(Miners' Act)

۱۹۰۸ء میں ایک قانون کے ذریعے کانوں کے اندر کام کرنے والے مزدوروں سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام لینا ممنوع قرار دیا گیا۔

7 - آئرلینڈ میں زمین کی خریداری

اس قانون کے ذریعے آئرلینڈ کے مزارعان کو زمین خریدنے کا حق دیا گیا۔ اور گورنمنٹ نے کئی کروڑ پونڈ قرض دئے جسے مقروض اقساط میں ادا کر سکتے تھے۔

8 - منٹو مارلے اصلاحات ۱۹۰۹ء

(Minto-Morley Reforms)

ہندوستان میں منٹو مارلے اصلاحات نافذ کر کے ہندوستانیوں کو کونسلوں میں چند شرائط کے ماتحت ممبر انتخاب

کرنے کا حق دیا گیا +

۹- ۱۹۰۹ء کا بجٹ

بوڑھوں کی پنشن اور بحری بیڑے کی تیاری وغیرہ کے لئے مزید روپے کی ضرورت پڑی۔ اس لئے ۱۹۰۹ء کے بجٹ میں یہ تجویز کی گئی۔کہ اس زائد خرچ کو انکم ٹیکس اور مالیہ زمین میں اضافہ کرکے پورا کیا جاوے۔ ہوس آف کامنز نے اس بجٹ کو منظور کر لیا۔ لیکن ہوس آف لارڈز نے جہاں امیروں اور زمینداروں کی اکثریت تھی۔اسے رد کر دیا۔ اب یہ سوال پیدا ہو گیا۔کہ آیا ہوس آف لارڈز کو ہوس آف کامنز کے پاس کردہ بجٹ کو رد کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔ یا نہیں۔ چنانچہ ایسکوتھ نے پارلیمنٹ کو برخاست کر دیا۔اور اسی سوال پر نئے انتخابات لڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔نئے چناؤ میں ایسکوتھ کی پارٹی کو پھر اکثریت حاصل ہو گئی۔اس مرتبہ ہوس آف لارڈز نے اسے پاس کر دیا۔ اس کے بعد مسٹر ایسکوتھ نے پارلیمنٹ میں ایک اور بل پیش کیا۔جس کا مقصد ہوس آف لارڈز کے اختیارات کو اتنا کم کرنا تھا۔ کہ وہ ہوس آف کامنز کے پاس کردہ بجٹ کو آئندہ نامنظور نہ کر سکیں۔ ابھی اس بل پر بحث ہو رہی تھی۔کہ ۱۹۱۰ء میں بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کا انتقال ہو گیا +

جارج پنجم ۱۹۱۰ء سے ۱۹۳۶ء

تخت نشینی | ایڈورڈ ہفتم کا بڑا لڑکا وکٹر (Victor)

۱۸۹۲ء میں مر چکا تھا۔ اِس لئے ۱۹۱۰ء میں ایڈورڈ ہفتم کی وفات پر اس کا دوسرا لڑکا جارج پنجم کے نام سے بادشاہ بنا۔ یہ بادشاہ لڑکپن سے ہی جہازرانی میں بڑی دلچسپی لیتا تھا۔ اس لئے اسے ملاح بادشاہ (Sailor King) کہتے تھے۔ تاریخ میں ایڈورڈ ہفتم اور جارج پنجم کے خاندان کو سیکس کوبرگ (Saxe Coburg) کہتے تھے۔ لیکن جنگ عظیم کے دوران میں ۱۹۱۷ء میں خاندان کا نام تبدیل کر کے خاندان ونڈسر رکھا گیا ۞

Q. Write a short note on the Parliament Act of 1911. *(P. U. 1926, 35, 37)*

سوال۔ پارلیمنٹ ایکٹ ۱۹۱۱ء پر مختصر نوٹ لکھو ؟

پارلیمنٹ ایکٹ ۱۹۱۱ء

ایڈورڈ ہفتم کے زمانے میں کامنز کو غصہ تھا۔ کہ لارڈز نے ہمارا پاس کردہ بل کیوں نامنظور کیا۔ اس پر اُنہوں نے مسٹر ایسکوتھ وزیر اعظم کی سرکردگی میں ہؤس آف لارڈز کے اختیارات کو کم کرنے کے لئے ایک بل پیش کر دیا۔ لیکن انہی دِنوں بادشاہ ایڈورڈ کی وفات ہو جانے کے باعث معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔ جب جارج پنجم بادشاہ بنا۔ تو مسٹر ایسکوتھ نے پھر اسی بل پر بحث شروع کر دی۔ آخر کافی بحث مباحثہ کے بعد ۱۹۱۱ء میں یہ بل پاس ہو گیا۔ اسے ۱۹۱۱ء کا پارلیمنٹ ایکٹ کہتے ہیں اس کی رُو سے :-

(۱) ہؤس آف لارڈز کو کوئی حق نہیں۔ کہ ہؤس آف کامنز

کے پاس کردہ مالی قوانین (Money Bills) میں کسی قسم کی تبدیلی کرے +

(2) جس بل کو ہوُس آف کامنز یکے بعد دیگرے تین اجلاس میں پاس کر دے - تو وہ بل قانون بن جائے گا - پھر ہوُس آف لارڈز کی منظوری کی ضرورت نہ ہوگی +

(3) پارلیمنٹ کا انتخاب بجائے سات سال کے پانچ سال کے بعد ہُوا کرے گا +

اس ایکٹ نے ہوُس آف لارڈز کے اختیارات بہت کم کر دیے - اور قانون بنانے کی تقریبًا تمام طاقت کامنز کے ہاتھ میں آ گئی +

پارلیمنٹ کے ممبروں کی تنخواہ

۱۹۱۱ء میں ایک اور قانون پاس ہُوا - جس کی رُو سے پارلیمنٹ کے ممبروں کو چار سو پونڈ سالانہ تنخواہ ملنی شروع ہو گئی +

Q. Give causes, main events and results of the Great War of 1914—18. (*P. U. 1937*)

سوال - 1914-18ء کی جنگِ عظیم کی وجوہات - مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو ؟

جنگِ عظیم کیوں کہتے ہیں

یہ جنگ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک رہی - اور اس میں دنیا کی تقریبًا تمام بڑی بڑی قوموں نے حصّہ لیا -

اس سے بڑی اور خوفناک جنگ اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہ ہوئی تھی۔ اس لئے اس جنگ کو جنگِ عظیم کہتے ہیں +

وجوہات

(۱) 1870-71ء کی جنگ میں جرمنی نے فرانس کے دو صوبوں السّاس اور لورین پر قبضہ کر لیا تھا۔ فرانس ان کو واپس لینے کے لئے بے قرار تھا۔ مگر جرمنی ان کو واپس دینے پر تیار نہ تھا +

(۲) جرمنی اور فرانس کی باہمی دشمنی نے ایک دوسرے کو یورپ کے دیگر ممالک سے دوستی گانٹھنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ جرمنی۔ آسٹریا اور اٹلی نے ایک عہدنامہ کر کے جنگ کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا اقرار کیا۔ اُن کے خلاف فرانس۔ روس اور انگلستان نے اتحاد کر لیا +

(۳) جرمنی کی صنعت و حرفت دن بدن بڑھ رہی تھی۔ اور دنیا کی مارکیٹوں میں انگلستان کی جگہ جرمنی کا مال جگہ لے رہا تھا۔ اس لئے ان دونو ملکوں میں باہمی تجارتی رقابت زوروں پر تھی +

(۴) جرمنی کی آبادی بڑی سُرعت سے بڑھ رہی تھی۔ اور اس زائد آبادی اور صنعتی پیداوار کے نکاس کے لئے وہ نوآبادیوں کی تلاش میں تھا۔ لیکن دُنیا کی تقریبًا تمام نوآبادیاں فرانس یا انگلستان کے قبضہ میں تھیں۔ اور وہ جرمنی کو کوئی نوآبادی دینے کے لئے تیار نہ تھے +

(۵) جرمنی نے ٹرکی میں بغداد ریلوے بنانے کا ٹھیکہ لے لیا تھا۔ اس طرح سے اُس نے برلن سے خلیج فارس تک کے ممالک میں اپنا رسوخ قائم کر لیا تھا۔ اور جرمنی کا یہ

رسوخ برطانیہ کے مفاد کے خلاف تھا ⁂

(6) جرمن فلاسفروں کی تعلیم۔ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" نے جرمن قوم کی ذہنیت کو بالکل تبدیل کر دیا تھا۔ اور وہ سمجھنے لگے تھے۔ کہ وہ دُنیا میں سب سے زبردست ہیں۔ اور حکومت کے لئے پیدا ہوئے ہیں ⁂

(7) جرمنی نے یورپ کے ممالک میں ڈنڈے کے زور سے اپنی فوقیت قائم کرنی چاہی۔ اس نے لازمی بھرتی کو رائج کر کے اپنی بحری اور ہوائی طاقت کو بہت زیادہ بڑھا دیا۔ نیز زہریلی گیسوں اور سو سو میل سے وار کرنے والی توپوں کی ایجاد کر کے جنگ کے لئے تیاری کرنی شروع کر دی ⁂

(8) فوری وجہ۔ ولیعہد آسٹریا کا قتل۔ 28 جون ۱۹۱۴ء کو آسٹریا کا شہزادہ آرچ ڈیوک فرڈی ننڈ سرویہ کے ایک شہر سراجیوو (Serajevo) میں قتل کر دیا گیا۔ آسٹریا نے حکومتِ سرویہ کو اس قتل کا ذمہ وار ٹھہرایا۔ اور اسے چند سخت شرائط ماننے کے لئے الٹی میٹم دیا۔ سرویہ نے اپنے ہم قوم اور دوست روس کے اشارہ پر شرائط ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر آسٹریا نے جرمنی کی مدد کے بل بوتے پر 28 جولائی ۱۹۱۴ء کو سرویہ کے برخلاف اعلانِ جنگ کر دیا ⁂

فریقین جنگ

روس نے سرویہ کا ساتھ دیا۔ اور روس کے آسٹریا کے خلاف جنگ میں شامل ہونے پر جرمنی نے آسٹریا کی مدد کے لئے روس پر چڑھائی کر دی۔ فرانس نے روس کی مدد کر کے جرمنی پر حملہ کر دیا۔

اب جرمنی نے فرانس پر حملہ کرنے کے لئے ایک غیر جانبدار ملک بلجیم کے راستے اپنی افواج گزارنی چاہیں۔ مگر بلجیم نے مزاحمت کی۔ اب انگلستان نے بلجیم اور فرانس کی حمایت میں ہتھیار اُٹھا لئے۔ اور ۴ - اگست ۱۹۱۴ء کو جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ اس کے بعد بلگیریا اور ٹرکی جرمنی سے مل گئے۔ اور یونان۔ رومانیہ۔ اٹلی۔ جاپان۔ چین۔ پرتگال اور امریکہ وغیرہ ممالک اتحادیوں کی طرف ہوکر جنگ میں شریک ہو گئے۔

واقعاتِ جنگ یہ جنگ کئی محاذ پر لڑی گئی :- مغربی محاذ۔ مشرقی محاذ۔ ٹرکی۔ مصر اور عراق کا محاذ۔ افریقہ۔ بحری محاذ۔

مغربی محاذ جرمنی نے بلجیم کو تباہ کرکے فرانس پر شمال مشرق سے حملہ شروع کر دیا۔ نیز جرمنی نے فرانس پر عین مشرق کی طرف سے بھی حملہ کر دیا۔ انگریزوں کی افواج جس میں کثیر حصّہ ہندوستانی فوجیں تھیں۔ فرانسیسی افواج کے شانہ بشانہ لڑنے کے لئے فرانس میں پہنچ گئیں۔ لیکن سخت مقابلہ کے باوجود جرمنی افواج بڑھتے بڑھتے دریائے مارن (Marne) تک جہاں سے پیرس صرف چالیس میل رہ جاتا ہے۔ جا پہنچیں۔ یہاں **جنرل فاش** (Marshal Foch) کی فرانسیسی افواج نے اُنہیں آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اس کے بعد دونو طرفوں نے خندقیں کھود لیں۔ اور تقریباً چار سال تک خندقوں کی جنگ جاری رہی۔ جس میں کبھی جرمنی

اور کبھی اتحادی تھوڑی سی کامیابی حاصل کر لیتے۔ لیکن ۱۹۱۸ء تک دریائے مارن کے قرب و جوار کا علاقہ میدانِ کارزار بنا رہا۔

مشرقی محاذ

روس نے آسٹریا کو شکست دے کر اس کے صوبے گلیشیا پر قبضہ کر لیا۔ اور ساتھ ہی جرمنی کے صوبے مشرقی پرشیا پر بھی حملہ کر دیا۔ لیکن جنرل ہنڈن برگ نے اسے شکست دی۔ اب جرمن افواج آسٹریا کی مدد کو پہنچ گئیں۔ اور روس کی افواج کو وہاں بھی شکست دے کر اُنہیں گلیشیا کے صوبے سے نکال دیا۔ بعد میں جرمن اور آسٹرین افواج نے پولینڈ پر حملہ کرکے اس کے دارالخلافہ وارسا (Warsaw) پر قبضہ کر لیا۔ ۱۹۱۷ء میں روس میں انقلاب ہو گیا۔ اور لوگوں نے زار روس اور اس کے حمائتیوں کو قتل کرکے روس میں جمہوری حکومت (Soviet) قائم کر لی۔ جس نے جرمنی سے صلح کر لی۔ اب جرمنی مشرق کی طرف سے بے فکر ہو گیا۔ اور اس نے اپنی ساری افواج کو مغربی محاذ پر بھیج دیا۔

عراق۔ مصر۔ ٹرکی اور سروِیہ میں جنگ

۱۹۱۵ء میں اتحادیوں نے آبنائے ڈارڈنلز کے راستے بحیرہ مارمورا اور بحیرہ اسود سے گزر کر روس کی مدد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر جزیرہ نما گیلی پولی (Gallipoli) کے راستے بھی استنبول پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور یہاں بہت سی ہندوستانی اور انگریزی فوج کام آئی۔

ہندوستانی افواج نے ٹرکی کی افواج کو نہر سویز کی طرف بڑھنے نہ دیا۔ نیز اُنہوں نے بصرہ فتح کر کے بغداد کی طرف چڑھائی کی۔ لیکن قطِ العمارہ کے مقام پر ترکوں نے ہندوستانی فوج کے ایک دستے کو قید کر لیا۔ دوسرے سال ہندوستان سے اور کمک پہنچ گئی۔ جس پر بغداد فتح کر لیا گیا۔ سروبیہ کی افواج نے کچھ عرصہ تک آسٹریا کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ لیکن ۱۹۱۵ء میں آسٹریا نے اسے شکست دے کر مطیع کر لیا۔

افریقہ کا محاذ

لڑائی کے شروع ہی میں برٹش جنوبی افریقہ کی افواج نے افریقہ میں جرمنی کے جنوب مغربی علاقے پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جرمن ایسٹ افریقہ کی بستی میں جرمنی نے خوب مقابلہ کیا۔ آخر ہندوستانی افواج نے اس علاقہ کو فتح کر لیا۔

بحری لڑائیاں

(۱) جرمن آبدوز کشتیوں نے انگریزی بحری اور تجارتی جہازوں اور غیر جانب دار ممالک کے تجارتی جہازوں کو کافی تعداد میں نقصان پہنچایا۔ ایمڈن نامی ایک جرمن جہاز نے بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال تک مار کر کے کئی تجارتی جہازوں کو ڈبویا۔ لیکن آخرکار ایمڈن کو گرفتار کر لیا گیا۔

(۲) جٹلینڈ کی جنگ۔ ۱۹۱۶ء میں انگریزی بحری بیڑے اور جرمنی کے بیڑے میں جٹلینڈ (Jutland) کے ساحل کے قریب لڑائی ہوئی۔ جس میں جرمنی کا کافی نقصان ہوا۔ لیکن جرمن آبدوز کشتیوں کے حملے اس جنگ کے بعد بھی بند نہ ہوئے۔ اور ایک جرمن آبدوز نے لارڈ کچنر کے جہاز کو جب

وہ خفیہ طور پر روس جا رہا تھا۔ تارپیڈو مار کر تباہ کر دیا۔ اور لارڈ کچنر بھی ڈوب گیا ؏

(۵) **فاکلینڈ کی لڑائی** ۔ جرمن کے جنگی کروزروں اور انگریزی بیڑے میں جنوبی امریکہ کے سمندروں میں فاکلینڈ کے قریب لڑائی ہوئی۔ جس میں جرمنی کے کروزروں کو تباہ کر دیا گیا ؏

اضلاعِ متحدہ امریکہ کی شمولیت

روس کے انقلاب کے بعد تمام جرمن افواج مغربی محاذ پر آ گئیں۔ اور بڑے زور سے اتحادیوں پر حملے شروع کر دیے۔ اتحادی ان حملوں کی تاب نہ لا سکے۔ اور جرمن افواج بڑھتے بڑھتے پیرس کے قریب جا پہنچیں۔ انہی دنوں ایک جرمن آبدوز نے امریکہ کے ایک جہاز **لوزی ٹانیا** پر حملہ کر کے اسے ڈبو دیا۔ اور بہت سے جہازی سمندر کی نذر ہو گئے۔ اضلاع متحدہ امریکہ نے اس سے پیشتر کئی دفعہ جرمنی کو اس قسم کے تہذیب سوز حملوں سے روکا تھا۔ لیکن جرمنی نے پروا نہ کی تھی۔ اس پر اب اضلاع متحدہ امریکہ نے بھی ۱۹۱۷ء میں جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ امریکہ کی شمولیت نے لڑائی کا نقشہ بدل دیا۔ اب اتحادیوں کی تمام افواج کو مارشل فاش کے ماتحت کر دیا گیا۔ جس نے امریکہ کی تازہ دم افواج کی مدد سے **دریائے مارن کی دوسری جنگ** میں ۱۹۱۸ء میں جرمنی کی افواج کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔ اس کے بعد جرمنی اور اس کے ساتھیوں کو شکستوں پر شکستیں ملنی شروع ہو گئیں۔ چنانچہ بلگیریا نے ۲۹ ستمبر ۱۹۱۸ء کو ہتھیار ڈال

دیئے - پھر ٹرکی نے اطاعت قبول کر لی - آسٹریا میں بغاوت کے آثار نے اسے بھی صلح کرنے پر مجبور کیا - اب جرمنی اکیلا رہ گیا *

قیصر جرمنی نے ان حالات میں مناسب سمجھا - کہ تخت سے دست بردار ہو جائے - چنانچہ وہ جرمنی کو چھوڑ کر ہالینڈ چلا گیا - اور جرمنی میں جمہوری حکومت قائم ہو گئی - جس نے ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کو چند شرائط کے ماتحت اتحادیوں سے صلح کر لی *

عہد نامہ ورسے ۱۹۱۹ء

(Treaty of Versailles)

شرائط :- (1) الساس اور لورین کے صوبے فرانس کے حوالے کئے گئے *

(2) سار (Saar) کی کوئلے کی کانیں جرمنی سے لے کر پندرہ سال کے لئے لیگ آف نیشنز کو دے دی گئیں *

(3) روس - آسٹریا اور جرمنی سے بہت سا علاقہ لے کر پولینڈ کی نئی سلطنت قائم کی گئی - پولینڈ کو سمندر تک پہنچنے کے لئے جرمنی کا کوریڈور کا علاقہ اس کے حوالے کیا گیا - ڈینزگ کی بندرگاہ کو جرمنی سے چھین کر پولینڈ کی بندرگاہ قرار دیا گیا - اور اسے لیگ کے ماتحت کر دیا گیا *

(4) آسٹریا کے دو صوبوں موریویا اور بوہیمیا کو کچھ اور علاقہ سے ملا کر چیکو سلوویکیا کی آزاد سلطنت بنا دیا گیا *

(5) آسٹریا سے بوسینیا اور ہرزے گوینا کے صوبوں کو لے کر سرویہ کو دے دیا گیا - اور اس نئی سلطنت کو یوگوسلاویہ کا نام دیا گیا *

(6) روس کا تھوڑا سا علاقہ اور کچھ بلگیریا کا علاقہ رومانیہ

کو دیا گیا ؂

(۶) جرمنی کو بحری بیڑے سے محروم کر دیا گیا - اور اس کی ہوائی اور بری طاقت کو بہت کم کر دیا گیا - نیز اسے رائن لینڈ میں فوج رکھنے یا قلعہ بندی کرنے سے منع کر دیا گیا ؂

(8) جرمنی پر ایک بہت بھاری رقم بطور تاوانِ جنگ لگا دی گئی - یہ رقم اتنی بھاری تھی - کہ جرمنی اس کو سینکڑوں سالوں کے اندر بھی ادا نہ کر سکتا تھا - جرمنی کے تمام تجارتی جہازوں کو بھی اتحادیوں نے تاوانِ جنگ کے بدلے آپس میں تقسیم کر لیا - اور باقی ماندہ تاوانِ جنگ کی ضمانت کے طور پر دریائے رائن کے مشرق کا علاقہ اتحادیوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا ؂

(9) جرمنی کی تمام نوآبادیاں فرانس اور برطانیہ نے آپس میں تقسیم کر لیں ؂

(10) ٹرکی سے عراق عرب اور فلسطین انگریزوں نے اور شام کا علاقہ فرانسیسیوں نے لے لیا ؂

(11) آئندہ جنگ کی روک تھام کے لئے لیگ آف نیشنز قائم کی گئی ؂

نتائج :- (1) جرمنی کو نوآبادیوں اور بہت سے علاقے سے محروم کر دیا گیا - اور اس کے بحری بیڑے کو ڈبو دیا گیا - تاکہ آئندہ اتحادیوں سے مقابلہ نہ کر سکے ؂

(2) آسٹریا کی قدیم سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پولینڈ - چیکوسلوویکیا اور جوگوسلاویہ کی آزاد سلطنتیں قائم کی

گئیں ۔ اور پول ۔ چیک اور سلیو اقوام کو آزادی مل گئی
(ج) ٹرکی کی طاقت کو توڑ دیا گیا۔
(۲۳) اس جنگ کے خاتمہ پر اٹلی کو تقریباً کچھ نہ ملا ۔ اور جرمنی کی نو آبادیوں کو فرانس اور برطانیہ نے آپس میں بانٹ لیا۔ جس سے اتحادیوں کا ایک دوست یعنی اٹلی اُن سے سخت بدظن ہو گیا

Q. Write a short note on the League of Nations. Im P.

سوال ۔ لیگ آف نیشنز یا مجلس اقوام پہ ایک مختصر نوٹ لکھو۔

مجلس اقوام

دنیا سے جنگ کے خطرے کو ہٹانے کے لئے مسٹر ولسن صدر جمہوریہ اضلاع متحدہ کے ایما پر تمام قوموں کی ایک مشترکہ انجمن بنائی گئی۔ جس کا دفتر جنیوا واقع سوئٹزرلینڈ میں قائم کیا گیا۔ پہلے پہل اس انجمن میں ۲۷ ممالک شامل ہوئے۔ مگر بعد میں ممبران کی تعداد تقریباً دگنی ہو گئی ۔ اس لیگ کا مقصد دنیا میں امن و امان قائم رکھنا ۔ مختلف اقوام کو آپس میں خفیہ عہدنامے کرنے ۔ اور ممالک کو ضرورت سے زیادہ سامانِ جنگ بحری اور ہوائی جہاز وغیرہ بنانے سے روکنا تھا ۔ اس کے علاوہ اس لیگ کی ایک شاخ نے دُنیا کے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کا بھی بیڑہ اٹھایا۔

شروع شروع میں اس لیگ نے کئی اچھے کام کئے ۔ لیکن جب جاپان نے چین پر چڑھائی کی اور اٹلی نے ابی سینیا پر قبضہ کر لیا۔ اور لیگ کے اعتراضات اور سفارشات کو دونوں نے ٹھکرا

دیا۔ تو یہ لیگ ایک عضوِ ناکارہ بن کر رہ گئی۔ موجودہ یورپین جنگ اس لیگ کی ناکامی کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

Q. Write a note on the Franchise Act, 1918.

سوال۔ ۱۹۱۸ء کے عوام کی نمائندگی کے قانون پر ایک نوٹ لکھو۔

فرنچائز ایکٹ ۱۹۱۸ء

اس ایکٹ کی رُو سے تقریباً تمام مردوں کو جن کی عمر اکیس سال سے زیادہ اور تمام عورتوں کو جن کی عمر تیس سال سے زیادہ ہو۔ ووٹ دینے کا حق حاصل ہو گیا۔

۱۹۲۸ء میں عورتوں کی عمر کی حد بھی ہٹا دی گئی۔ اور اب برطانیہ میں ہر بالغ مرد و عورت کو حق نمائندگی حاصل ہے

Q. Briefly describe the history of Home Rule Movement of Ireland.

سوال۔ آئرلینڈ کی ہوم رول کی تحریک کا مختصر حال بیان کرو۔

الحاق کے بعد آئرلینڈ کی حالت

۱۸۰۰ء میں ڈبلن کی پارلیمنٹ کو توڑ کر اسے انگلستان کی پارلیمنٹ میں شامل کر لیا۔ اور آئرش لوگوں کو اپنے نمائندے برٹش پارلیمنٹ میں بھیجنے کا حق دیا گیا۔ آئرلینڈ کے لوگوں کو یہ الحاق پسند نہ تھا اس لئے انہوں نے اس کے توڑنے کے لئے کئی طریقے سوچے امریکہ کے آئرش لوگوں نے اپنے آبائی وطن کی آزادی کے لئے سپاہی بھرتی کئے۔ انہیں باقاعدہ فوجی تعلیم دی۔ اور آخر ان کو آئرلینڈ بھیج کر وہاں بغاوت کا انتظام کیا گیا۔ اس تحریک کو سن فین (Sinn Fein) تحریک کہتے ہیں۔ انگریزوں نے

اس تحریک کو سختی سے دبا دیا۔ اس تحریک کے پہلو بہ پہلو آئرلینڈ میں ہوم رول کی تحریک بھی قائم کی گئی۔ اور اس کام کے لئے ایک لیگ بنائی گئی۔ جس کا لیڈر مشہور محب وطن پارنل (Parnell) تھا۔ اس شخص نے برٹش پارلیمنٹ کے آئرش ممبروں اور اُن کے ہمدرد برٹش ممبروں کی ایک علیحدہ پارٹی بنائی اور انہوں نے پارلیمنٹ کے ہر کام میں روکاوٹ ڈال کر حکومت برطانیہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔

آخر وزیر اعظم گلیڈسٹون نے 1886ء میں پارلیمنٹ میں آئرش ہوم رول بل پیش کیا۔ جو نامنظور ہوا۔ 1892ء میں گلیڈسٹون نے دُوسرا ہوم رُول بل پیش کیا۔

اسے ہوس آف کامنز نے منظور کر لیا۔ لیکن ہوس آف لارڈز نے اسے رّد کر دیا۔ اسکے بعد 1912ء میں وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ نے تیسرا آئرش ہوم رول بل پیش کیا۔ جسے لارڈز نے پھر نامنظور کر دیا۔ مگر ہوس آف کامنز کے متواتر تین اجلاسوں میں اس بل کے پاس ہو جانے کے باعث 1914ء میں یہ بل قانون بن گیا۔

آئرلینڈ کے شمال میں ایک صوبہ السٹر ہے جہاں کے باشندے پروٹسٹنٹ ہیں۔ یہ لوگ برطانیہ سے علیحدگی نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں نے باقی آئرلینڈ کے رومن کیتھلک لوگوں کے ہوم رول حاصل کرنے میں سخت مخالفت کی تھی اور وہ اب بھی اس قانون کے مخالف تھے۔ ان حالات میں عین اغلب تھا۔ کہ آئرلینڈ میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ کہ جنگ عظیم شروع ہو گئی اور دونو پارٹیوں نے جنگ کے خاتمہ تک اس قانون کے اجراء کو ملتوی کرنا مناسب سمجھا جنگ کے بعد ڈی ولیرا کی سن فین پارٹی نے زور پکڑا۔ اور

۱۹۲۰ء میں انہوں نے کھلم کھلا بغاوت کر دی اور مکمل آزادی کا مطالبہ کیا۔ آخر آئرلینڈ کے دو حصے کر دیئے گئے۔ السٹر اور جنوبی آئرلینڈ۔ السٹر تو انگلستان کے ماتحت رہا۔ لیکن ۱۹۲۲ء میں جنوبی آئرلینڈ کو ہوم رول دے دیا گیا۔ اور اس کا نام آئرش فری سٹیٹ رکھا گیا۔ ۱۹۳۲ء کے انتخاب میں ڈی ویلرا کی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوگئی۔ اور اس پارٹی نے ڈی ویلرا کی سرکردگی میں بادشاہ برطانیہ کی وفاداری کے حلف اٹھانے کی شرط کو اڑا دیا۔ اور اپنے ملک کا نام آئر (Eire) رکھ دیا۔ جو اب تقریباً آزاد ہے۔

قانون ایجوکیشن ۱۹۱۸ء

۱۹۱۸ء میں پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعے پانچ اور چودہ سال کے درمیان عمر رکھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کا سکول میں بھیجا جانا لازمی قرار دے دیا۔

ریفارم ایکٹ ۱۹۱۹ء (Reform Act)

مسٹر مانٹیگو (Montague) وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہندوستان کے باہمی مشورے سے ہندوستان کی حکومت کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء پاس کیا گیا۔ جس کی رو سے ہندوستان میں مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں میں انتخابی عنصر کو زیادہ کیا گیا۔ اور چند محکمہ جات وائسرائے اور گورنر کے ماتحت رکھ کر باقی محکموں مثلاً۔ تعلیم۔ حفظان صحت۔ زراعت۔ ہسپتال وغیرہ کا انتظام ہندوستانی وزرا کے سپرد کیا گیا۔

اوٹاوہ کانفرنس

۱۹۳۲ء میں حکومت برطانیہ نے آزاد

تجارت کی پالیسی کو چھوڑ دیا۔ اور تمام اشیائے درآمد پر دس فیصدی ڈیوٹی لگا دی اس کے بعد اوٹاوہ میں تمام برٹش نو آبادیوں کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ ہوا۔ کہ انگریزی سلطنت میں برطانیہ اور برطانوی نو آبادیوں کے مال کو غیر ملکی مال پر ترجیح دی جائے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء

اس ایکٹ کی رُو سے ہندوستان کی مرکزی حکومت کو فیڈریشن طرز حکومت دیا گیا۔ اور مرکزی محکمے دو حصوں میں۔ محکمہ جات مخصوصہ اور منتقلہ میں منقسم کئے گئے۔ اور منتقلہ محکموں کا انتظام لوگوں کے نمائندوں کو دیا جانا قرار پایا۔ صوبجات کو تقریباً مکمل حکومت خود اختیاری دے دی گئی۔

مصر کی آزادی

جنگ عظیم سے پہلے مصر ٹرکی کا ایک صوبہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس جنگ میں ٹرکی کے جرمنی سے شامل ہو جانے پر انگریزوں نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ اور مصر میں ایک برائے نام مصری بادشاہ مقرر کر دیا۔ جنگ کے ختم ہونے پر مصریوں نے زغلول پاشا کی سرکردگی میں انگریزوں کے بر خلاف سخت ایجیٹیشن شروع کر دی کئی جگہ بلوے اور فساد بھی ہوئے۔ آخر ۱۹۲۲ء میں مصر کو چند شرائط کے ماتحت آزادی دے دی گئی۔

شرائط:-

(۱) نہر سویز انگریزی حفاظت میں رہے گی۔

(۲) سوڈان پر انگریزی قبضہ بدستور قائم رہے گا۔

(ج) سوڈان و مصر میں یورپین لوگوں کی جائداد اور مال تجارت وغیرہ کا انتظام انگریزوں کے قبضہ میں رہیگا۔

تاوان جنگ اور اس کی ادائیگی۔

جرمنی سے تاوان جنگ کی وصولی کے لئے کئی کانفرنسیں ہوئیں۔ لیکن وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکیں۔ اتحادی کہتے تھے۔ کہ ادائیگی نقد ہو۔ لیکن جرمنی کے پاس نقدی نہ تھی۔ اس لئے وہ تاوان کی رقم کو جرمنی کے تیار کردہ مال کی صورت میں ادا کرنا چاہتا تھا مثلاً جرمنی نے اپنے کوئلہ کو فرانس اور اٹلی میں بھیج کر تاوان ادا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اس ادائیگی سے انگریزی کوئلے کی تجارت کو سخت دھکا لگا۔ اور بہت سی برطانوی کانیں بند ہو گئیں۔ اور وہاں کے مزدور بے کار ہو گئے۔ جرمنی نے تاوان کی ادائیگی کاغذی روپیہ (نوٹ) میں کرنی چاہی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ جرمنی کے نوٹوں کی قیمت گر گئی۔ اور آخر کار اتنی گر گئی۔ کہ دس لاکھ مارکس کی قیمت صرف ایک پنس رہ گئی۔ حالانکہ اسی مارک کی قیمت کبھی ایک شلنگ ہوا کرتی تھی۔ ان حالات میں تجارت کرنا تقریباً ناممکن ہو گیا۔ اسی تجارت کے منافع سے ہی اتحادیوں کو تاوان جنگ ادا کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے اب تاوان جنگ کا ادا کرنا بھی محال ہو گیا۔ ان حالات میں جب فرانس کو جرمنی نے ۱۹۲۳ء کی قسط ادا نہ کی۔ تو فرانس نے فوج بھیج کر روہر کے صنعتی علاقے اور وہاں کی جرمن پیداوار پر قبضہ کر لیا۔ جس سے جرمنی کی آمدنی میں اور کمی ہو گئی۔ اور تاوان کی ادائیگی اور مشکل ہو گئی۔ اس سے دونو ممالک میں کشیدگی از حد بڑھ گئی۔ چونکہ لاکھوں مارکس کی قیمت ایک پینی بھی نہ رہی۔ اس لئے وہ لوگ

جنہوں نے لاکھوں مارکس کے قرضے لیئے تھے۔ اب اُن کو اس قرض کے عوض ایک پینی بھی نہ ملنے کے باعث وہ لوگ کنگال ہو گئے۔ یا دوسرے الفاظ میں جرمنی کا قومی قرضہ جو مارکس میں تھا بالکل نفی ہو گیا۔ اس پر اتحادیوں نے ایک کمیشن مسٹر ڈاز (Dawes) کی صدارت میں بھیجا۔ کہ اندازہ لگایا جاوے کہ اب جرمنی سے تاوان کس طرح لیا جاوے۔ اس کمیشن نے تاوان کی رقم کو بہت کم کر کے فیصلہ کیا۔ کہ جرمنی کی ریلوں پر قبضہ کر کے ان کی آمدنی سے تاوان کی رقم کو پورا کیا جاوے۔ ۱۹۳۱ء میں ساری دُنیا کساد بازاری سے چیخ اٹھی۔ اور جرمنی کے صنعتی علاقے پر اتحادیوں کے قبضے نے اس کساد بازاری کو اور بھی بڑھا دیا۔ جس سے جرمنی دیوالیہ کی حد تک جا پہنچا۔ اس پر اس نے قرضہ کی ادائیگی کو ملتوی کر دیا۔ جرمنی سے ادائیگی نہ ہونے کے باعث یورپ کے دیگر ممالک نے بھی امریکہ کو قرضہ کی ادائیگی ملتوی کر دی۔ روس نے برطانیہ کو قرضہ ادا کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ اور روس سے زبردستی وصولی ہونی ناممکن تھی۔ اس لئے لاچار برطانیہ کو وہ قرضہ چھوڑنا پڑا۔

روس کی دیکھا دیکھی جرمنی نے بھی قرضہ کی ادائگی سے معذوری ظاہر کی۔ جب جرمنی سے برطانیہ اور فرانس وغیرہ اتحادیوں کو کچھ نہ ملا۔ تو انہوں نے بھی ۱۹۳۴ء میں امریکہ کو قرضہ کی ادائیگی بند کر دی۔

جرمنی اور مسلح اتحادی

عہدنامہ ورسے کے بعد اتحادیوں نے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ جرمنی کو غیر مسلح کرنے کے بعد اپنے بحری و ہوائی جہازوں اور سامان حرب

میں نمایاں کمی کریں گے۔ لیکن انہوں نے بجائے کمی کرنے کے اسے بڑھانا شروع کر دیا۔ اس طرح سے غیر مسلح جرمنی کو مسلح ممالک کے درمیان گھیر لیا گیا۔ جرمنی زیادہ دیر تک اس حالت کو برداشت نہ کر سکا۔ اڈولف ہٹلر اور اس کی نازی پارٹی جرمنی میں زور پکڑ رہی تھی۔ اور فروری 1933ء میں نازی پارٹی کو انتخابات میں بڑی بھاری اکثریت حاصل ہو گئی۔ اس پر ہر ہٹلر نے جرمنی میں ڈکٹیٹر شپ قائم کر لی۔ اور آزادی تقریر و تحریر کو کچل دینے کے بعد اس نے تمام سوشلسٹوں اور اور آزاد خیال لوگوں کو ملک بدر کرنا شروع کر دیا۔ یہودیوں کو تو وہ جرمنی کا خاص دشمن تصور کرتا تھا۔ اس لئے اس نے انہیں بھی ملک سے نکال دیا۔ اور نازی پارٹی کے دیگر مخالفین کو بڑی سختی سے دبا دیا۔ اس سے ذرا پہلے جرمنی نے لیگ اقوام سے درخواست کی تھی۔ کہ اس کو بھی دیگر اقوام کی طرح مساوی حقوق دے کر مسلح ہونے کی اجازت دی جاوے۔ لیکن لیگ نے جرمنی کی درخواست کو التوا میں ڈال دیا۔ لیکن جب ہر ہٹلر کی نازی پارٹی کو ترقی کرتے اور زور پکڑتے دیکھا۔ تو اس نے جرمنی کو بھی اپنی حفاظت کا اختیار دے دیا۔ اس پر ہر ہٹلر نے باوجود مالی مشکلات کے جرمنی کو مسلح کرنا شروع کر دیا۔ خاص کر ہوائی جہازوں کی تعمیر میں ہر ہٹلر نے جرمنی میں یہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ جب تک وہ مضبوط اور ہمسایہ ممالک سے زیادہ مسلح نہ ہو جاویں گے۔ دنیا کا کوئی ملک اس پر رحم نہیں کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جرمنی نے سر توڑ کوشش کر کے اپنی جنگی طاقت کو بڑھا

شروع کر دیا۔

جنگ ابی سینیا 1935ء

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے 1935ء میں ابی سینیا کے بر خلاف چڑھائی کی۔ جس پر شاہِ حبش نے لیگ آف نیشنز سے مدد کی درخواست کی۔ اور لیگ نے اٹلی کو اس جنگ سے باز رہنے کے لئے لکھا۔ لیکن مسولینی نے لیگ کی درخواست کو ٹھکرا دیا۔ اور ابی سینیا پر قبضہ کر لیا۔

جارج پنجم کی سلور جوبلی 1935ء

جارج پنجم کی پچیس سالہ حکومت کی تقریب میں 1935ء میں تمام سلطنت میں سلور جوبلی منائی گئی۔

اس کے تقریباً ایک سال بعد بادشاہ جارج پنجم کا انتقال ہو گیا۔

ایڈورڈ ششم

جنوری 1936ء سے دسمبر 1936ء

تخت نشینی

جارج پنجم کی وفات پر ان کا بڑا بیٹا ایڈورڈ ششم کے لقب سے تخت پر بیٹھا تخت نشینی کے وقت اس کی عمر ۴۱ سال کی تھی۔ اور ابھی اس نے شادی نہ کی تھی۔

اب بادشاہ نے ایک امریکن خاتون مسز سمپسن سے شادی

کرنے کا ارادہ کیا۔ وزیر اعظم بالڈول اور دیگر وزرا اس شادی کے خلاف تھے۔ اور پارلیمنٹ میں کنسرویٹو پارٹی کی اکثریت تھی۔ اس لئے مسٹر بالڈون نے بادشاہ کو کہا۔ کہ یا تو کسی شاہی خاندان کی شہزادی سے شادی کریں اور مسز سمپسن سے شادی کا خیال ترک کر دیں۔ یا تخت سے دست برداری اختیار کرلیں۔ بادشاہ نے ان دونوں میں سے تخت سے دست برداری کو پسند کیا۔ اور دسمبر 1936ء میں تاج اپنے چھوٹے بھائی کے حوالہ کر دیا۔ جو جارج ششم کے لقب سے تخت نشین ہوئے۔ انہوں نے سابق شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کو ڈیوک آف ونڈسر کا خطاب دیا۔ یہ ڈیوک نہایت دانشمند محب وطن اور راست باز خیال کیا جاتا ہے۔

جارج ششم 1936ء

آپ اپنے بڑے بھائی کی تخت سے دست برداری کے بعد دسمبر 1936ء میں تخت پر بیٹھے۔ آپ بڑے جفاکش رحم دل اور مستقل مزاج انسان ہیں۔ اور رعایا کی بہتری میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ کی رسم تاج پوشی ۱۲ مئی 1937ء کو منائی گئی۔

Q. Give causes, chief events and results of Civil War of Spain.

سپین کی خانہ جنگی کے اسباب مشہور واقعات اور نتائج بیان کرو۔

سپین کی خانہ جنگی

اسباب، سپین کے بادشاہ الفنسو کو وہاں کے باشندوں نے ملک سے نکال دیا۔ اور سپین میں جمہوری حکومت قائم کر لی۔ اس حکومت کے باعث ملک میں روس کا بالشویک اثر بڑھنے لگا۔ اس پر جرمنی اور اٹلی کی حکومتوں نے اس اثر کو ہٹانے کے لیئے لوگوں کو جمہوری حکومت کے خلاف اُکسانا شروع کیا نیز ٹرکی۔ جرمنی اور اٹلی کے ڈکٹیٹروں کے کارناموں نے سپین کے ایک جرنیل فرینکو (Franco) کے دل میں بھی سپین کو یورپ کے دیگر ممالک کی طرح ترقی دینے کا خیال پیدا ہوا جرمنی اور اٹلی نے اس کی حمایت کی۔ اور روس۔ فرانس اور برطانیہ نے جمہوری حکومت کو مدد دی۔ اس پر سپین میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔

واقعات۔ جمہوری حکومت اور جنرل فرینکو کے حامیوں کے درمیان دو سال تک جنگ ہوتی رہی۔ طرفین کے امدادیوں نے والنٹیروں اور سامانِ جنگ سے اپنے حمائتیوں کی خوب مدد کی۔ آخرکار جنرل فرینکو نے میڈرڈ فتح کر کے جمہوری حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

نتائج۔ آج کل سپین میں جرنل فرینکو بطور ڈکٹیٹر کے حکومت کر رہا ہے۔ اس جنگ نے دنیا میں۔ روس۔ فرانس اور جرمنی کے وقار کو آگے سے بہت کم کر دیا۔

Q. Give a short account of the causes and events of the present European War. **V. Imp.**

موجودہ یورپین جنگ کے اسباب اور واقعات بیان کرو:-

یورپ کی موجودہ جنگ
۱۹۳۹ء-۱۹۴۰ء

اسباب - (۱) ۱۹۱۹ء کے عہد نامہ ورسیٹی کے ذریعے جرمنی پر کچھ پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔

اس کے تمام ہوائی اور بحری بیڑے کو تباہ کر دیا گیا۔ اور اس کی بری فوج کی تعداد کو بہت گھٹا دیا گیا۔ نیز ایک بھاری رقم جس کی آدائیگی جرمنی کے لئے مشکل تھی۔ تاوانِ جنگ کے طور پر اس کے ذمہ لگا دی گئی۔ اس کی تمام نوآبادیوں کو چھین لیا گیا۔ بعد میں تاوانِ جنگ کی اقساط کی وصولی کے لئے پہلے تو جرمنی کے صنعتی علاقے رائن لینڈ اور بعد میں اس کی ریلوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ اور اس کے تمام دریا دنیا کے ممالک کی تجارت کے لئے کھول دیئے گئے۔ ان وجوہات نے جرمنی کو اتحادیوں کا دشمن بنا دیا۔

(۲) ۱۹۲۹ء کی عام کساد بازاری نے جرمنی پر بھی اثر ڈالا۔ اور اس کی خستہ مالی حالت کو اور بھی تباہ کر دیا۔ اس وقت جرمنی کے ایک دلیر شخص اڈولف ہٹلر نے قومی تنظیم کا بیڑہ اٹھایا۔ اور ایک قومی پارٹی جسے نازی کہتے ہیں۔ بنا کر اپنے گرے ہوئے وطن کو اٹھانے کی کوشش کی۔ ۱۹۳۳ء کے انتخابات میں ہر ہٹلر کی نازی پارٹی کو ریشٹ (جرمن پارلیمنٹ) میں اکثریت حاصل ہو گئی۔ جس پر ہر ہٹلر کو چانسلر بنا دیا گیا۔ اس کے ایک سال بعد ۱۹۳۴ء میں جرمنی کے پریذیڈنٹ ہنڈن برگ کا انتقال ہو جانے پر ہر ہٹلر کو مستقل طور پر جرمنی کا صدر یا ڈکٹیٹر بنا دیا گیا۔ اس شخص نے برسرِ حکومت آتے ہی عہد نامہ ورسیٹی کی دفعات کو ایک ایک کر کے توڑنا

شروع کیا۔ 1933ء میں سار کے کوئلے کے میدانوں پر پھر سے قبضہ کر لیا۔ فوج کو از سر نو تربیت دی۔ بحری اور ہوائی طاقت کو بڑھایا۔ ملک کے اندر مغربی سرحد اور نہر کیل کے جنگی استحکامات کو مضبوط کیا۔ ملک کے دریاؤں اور ریلوں کو پھر سے جرمنی کے قبضہ میں لا کر 1936ء میں رائن لینڈ کے علاقہ میں اپنی افواج بھیج دیں۔

(3) اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی سے دوستی کا عہد نامہ کر کے اسے ابی سینا پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ اور سپین کے باغی جرنیل فرینکو کو فوجی مدد دے کر اسے اپنے ملک کی جمہوری حکومت کے خلاف اُبھارا۔ اور اس طرح سے اپنی طاقت کو مستحکم کرنا شروع کر دیا۔

(4) بستیوں کی واپسی کا مطالبہ۔ نیز اس نے انگریزوں اور فرانسیسیوں سے جرمن نو آبادیوں کی واپسی کے لئے مطالبہ شروع کر دیا۔ ہر ہٹلر کے ایک نائب جنرل گوئرنگ نے اعلانیہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہم اپنی بستیوں کی واپسی کے دعوے سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں۔ خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی ہی قربانی کرنی پڑے۔ اس غرض کے لئے ہم دنیا کی دوسری اقوام کی اچھی رائے حاصل کر کے کامیابی حاصل نہیں کرینگے۔ بلکہ اس کامیابی کا دار و مدار اپنی طاقت پر رکھیں گے۔

(5) ہر ہٹلر کی چیرہ دستیاں۔ ۱۔ یہودیوں کی جائیدادیں ضبط کر لیں۔ ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دئے اور آخر کار انہیں ملک بدر کرنے کا حکم دے دیا۔

ب۔ آسٹریا پر حملہ کر کے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔
ج۔ سوڈیٹن لینڈ پر اس بہانہ سے حملہ کر کے قبضہ کر لیا کہ وہاں جرمن آبادی کی اکثریت ہے۔ اس پر برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر نیول چیمبرلین نے یورپی امن کی خاطر برطانیہ فرانس۔ جرمنی۔ اور اٹلی کے ممالک کی ایک کانفرنس میونک کے مقام پر کی۔ جس کے رُو سے چیکو سلویکیہ کا وہ علاقہ جہاں جرمن آبادی کی اکثریت ہے۔ جرمنی کے حوالے کر دیا گیا۔ اور ہر ہٹلر نے اقرار کیا۔ کہ وہ یورپ کے کسی اور علاقہ کو جرمنی سے ملانے کی کوشش نہ کریگا۔ اس عہد نامہ کو میونک پیکٹ کہتے ہیں۔
د۔ اس پیکٹ کے تھوڑا ہی عرصہ بعد ہر ہٹلر کے حکم سے جرمن افواج نے تمام چیکو سلویکیہ پر قبضہ کر لیا۔
س۔ بحیرہ بالٹک کی مشہور بندرگاہ میمل پر بھی جرمن آبادی کی اکثریت کے بہانے ہٹلر نے قبضہ کر لیا۔
ہر ہٹلر کی اِن جبیرہ دستیوں کے باعث تمام یورپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور روس۔ فرانس اور برطانیہ نے جرمنی کی بڑھتی ہوئی زیادتیوں کو روکنے کے لئے فوجی تیاریاں شروع کر دیں۔

(6) **فوری وجہ۔** جرمنی نے اگست 1939ء میں حکومت پولینڈ کو لکھا۔ کہ چونکہ ڈینزگ کی بندرگاہ اور شہر میں جرمن آبادی کی اکثریت ہے۔ اس لئے یہ بندرگاہ جرمنی کے حوالے کر دی جاوے۔ نیز ہٹلر نے پولینڈ کو لکھا۔ کہ مشرقی پرشیا اور جرمنی کے درمیان کا علاقہ جسے کوریڈور

کہتے ہیں۔ وہ بھی جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ برطانیہ اور فرانس کے مشورے اور ان کی امداد کے بل بوتے پر پولینڈ نے یہ دونو علاقے ہٹلر کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہٹلر نے ڈینزگ (Danzig) اور کوریڈور (Corridor) کے علاقے پر زبردستی قبضہ کرنے کے لئے افواج بھیج دیں۔

واقعات پولینڈ کی فتح اور روس کی سٹمولیت۔ جرمن افواج نے جنگی ٹینکوں بری افواج اور ہوائی جہازوں کی مدد سے اٹھارہ روز کی ایک بڑی خونریز جنگ کے بعد ڈینزگ کوریڈور۔ وارسا وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں روس بھی پولینڈ پر حملہ آور ہو گیا۔ اور روس اور جرمنی نے باہمی معاہدے کے مطابق پولینڈ کو آپس میں بانٹ لیا۔

فرانس اور برطانیہ کا اعلانِ جنگ۔ پولینڈ کی حمایت میں فرانس اور برطانیہ نے بھی جرمنی کے بر خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اور مغربی محاذ پر اتحادیوں اور جرمنی میں جنگ شروع ہو گئی۔ لیکن اس محاذ پر فرانس اور جرمنی دونوں ممالک نے دریائے رائن کی دونو طرف سینکڑوں میلوں تک زمین دوز قلعے اور سیمنٹ کی آہنی دیواریں (فرانس کی دیوار کو (Maginot Line)۔ اور جرمنی کی دیوار کو (Siegfried Line) کہتے ہیں) بنائی ہوئی تھیں۔ جن کو عبور کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ اس لئے اس محاذ پر طرفین ایک دوسرے کی آہنی دیوار پر حملہ کرنے سے ہچکچاتے رہے +

(3) بحری اور ہوائی سرگرمیاں۔ جنگ کے شروع ہوتے ہی طرفین نے اپنی بحری اور ہوائی طاقت کو حرکت دی۔ انگریزوں کی کوشش تھی۔ کہ جرمنی کو غیر ممالک سے کوئی خام مصالح نہ پہنچنے دیا جاوے۔ اس لئے انہوں نے اپنے بحری بیڑے کے زور سے جرمنی کی ناکہ بندی کرنی چاہی۔ اس کے بر خلاف جرمنی نے بحیرہ شمالی میں سرنگوں کا جال بچھا دیا۔ اور آبدوز کشتیوں (یو بوٹس) کے ذریعے انگریزی جہازوں اور غیر جانبدار ممالک کے ان جہازوں کو جو برطانیہ و فرانس جانا چاہتے تھے۔ ڈبونا شروع کر دیا۔ ایک جرمن جنگی جہاز گراف سپی کو انگریزوں کے تین جنگی جہازوں نے جنوبی امریکہ کے سمندر میں گھیر لیا۔ اور سخت جنگ کے بعد اسے یوروگوے کی بندرگاہ میں بھاگنے پر مجبور کیا لیکن وہاں پناہ نہ پاکر جرمن کپتان نے اپنے جہاز کو ڈبو دیا؛

(4) روس اور فن لینڈ میں جنگ۔ روس کے پولینڈ کے مشرقی حصہ پر قبضہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کے تعلقات اتحادیوں سے بگڑ گئے۔ اور اب اس کے دل میں اندیشہ پیدا ہو گیا۔ کہ کہیں انگریز شمال یا بحیرہ بالٹک کے راستے اس پر حملہ نہ کر دیں۔

کچھ تو اس خطرے کو ہٹانے کے لئے اور کچھ موقعہ کو غنیمت سمجھ کر کہ اس وقت جرمنی اور اتحادی آپس میں جنگ کر رہے ہیں۔ اس نے بحیرہ بالٹک میں اپنے اقتدار کو بڑھانا چاہا۔ اب اس نے بحیرہ بالٹک کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں سے اُن کے علاقوں میں مستحکم مقامات پر

اپنے ہوائی اڈے قائم کرنے کی اجازت مانگی - باقی ریاستوں نے روس کو یہ اجازت دے دی۔ لیکن فن لینڈ نے اس قسم کی مراعات دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر روس نے تلوار کے زور سے فن لینڈ سے یہ رعایات لینی چاہیں۔ سویڈن - ناروے - برطانیہ فرانس وغیرہ ممالک نے اپنے والنٹیروں۔ ہوائی جہازوں اور سامانِ رسد سے حکومت فن لینڈ کی مدد کی۔ اور فنوں نے روس کو کئی شکستیں بھی دیں۔ لیکن انجام کار شکست کھائی۔ اور روس کی اطاعت قبول کر لی۔ بعد میں اسٹونیا لٹوئیا اور لتھونیا بھی روس کے ماتحت ہو گئے۔

ڈنمارک اور ناروے پر جرمنی کا حملہ

انگریزوں کی خواہش تھی۔ کہ ناروے اور سویڈن سے کچا لوہا جرمنی کو نہ جاوے۔ اس مصلحت کی بنا پر انہوں نے ناروے اور ڈنمارک کے سمندروں میں سرنگیں بچھا دیں۔ اور اپنے جنگی بیڑے کو ان سمندروں میں بھیج دیا۔ تاکہ جرمنی کو خام مصالح نہ پہنچ سکے - اس پر جرمنی نے پہل کر کے اپریل ۱۹۴۰ء میں ڈنمارک اور ناروے میں فوجیں بھیج کر وہاں اپنا قبضہ جما لیا۔ ڈنمارک نے تو بغیر جنگ کے جرمنی کی اطاعت قبول کر لی۔ لیکن ناروے نے مقابلہ کیا اتحادیوں نے بھی ناروے کی مدد کی۔ لیکن دشمن کے ہوائی جہازوں نے انگریزوں کو ناروے سے پس پا ہونے پر مجبور کر دیا۔

انگریزی وزارت میں تبدیلی

ناروے سے اتحادیوں کی

واپسی اور وہاں جرمن قبضہ نے انگریزی وقار کو سخت صدمہ پہنچایا۔ برطانوی پارلیمنٹ نے اس ناکامی کا سارا الزام مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کے سر تھوپا۔ جس پر اُسے مستعفی ہونا پڑا۔ اور ۹ ,مئی ۱۹۴۰ء کو مسٹر چرچل نے وزارت کا قلمدان سنبھالا۔

ہالینڈ۔ بلجیم اور لکسم برگ پر جرمن حملہ

ہالینڈ اور بلجیم شروع جنگ سے غیر جانب دار رہے تھے لیکن ہر ہٹلر نے اِن ممالک سے کئے گئے سابقہ معاہدوں کو بالائے طاق رکھ کر ۸ مئی ۱۹۴۰ء کو ان پر حملہ کر دیا۔ اور ہوائی چھتریوں کے ذریعے جرمن فوجوں کو ان ممالک میں اتارنا شروع کر دیا۔ نیز ہیگ برسلز اور راٹرڈم پر ہوائی جہازوں کے ذریعے حملہ کر دیا۔ برطانیہ اور فرانس نے ان ممالک کی امداد کے لئے اپنی افواج بھیج دیں۔ لیکن جرمن حملہ اتنی تیزی اور تیاری سے کیا گیا۔ کہ ہالینڈ کی فوجوں نے باوجود اتحادی کمک کے ۱۴ مئی کو ہتھیار ڈال دئے۔ بلجیم نے مقابلہ کیا۔ اور انگریزی و فرانسیسی افواج نے اس کی بہت مدد کی۔ لیکن دشمن نے اس وقت نیمور۔ اینٹورپ۔ برسلز جیسے شہروں کو فتح کر کے زمین دوز آہنی قلعوں کی قطار میگناٹ لائن یا میجنو لائن جیسی سرحدی آہنی دیوار کو توڑ کر فرانس کے شمال مشرقی علاقہ پر حملہ کر دیا۔ گھمسان کی جنگ کے بعد ابینز بولون وغیرہ علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر شاہِ بلجیم نے ۲۸ مئی ۱۹۴۰ء کو وزارت کی رائے کو ٹھکراتے ہوئے جرمنی کی اطاعت قبول کر لی۔

ان حالات نے اتحادیوں کے لئے بلجیم سے واپسی محال بنا دی لیکن انگریزی افواج بھی مردانگی سے دشمن کی لائنوں کو چیر کر انگلستان واپس آگئیں اور کیلے اور ڈنکرک پر دشمن کا قبضہ ہو گیا۔ جرمنی نے نارو ے ہالینڈ اور بلجیم پر تسلط جمانے کے بعد فرانس کی طرف رخ کیا۔

اٹلی کی جنگ میں شمولیت

جون ۱۹۴۰ء میں **اٹلی** بھی جرمنی کی مدد پر میدان جنگ میں کود پڑا۔ اور افریقہ کی بستیوں اور عدن وغیرہ پر حملے شروع کر دئے۔ **سمالی لینڈ** کا علاقہ اس کے قبضہ میں آچکا ہے۔ انگریزوں نے بھی تمام محاذوں پر دلیرانہ حملے شروع کر دئے ہیں۔

موجودہ صورت حالات

جرمنی نے تین ہفتے کے اندر اندر فرانس جیسی زبردست جمہوری حکومت کو بھی شکست دے دی ہے۔ فرانس کی مشہور فوجی روایات اُس کی شہرۂ آفاق میجنٹ لائن بھی اس کی حفاظت میں ممد نہیں ہو سکیں۔ فرانس پر قبضہ جمانے کے بعد آج کل جرمنی انگلستان سے برسر پیکار ہے انگلینڈ کے دیگر شہروں کے علاوہ **لنڈن** پر بھی زبردست ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ مگر انگریزوں کی فوجیں نہایت بہادری۔ دلیری اور ثابت قدمی دکھلا رہی ہیں۔ اب انگریزوں نے برلن (دارالخلافہ جرمنی) پر بھی حملے شروع کر دئے ہیں۔ امید ہے کہ ان کی ہوائی طاقت طیارہ شکن توپیں اور زبردست بحری بیڑہ جرمنی اور اٹلی وغیرہ کے دانت کھٹے کر دینگے اور آخر دشمنوں کو اتحادیوں کا لوہا ماننا پڑے گا۔

ضمیمہ

زمانہ حال کے یورپ کی چند مشہور ہستیاں

پارنل
Parnell

آئرلینڈ کے ایک امیر پروٹسٹنٹ زمیندار کا بیٹا اور ایک قابل بیرسٹر تھا۔ آئرلینڈ کے رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ لوگوں کے اندر آئرلینڈ سے محبت کے خیالات پیدا کرنے میں اس کا حصّہ بہت زیادہ ہے۔ یہ شخص سچا محب وطن اور ایک لائق مقرر تھا۔ 1875ء میں پارلیمنٹ کا ممبر بنا۔ اور جلدی ہی برٹش پارلیمنٹ کی آئرش پارٹی کا لیڈر بن گیا۔ یہ پارلیمنٹ کے کام میں رکاوٹ ڈال کر آئرلینڈ کو علیحدہ پارلیمنٹ دلانی چاہتا تھا۔ گلیڈسٹون نے اس کے زیرِ اثر پہلا آئرش ہوم رول بل پیش کیا تھا۔ جو منظور نہ ہو سکا۔

۱۸۹۰ء میں اس پر ایک انگریز کی عورت سے محبت کرنے کے الزام میں مقدمہ چلا۔ جس سے آئرلینڈ کے اس بے تاج بادشاہ کی ہر دل عزیزی میں بہت فرق آ گیا۔ اس کے ایک سال بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

ڈی ویلیرا
(De Valera

ڈی ویلیرا آئرلینڈ کے نہایت مشہور لیڈروں میں سے ہے۔ 1914ء کی جنگِ عظیم کے دنوں میں اس نے سن فین پارٹی قائم کر کے

برطانیہ سے بزورِ شمشیر آزادی حاصل کرنی چاہی۔ اس پر اسے گرفتار کر کے سزائے موت دی گئی۔ بعد میں یہ سزا عمر قید میں تبدیل کر دی گئی۔ جنگ کے بعد جب پولٹیکل قیدیوں کو آزادی دی گئی۔ تو اُسے بھی آزاد کر دیا گیا۔ 1922ء میں آئرش فری سٹیٹ قائم ہوئی۔ لیکن ڈی ویلرا کو اس نیم آزادی سے اطمینان نہ ہوا۔ اور وہ ڈیل (آئرش پارلیمنٹ) میں اپوزیشن لیڈر بن گیا۔ 1933ء میں ڈیل میں اس کی پارٹی کی اکثریت ہو گئی۔ جس پر اسے پریزیڈنٹ بنا دیا گیا۔ ڈی ویلرا شروع سے ہی آئرلینڈ کی مکمل آزادی کا خواہاں تھا۔ اس لئے صدر بنتے ہی اس نے برطانیہ کو خراج دینا بند کر دیا۔ اور ممبرانِ ڈیل کے لئے بادشاہ انگلستان کی وفاداری کا حلف اٹھانے کی رسم کو بھی ہٹا دیا گیا۔ ڈی ویلرا 1938ء میں لیگ آف نیشنز کا بھی پریزیڈنٹ تھا۔

ولبر فورس
Wilberforce

ولبر فورس ان نیک نام انگریزوں میں سے ایک تھا۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنی زندگی ختم کر دی تھی۔ غلاموں سے اس کو بہت ہمدردی تھی۔ اور وہ غلامی کو انگریزی قوم پر ایک بدنما دھبہ سمجھتا تھا۔ اس کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ 1807ء میں پارلیمنٹ نے غلاموں کی خرید و فروخت کا حکم بند کر دیا۔ اور آخر 1838ء میں تمام برطانوی سلطنت کے غلاموں کو آزادی دے دی گئی۔ اور اسی سال اس نیک نام مرد نے

وفات پائی۔

فلورنس نائٹنگیل

مس فلورنس نائٹنگیل (Florence Nightingale) انگلستان کی ایک نیک نام خاتون تھی۔ جس نے بطور ایک نرس کے ہر مذہب کے مریضوں کی خدمت کو اپنا فرض سمجھا۔ اس نے اوّل اوّل تو برطانیہ۔ فرانس اور جرمنی کے ہسپتالوں میں مریضوں کی تیمار داری کی۔ لیکن جب جنگ کریمیا کے دوران میں مصیبت زدہ سپاہیوں کی کس مپرسی کی داستاں سنی۔ تو 37 نرسوں کے ایک دستہ کو ساتھ لے کر سقوطری کے ہسپتال میں جا پہنچی۔ اور ۱½ سال تک وہاں نہایت محنت اور ہمدردی سے کام کر کے سینکڑوں سپاہیوں کی جان بچائی۔ چونکہ وہ رات کو لیمپ ہاتھ میں لئے ہوئے مختلف وارڈوں میں چکر لگایا کرتی تھی۔ اس لئے اس کا نام ہی لیمپ والی لیڈی (The Lady with the Lamp) پڑ گیا۔

اس ہمدرد لیڈی نے نوّے سال کی عمر میں ۱۹۱۰ء میں وفات پائی۔ اس کا بت بمعہ لیمپ کے آج بھی لنڈن میں اس کی خدمات کو تازہ کر رہا ہے۔

مسٹر ایسکوتھ

مسٹر ایسکوتھ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۶ء تک انگلستان کا وزیر اعظم رہا۔ وہ لبرل پارٹی کا لیڈر۔ اور نہایت روشن دماغ اور آزاد خیال انسان تھا۔ اس کے عہد وزارت میں بوڑھوں کے لئے پنشن، اور مزدوروں کی زندگی کے بیمہ کا ایکٹ پاس ہوئے۔ مزدوروں کے بیمہ زندگی کے قانون کا مدعا یہ تھا۔ کہ

ہر ایسے مزدور کی آمدنی سے جو ۱۰۰ پونڈ سالانہ سے کم کماتا ہے۔ چار پنس فی ہفتہ کاٹ لئے جاویں۔ اور اس میں مالک کارخانہ 5 پنس اور سرکار 3 پنس فی ہفتہ شامل کرکے مزدور کے نام جمع کرتے جاویں۔ اور اس جمع شدہ رقم سے مزدور کو بیماری وغیرہ کے ایام میں مدد دی جائے نیز مسٹر ایسکوتھ کے زمانے میں پارلیمنٹ ایکٹ ۱۹۱۱ء میں پاس ہوا۔ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ جس پر سب پارٹیوں کے اتحاد سے ایک کولیشن گورنمنٹ بنائی گئی۔ اور ملک کی باگ ڈور مسٹر لائڈ جارج کے حوالے کی گئی۔ ایسکوتھ نے ۱۹۲۷ء میں وفات پائی۔

لارڈ کچنر Lord Kitchener
1850ء سے 1916ء

لارڈ کچنر انگلستان کے نہایت نامور اور قابل جرنیلوں میں سے ایک تھا۔ اس نے سائپرس اور مصر میں قابل قدر خدمات ادا کیں۔ سوڈان کو اسی نے ۱۸۹۸ء میں فتح کرکے برطانوی سلطنت میں شامل کیا۔ ۱۹۰۱ء کی بوئر وار میں لارڈ رابرٹس کے ساتھ مل کر بوئروں کو شکست دی۔ بعد میں کچھ عرصہ ہندوستانی افواج کا کمانڈر انچیف رہا۔ جنگِ عظیم کے دنوں میں اسے فیلڈ مارشل بنایا گیا۔ ۱۹۱۶ء میں لارڈ کچنر بہت سا روپیہ لے کر روس کو جا رہا تھا۔ کہ ایک جرمن آب دوز کشتی نے اس کے جہاز کو بحیرہ شمالی میں ڈبو دیا۔ اور اس طرح سے ایک نہایت قیمتی جان سمندر کی نذر ہو گئی۔

لائڈ جارج (Lloyd George)

لائڈ جارج ویلز کا

رہنے والا اور برطانیہ کے قابل ترین سیاست دانوں میں سے ایک ہے۔ اس نے پہلے مسٹر ایسکوتھ کی وزارت میں بطور مالی وزیر کے کام کیا۔ لیکن جب جنگِ عظیم زوروں پر ہو گئی۔ تو مسٹر ایسکوتھ کے مشورہ سے ۱۹۱۶ء میں لائڈ جارج کو وزیرِ اعظم بنایا گیا۔ جنگِ عظیم میں انگریزوں کی فتح بہت حد تک اسی کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ اس کی وزارت ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۲ء تک رہی۔ اسکے عہد کے مشہور واقعات حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) جنگِ عظیم کا خاتمہ اور عہد نامہ ورسیئی۔
(۲) ۱۹۱۹ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ۔
(۳) ۱۹۲۲ء میں مصر کی آزادی اور آئرلینڈ کو درجہ نوآبادیات دیا جانا۔
(۴) بیکاری کے باعث ہڑتالوں کا ہونا۔

مسٹر بالڈون
Baldwin

مسٹر بالڈون کنسرویٹو پارٹی کا لیڈر اور انگلستان کا ایک مشہور مدبّر ہے۔ ۱۹۲۲ء میں بیکاری کے باعث ملک میں ہڑتالیں شروع ہو گئیں۔ اور لائڈ جارج کی وزارت بیکاری کا کوئی حل تجویز نہ کر سکی۔ اس لئے وہ مستعفی ہو گئی۔ اور مسٹر بالڈون کو وزیرِ اعظم بنایا گیا لیکن یہ وزارت بھی جلدی ٹوٹ گئی۔ اور مزدور پارٹی برسرِ حکومت آ گئی۔ ۱۹۲۸ء میں کنسرویٹو پارٹی اکثریت میں ہونے کے باعث مسٹر بالڈون دوبارہ وزیرِ اعظم بنا۔ اس وزارت نے ۱۹۲۸ء میں عورتوں کو مردوں کے

برابر حقوق دیئے۔ ۱۹۲۹ء کے انتخابات میں مزدور پارٹی دوبارہ اکثریت میں ہو گئی۔ اس لئے بالڈون کو مستعفی ہونا پڑا۔ ۱۹۳۵ء کے انتخابات میں مسٹر بالڈون کی پارٹی پھر اقتدار پا گئی۔ اس دفعہ اس نے شاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی کے پیچیدہ مسئلے کو نہایت دانش مندی سے حل کیا۔ مئی ۱۹۳۷ء میں مسٹر بالڈون نے از خود استعفےٰ داخل کر دیا۔ اور مسٹر نیول چیمبرلین کو وزیرِ اعظم مقرر کیا گیا۔ جو عام طور پر چھاتے والا وزیر مشہور ہے۔

ریمزے میکڈانلڈ (Ramsay Macdonald)

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک لیبر پارٹی کا لیڈر رہا۔ ۱۹۲۴ء میں پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کی اکثریت ہونے کے باعث ریمزے میکڈانلڈ کو وزیر اعظم بنایا گیا۔ لیکن یہ وزارت تھوڑے ہی عرصے کے بعد ٹوٹ گئی۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۵ء تک اسے دوبارہ وزیرِ اعظم چنا گیا۔ اسکے عہد کے مشہور واقعات مندرجہ ذیل ہیں:۔

گول میز کانفرنسیں۔ کمیونل آوارڈ۔ اور اٹاوا پیکٹ۔

نیول چیمبرلین (Neville Chamberlain)

مسٹر نیول چیمبرلین انگلستان کی کنسر ویٹو پارٹی کا لیڈر ہونے کے باعث مسٹر بالڈون کے بعد وزیرِ اعظم بنا۔ اور ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک کے تین سال یورپ کے اندر نہایت نازک سال تھے۔ ہر ہٹلر اور مسولینی نے لیگ آف نیشنز کے احکام کو بار بار ٹھکرا کر

یورپ کے امن کو تباہ کرنا چاہا۔ لیکن ہر دفعہ مسٹر چیمبرلین نے اپنے حسنِ تدبیر سے یورپ میں جنگ کو روکے رکھا۔ آسٹریا اور سوڈیٹن لینڈ پر ہر ہٹلر کے بلا وجہ حملے اور قبضے سے جنگ چھڑنے کو ہی تھی۔ کہ چیمبرلین خود جرمنی گیا۔ اور ہر ہٹلر سے مل کر اور اٹلی و فرانس کے صلاح مشورہ سے میونک پیکٹ تیار کیا۔ جس سے جنگ کا خطرہ عارضی طور پر ٹل گیا۔ لیکن جب ہٹلر نے پولینڈ پر حملہ کر کے پول قوم کی آزادی کو سلب کرنا چاہا۔ تو لاچار چیمبرلین کو بھی ۳ ستمبر 1939ء کو جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کرنا پڑا۔ اپریل 1940ء میں جرمنی نے ناروے اور ڈنمارک پر حملہ کر دیا۔ اتحادیوں نے ناروے کی مدد کی۔ لیکن وہاں انہیں کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اس پر پارلیمنٹ کے بہت سے ممبر مسٹر چیمبرلین کے مخالف ہو گئے جس پر اُس نے استعفٰے دے دیا۔ اور اس کی جگہ مسٹر چرچل کو وزیر اعظم بنایا گیا۔

مسٹر لینن (Mr. Lenin)

لینن روس کا ایک قابل مصنف اور قانون دان تھا۔ 1917ء میں روس میں انقلاب کرانے اور ملک میں بالشویک حکومت قائم کرنے میں اس کا زبردست ہاتھ تھا۔

مسٹر جوزف سٹالین (Mr. Joseph Stalin)

جوزف سٹالین 1879ء میں ایک موچی کے گھر پیدا ہوا۔ بڑا ہو کر انقلاب پسندوں میں شامل ہو گیا۔ زار کی حکومت نے اسے

کئی دفعہ جیل خانے بھیجا۔ ۱۹۱۷ء میں وہ ایک بالشویک لیڈر بن گیا اس نے روس کے ماتحت کئی ممالک میں سوویٹ حکومتیں قائم کرکے اپنے علاقے کو وسعت دی۔ گذشتہ جنگ عظیم میں روس سے بہت سے علاقے چھن کر وہاں آزاد حکومتیں قائم کر دی گئی تھیں ۱۹۳۹ء کی یورپین جنگ سے فائدہ اٹھا کر اس نے ان حکومتوں میں پھر سے روسی اقتدار قائم کر دیا۔ اور فن لینڈ پر حملہ کرکے اسے شکست دے کر متابعت پر مجبور کیا۔ سٹالن کی سرکردگی میں روس اب پھر سے یورپ میں ایک عظیم طاقت بن چکا ہے اور اب دنیا کے ہر بڑے ملک کی خواہش ہے۔ کہ روس سے دوستی کرکے اپنے آپ کو غیروں کے حملوں سے محفوظ کرے۔

کمال اتا ترک

نئی ٹرکی کا جنم داتا مصطفےٰ کمال پاشا گذشتہ جنگ عظیم میں بطور ایک سیکنڈ لفٹنٹ کے بھرتی ہؤا۔ اور رفتہ رفتہ ترقی کرکے کمان افسر کے عہدے تک پہنچ گیا۔ جنگ کے خاتمہ پر جب ٹرکی کے حصے بخرے کرکے سمرنا اور اور اس کے قرب وجوار کے علاقے کو یونان کے حوالے کر دیا گیا تو مصطفےٰ کمال پاشا کی سرکردگی میں نوجوان ترک پارٹی نے اس عہدنامہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پارٹی نے سلطان کو معزول کرکے انگورہ میں ایک جمہوری حکومت قائم کی اور مصطفےٰ کمال پاشا کو اس کا صدر بنایا۔ اور یونان سے جنگ کرکے سمرنا اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو پھر سے ترکی حکومت میں لے لیا۔ مصطفےٰ کمال نے یورپین طرز پر ٹرکی کی از سر نو تنظیم کی۔ چنانچہ آج کل ترک عورتیں بھی ترک مردوں کی طرح حکومت کے عام کام میں دلچسپی لیتی ہیں۔ ملک مصطفےٰ کمال پاشا کو کمال اتا ترک

کے نام سے یاد کرتے ہیں (اتا کے معنے عظیم) 1939ء میں اس عظیم الشان ہستی نے انتقال کیا۔

پریذیڈنٹ ولسن

مسٹر وڈرو ولسن (Mr. Woodrow Wilson) 1913ء سے 1921ء تک اضلاع متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ رہے۔ جنگ عظیم کے دوران میں جرمن آبدوزوں کی تباہ کاریوں اور جرمنوں کے دیگر مظالم سے متاثر ہو کر اس نے اتحادیوں کی عین اس وقت مدد کی۔ جبکہ جرمن پیرس کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ اس مدد نے جنگ کا نقشہ ہی پلٹ دیا۔ اور آخرکار اتحادیوں کو فتح نصیب ہوئی عہدنامہ ورسیلز کی شرائط کے طے ہونے کے وقت یہ بھی وہاں موجود تھا۔ لیگ آف نیشنز کو اسی نے جنم دیا تھا۔ نیز مسٹر ولسن کے چودہ نکات اور Self-determination کا مسئلہ بھی اسی مسٹر ولسن کے دماغ کی اختراع تھے۔ 1921ء میں اس نے وفات پائی۔

مسٹر روزویلٹ

(Mr. Roosevelt)

مسٹر روزویلٹ آج کل اضلاع متحدہ امریکہ کا پریذیڈنٹ ہے۔ امریکہ میں اس کی ہردلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ اسے ملک نے یکے بعد دیگرے دفعہ صدر چنا ہے۔ آج کل یورپین معاملات میں اس کی رائے کی بہت وقعت ہے اسی کی عقلمندی نے ابھی تک اضلاع متحدہ کو موجودہ جنگ یورپ کی زد سے باہر رکھا ہوا ہے۔

ہر ہٹلر

اڈولف ہٹلر اس وقت جرمنی کا ڈکٹیٹر اور دنیا کی مشہور ترین ہستی ہے۔ یہ شخص 1889ء میں

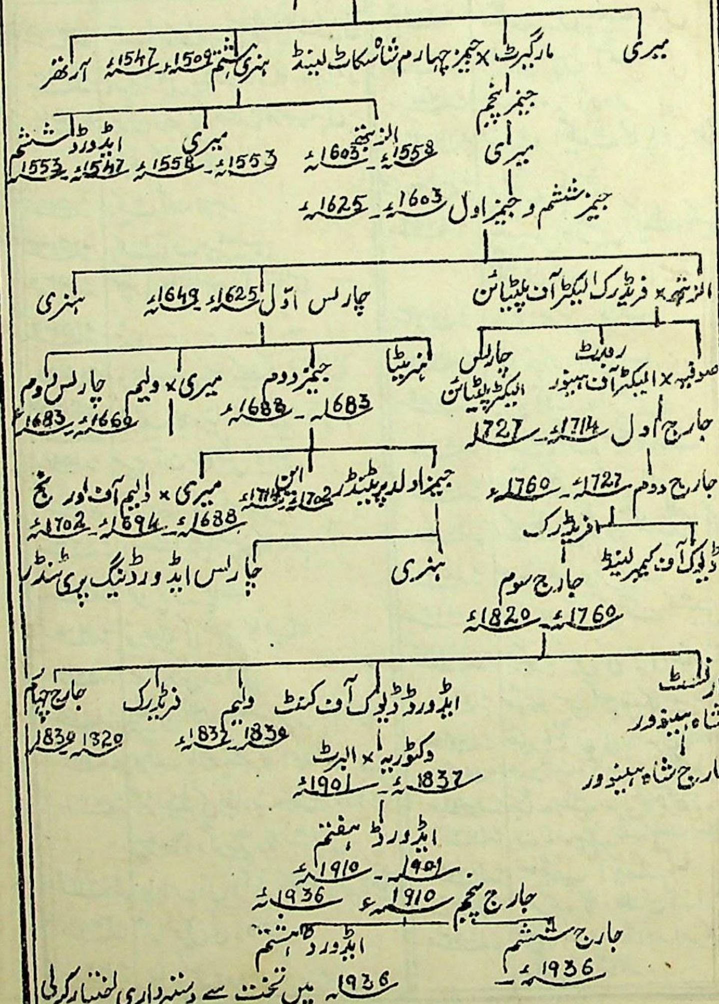
آسٹریا میں پیدا ہوا۔ اور اپنی ابتدائی زندگی مفلسی میں جرمنی میں کاٹی۔ جنگ عظیم میں وہ جرمنی کی طرف سے بطور ایک سپاہی کے شامل ہوا۔ جنگ کے خاتمہ پر جب اتحادیوں نے جرمنی کے بحری ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا۔ اور اس کی فوج کو گھٹا کر اس سے ایک بھاری تاوان جنگ طلب کیا۔ تو اس نے تباہ شدہ جرمنی کو پھر سے اٹھانے کے لئے جرمن نوجوانوں کی ایک پارٹی قائم کر کے اس کا نام نازی پارٹی رکھا۔ اس پارٹی نے ہٹلر کی سرکردگی میں حیرت انگیز ترقی کی۔ یہاں تک کہ 1933ء کے ریشٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) کے انتخابات میں نازی پارٹی کو بھاری اکثریت حاصل ہو گئی۔ جس پر ہٹلر کو جرمنی کا وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ اس کے دوسرے سال جرمنی کے پریذیڈنٹ ہنڈن برگ کی وفات پر اسے (ہٹلر کو) پریذیڈنٹ بنا دیا گیا۔

ہٹلر کے دل میں خواہش ہے۔ کہ وہ جرمنی کو دنیا کی سب سے زبردست طاقت بنا دے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک کے جرمن لوگ اس زبردست سلطنت کے زیر سایہ رہیں۔ طاقت پاتے ہی ہٹلر نے یہودیوں پر سخت مظالم ڈھائے اور عہدنامہ ورسائی کی شرائط کو ایک ایک کر کے توڑنا شروع کر دیا۔ فوج کی تعداد بڑھا دی۔ ہوائی طاقت اتنی زیادہ کر دی کہ یورپ کی دوسری اقوام کے لئے باعث خطر بن گیا۔ رائن لینڈ۔ آسٹریا سوڈین لینڈ۔ چیکو سلاویکیا۔ پولینڈ۔ ڈنمارک اور ناروے۔ ہالینڈ بلجیم فرانس پر قبضہ کر کے اب وہ برطانیہ سے جنگ کر رہا ہے۔

مسولینی | آج کل مسولینی اٹلی کا ڈکٹیٹر ہے۔ ایک معمولی لوہار کے

ہاں 1883ء میں پیدا ہوا۔ کچھ عرصہ سکول ماسٹر رہنے کے بعد وہ جنگِ عظیم میں ایک سپاہی کے طور پر بھرتی ہو گیا۔ جنگ کے خاتمے پر اس نے **فاسسٹ پارٹی** (Fascist Party) کی بنیاد ڈالی۔ اس پارٹی نے تھوڑے ہی عرصہ میں اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ اب بادشاہ کی طاقت بھی مسولینی کی طاقت کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ 1936ء میں مسولینی نے بلا وجہ اور لیگ آف نیشنز کی مخالفت کے باوجود ابی سینیا پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا اسی طرح 1938ء میں اس نے البانیہ پر قبضہ کر لیا۔ اور جون 1940ء میں جرمنی کے طرفدار ہو کر برطانیہ کے خلاف لڑائی میں کود پڑا۔ شمالی لینڈ پر قبضہ جمانے کے بعد مصر پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔

مسٹر چرچل آجکل آپ انگلستان کے وزیر اعظم ہیں۔ دلیری اور بہادری کی سپرٹ ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ شروع میں ہی ملٹری کالج میں تعلیم پانے کے بعد فوج میں کیولری افسر بن گئے تھے۔ ٹرانسوال میں بوئروار اور گذشتہ جنگ عظیم میں شامل ہو کر انہوں نے مسلمہ قابلیت کا ثبوت دیا۔ آپ چوٹی کے ادیب بھی ہیں۔ "میری ابتدائی زندگی" اور کئی کتب ان کی تصنیف ہیں۔ جہاں مسٹر چیمبرلین اپنی نرم پالیسی کی وجہ سے ملک کو آنے والے خطرات کے لئے تیار نہ کر سکے تھے۔ وہاں مسٹر چرچل نے وزارت کا عہدہ سنبھالتے ہی اپنی بیباکی، دور اندیشی اور بلند حوصلگی سے رعایا اور فوج کے حوصلے بڑھا دئے ہیں اور یہ انہی کی قابلیت اور تدبّر کا نتیجہ ہے۔ کہ آج موجودہ جنگ میں برطانیہ اکیلا شیر ببر کی طرح جرمنی اور اٹلی جیسے دشمنوں کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور اس نازک دور میں بھی چٹان کی طرح اپنے ارادوں پر قائم ہے۔


شجرہ شاہان برطانیہ از ہنری ہفتم تا جارج ششم
ہنری ہفتم 1485ء - 1509ء
میری
مارگریٹ × جیمز چہارم شاہ سکاٹ لینڈ
ہنری ہشتم 1509ء - 1547ء
آرتھر
جیمز پنجم
میری
الزبتھ 1558ء - 1603ء
میری 1553ء - 1558ء
ایڈورڈ ششم 1547ء - 1553ء
جیمز ششم و جیمز اول 1603ء - 1625ء
الزبتھ × فریڈرک الیکٹر آف پلیٹائن
چارلس اول 1625ء - 1649ء
ہنری
صوفیہ × الیکٹر آف ہینوور
روپرٹ
چارلس الیکٹر پلیٹائن
ہنریٹا
جیمز دوم 1683ء - 1688ء
میری × ولیم
چارلس دوم 1660ء - 1683ء
جارج اول 1714ء - 1727ء
جیمز اولڈ پریٹنڈر
این 1702ء - 1714ء
میری × ولیم آف اورنج 1688ء - 1694ء - 1702ء
جارج دوم 1727ء - 1760ء
فریڈرک
ڈیوک آف کمبرلینڈ
ہنری
چارلس ایڈورڈ ینگ پریٹنڈر
جارج سوم 1760ء - 1820ء
ارنسٹ
شاہ ہینوور
جارج شاہ ہینوور
جارج چہارم 1820ء - 1830ء
فریڈرک
ولیم 1830ء - 1837ء
ایڈورڈ ڈیوک آف کنٹ
وکٹوریہ × البرٹ
1837ء - 1901ء
ایڈورڈ ہفتم
1901ء - 1910ء
جارج پنجم 1910ء - 1936ء
جارج ششم
1936ء
ایڈورڈ ہشتم
1936ء میں تخت سے دستبرداری اختیار کر لی

مشہور سنین و واقعات

سنہ	واقعات
۱۴۸۵ء	جنگ باسوتھ و ہنری ہفتم کی تخت نشینی
۱۴۹۴ء	آئرلینڈ میں پوائنگز لاز کا اجراء
۱۵۱۷ء	مارٹن لوتھر کا اصلاح مذہب کی تحریک کا جاری کرنا۔
۱۵۳۳ء	ایکٹ آف اپیلز
۱۵۳۴ء	ایکٹ آف سپریمیسی
۱۵۳۶ء	چھوٹی خانقاہوں کی تباہی
۱۵۳۹ء	بڑی " " "
۱۵۵۸ء	فرانسیسیوں کا کیلے کو فتح کرنا
۱۵۷۷ء سے ۱۵۸۰ء	ڈریک کا دنیا کے گرد سفر
۱۵۸۷ء	میری آف سکاٹس کا قتل
۱۵۸۸ء	آرمیڈا کی شکست
۱۶۰۰ء	ایسٹ انڈیا کمپنی کا قائم ہونا
۱۶۰۵ء	گن پوڈر پلاٹ
۱۶۰۷ء	ورجینیا کی بستی کا بسانا
۱۶۲۰ء	مے فلور کی روانگی۔
۱۶۲۸ء	پٹیشن آف رائٹس کی منظوری
۱۶۴۰ء	لانگ پارلیمنٹ کا اجلاس
۱۶۴۱ء	آئرلینڈ کی بغاوت۔ سٹریفورڈ کا پھانسی چڑھانا و گرینڈ ریمانسٹرنس۔
۱۶۴۹ء	چارلس اوّل کا قتل و کامن ویلتھ کا قیام
۱۶۵۸ء	کرامویل کی وفات
۱۶۶۰ء	چارلس دوم کی بحالی

سنہ	واقعات
۱۶۶۵ء	لنڈن میں پلیگ۔
۱۶۶۶ء	لنڈن میں آگ۔
۱۶۷۰ء	عہدنامہ ڈوور
۱۶۷۳ء	ٹسٹ ایکٹ کا پاس ہونا
۱۶۷۸-۷۹ء	پوپش پلاٹ
۱۶۷۹ء	ہیبیس کارپس ایکٹ و ایکسکلوژن بل۔
۱۶۸۳ء	رائی ہوس پلاٹ۔
۱۶۸۸ء	شاندار انقلاب
۱۶۸۹ء	بل آف رائٹس
۱۷۰۱ء	ایکٹ آف سیٹلمنٹ
۱۷۰۴ء	مہم جنگ بلینہم
۱۷۰۷ء	سکاٹ لینڈ و انگلینڈ کا اتحاد
۱۷۱۳ء	عہدنامہ یوٹریکٹ
۱۷۱۴ء	جارج اوّل کی تخت نشینی
۱۷۱۵ء	جیکوبائیٹس کی پہلی بغاوت
۱۷۲۰ء	سوتھ سی کمپنی کا ٹوٹنا
۱۷۴۵ء	جیکوبائیٹس کی دوسری بغاوت
۱۷۴۸ء	عہدنامہ ایکس لا شیپل
۱۷۵۶ء	جنگ ہفت سالہ کا آغاز۔
۱۷۶۳ء	عہدنامہ پیرس و جنگ ہفت سالہ کا خاتمہ
۱۷۶۵ء	سٹیمپ ایکٹ۔
۱۷۷۶ء	امریکہ کا اعلانِ آزادی
۱۷۸۳ء	صلح نامہ ورسیلز اور امریکہ سے جنگ کا خاتمہ۔